

# گلشن اُردو

برائے درجہ پنجم [V]



(تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT) بہار، پٹنہ)

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ڈائریکٹر (پرائمری ایجوکیشن) محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور  
صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبہ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A) کے تحت  
اسکولی بچوں کے لئے درسی کتابیں برائے

مفت تقسیم

شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید و فروخت قانوناً جرم ہے۔

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 2,98,175

— شائع کردہ: —

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پتک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ : Vijay Shree Offset Printer, Patna-16 (ٹکسٹ کے لئے 70G.S.MH.P.C سیفڈ واٹر مارک Cream Wove کاغذ استعمال میں لایا گیا اور سرورق کے لئے 130G.S.M. واٹر مارک H.P.C کا سفید کاغذ استعمال میں لایا گیا)۔ Size: 24 x 18 cm



## پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء و طالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 2010-11 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2011-2012 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء و طالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 2012-13 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، جناب آر. کے. مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائریکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.

منیجنگ ڈائریکٹر

بہار اسٹیٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ



## رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب حسن وارث	☆ جناب راجہ سنگھ
ڈائریکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ	اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ
☆ جناب مدھو سون پاسوان	☆ جناب امت کمار
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر، پرائمری ایجوکیشن، محکمہ تعلیم، حکومت بہار
☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین	☆ جناب رام شرناگت سنگھ
صدر، نیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ	جوائنٹ ڈائریکٹر، محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ
☆ ڈاکٹر گیان دیو منی ترپاٹھی	☆ ڈاکٹر شوپتا شانڈلیہ
پرنسپل میٹری کالج آف ایجوکیشن اینڈ منیجمنٹ، حاجی پور	ایجوکیشن اسپرٹ، یو سی پی، پٹنہ

### پروگرام کنویز:-

جناب محمد امتیاز عالم، لکچرر، اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار، پٹنہ 800006

### مرتبین:-

- (1) جناب جنید
  - (2) جناب سید اسماعیل حسین نقوی۔
  - (3) جناب غلام مصطفیٰ عزیز
  - (4) جناب محمد تقی حسن ایوبی
  - (5) محمد نوشاد عالم صدیقی
- معلم، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، مگرہ، چھپرہ، سارن  
سابق ریڈر، کم لینکویج ایکسپریٹ (اردو) اکاڈمک ڈپارٹمنٹ، بی ٹی بی سی پٹنہ  
سابق معلم، اردو منڈل اسکول، بیلاہڑیا، نکاری، گیا  
معلم اردو پرائمری اسکول، دسنہ، استھواواں، تالندہ  
معاون معلم، اردو منڈل اسکول، بیلاہڑیا، نکاری، گیا

### تجویز کار:-

- ڈاکٹر اسراریل رضا، ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی،  
ڈی ڈی ای پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ  
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ  
(iv)



## اپنی بات

قومی نصابی خاکہ 2005ء کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے صوبائی نصابی خاکہ 2008ء کو نافذ کیا گیا اور یہ کوشش کی گئی کہ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء میں مذکور، بچوں کی تعلیم کے بنیادی نکتوں [ایک ایسے تعلیمی نظام کو فروغ دیا جائے، جس میں بچوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہو] کی جانب، مزید پیش رفت ہو سکے۔ نصاب کے رہنما اصولوں کے مطابق بچوں کو ”رٹنے“ کی عادت سے الگ رکھنے اور ان کی معلومات کو کتاب کے باہر کی زندگی سے آشنا کرانا ضروری ہے، یعنی ہماری اس درسی کتاب میں سیکھنے کا عمل ”رٹنا“ نہ ہو کہ بچوں میں تفہیم کو فروغ دینا ہے۔

اس درسی کتاب کے تمام ابواب مکمل طور پر ”عملی سرگرمیوں“ پر مبنی ہیں، یعنی اسے بچے خود کے تلاش و جستجو سے اپنی منطقی قوت کو پیدا کر پائیں گے، نیز اپنی پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اجاگر کر سکیں گے۔ انہی مقاصد کے تکمیل کے پیش نظر، یہ درسی کتاب تیاری کی گئی ہے جو کئی مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

درجہ پنجم [V] کی اس کتاب کو تیار کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچے زبان کی بنیادی مہارتوں کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی عملی قواعد کی جانکاریاں بھی حاصل کر سکیں۔

اس درسی کتاب کی تیاری میں صوبہ بہار کے اہم تجربہ کار، صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، پٹنہ 800006 کے مختلف شعبوں کے ماہرین اور صوبہ کے اساتذہ کرام کے عملی مشوروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف سطحوں پر کئی ورک شاپ منعقد کر کے ملک کے مختلف ناشرین کی مطبوعات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کتاب کے مسودے کو آخری شکل دی گئی ہے۔ اس کتاب سے بچوں کی زبان، ذہنی معیار، فطری ذوق کے مد نظر اسباق کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے اندر زبان کی سمجھ اور پڑھنے کا شوق فطری طور سے پیدا ہو سکے۔

اس کتاب کے مسودے کو صوبہ بہار کے مختلف اضلاع کے منتخب اسکولوں میں تجربہ کے بعد موصولہ مشوروں اور درجات III، IV، VI، اور VII کی شائع درسی کتابوں سے موصولہ مشوروں کی روشنی میں مزید ترمیم و اضافہ کر کے درس و تدریس کے ماہرین اور اساتذہ کی نظر ثانی کے بعد یہ کتاب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا درجہ IV کے بعد اب درجہ V کے لئے یہ درسی کتاب پیش خدمت ہے۔

ان تمام اساتذہ کرام، ادباء اور شعراء حضرات، جن کی نگارشات شامل اشاعت ہیں، میں ان کا صمیم قلب سے تشکر ہوں، ساتھ ہی دیگر تمام اساتذہ کرام ماہرین لسانیات اور تجزیہ کاروں کا بھی ممنون و مشکور ہوں، جنکی اجتماعی کاوشوں کے نتیجے میں ایسی کارآمد اور دلچسپ کتاب سامنے آسکی۔

اس کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے میں والدین حضرات، ماہرین تعلیمات، اساتذہ کرام اور دانشور حضرات کے مفید اور کارآمد مشوروں کا مجھے مزید انتظار رہے گا۔

### حسن وارث

ڈائریکٹر

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، بہار، پٹنہ



## ترتیب

دیباچہ  
اپنی بات



1- حمد نظم "نعت" (برائے مطالعہ) 1

2- سچ کی تاثیر نثر 8

3- کفایت شعاری نثر 13

4- ہم ہرگز موت نہ بولیں گے نظم "لسانی نکیل" (برائے مطالعہ) 20

5- بی بی فاطمہ نثر 25

6- ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے نثر 31

مادر کی شہادت (نظم) (برائے مطالعہ)

7- لوری 38

8- بطخ میاں نثر 45

9- خط - نالندہ کی سیر نثر 53

ہند کے باغبانواٹھو نظم 59





11- زراف نثر 64

12- چوہے ہی چوہے نثر محنت 73

13- کیلی نظم 83

14- کلینا چاولا نثر 89

15- گرو گوہند سنگھ نثر 94

16- چاندپہ جا پہنچا انسان (نظم)

1010 موت کا جی (برائے مطالعہ)

17- شرقی نواس راما نوچم نثر 106

18- غبارے نثر 114

19- گنگا نظم 121

20- ملا نصیر الدین نثر نوشیر وال 126

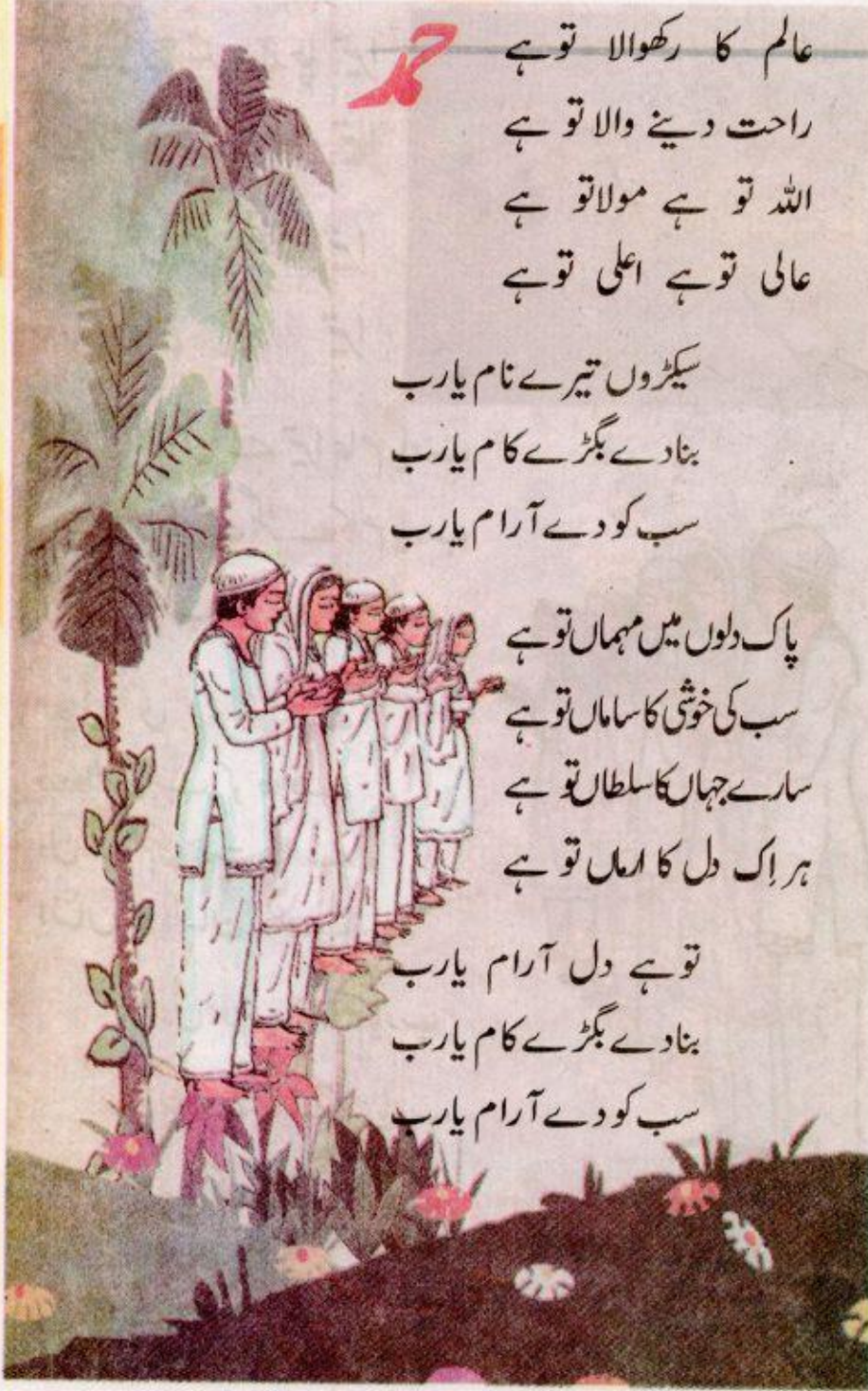


عالم کا رکھوالا تو ہے  
راحت دینے والا تو ہے  
اللہ تو ہے مولا تو ہے  
عالی تو ہے اعلیٰ تو ہے

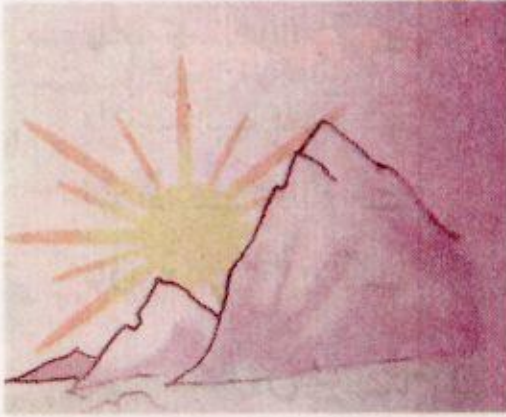
سیکڑوں تیرے نام یارب  
بنادے بگڑے کام یارب  
سب کو دے آرام یارب

پاک دلوں میں مہماں تو ہے  
سب کی خوشی کا سماں تو ہے  
سارے جہاں کا سلطان تو ہے  
ہر اک دل کا املاں تو ہے

تو ہے دل آرام یارب  
بنادے بگڑے کام یارب  
سب کو دے آرام یارب







صحن چمن میں چرچا تیرا  
دیرو حرم میں جلوا تیرا  
زبان گل پر نغمہ تیرا  
سارا عالم شیدا تیرا

فیض ہے تیرا عام یارب  
بنادے بگڑے کام یارب  
سب کو دے آرام یارب



سچائی کی رلہ دکھا دے  
درد و الم کی سب کو دوا دے  
دل میں علم کی جوت جگا دے  
انساں کو انسان بنادے

دل ہو سب کا رام یارب  
بنادے بگڑے کام یارب  
سب کو دے آرام یارب

وفا ملک پوری



پڑھیے اور سمجھیے:

دیر =	بت خانہ، مندر	جاننے والا =	(الف) عالم
دیر =	مدت	دنیا، زمانہ =	عالم
علم =	پرچم، جھنڈا	بلند، بزرگی =	عالی
علم =	جاننا	بہت بلند، اوپر =	اعلیٰ
راحت =	سکون	دکھ، غم =	الم
صحیح =	آنگن	مالک =	مولا
چمن =	پھلواری	گیت =	نغمہ
حرم =	خانہ کعبہ کا احاطہ	حاکم (بادشاہ) =	سلطان
شیدا =	چاہنے والا	تمنا =	ارماں
رام =	آرام کا تخفیف، قابو، سکون	مہربانی =	فیض
		روشنی =	جوت

(ب) مجھے ایسے بھی لکھا جاتا ہے [مخفف]

شرق =	شرق
غرب =	مغرب
ہند =	ہندوستان
پاک =	پاکستان
درک =	ادراک

4



(ج) صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ عنہ

علیہ السلام

رحمۃ اللہ علیہ

مصرع

صحیح

سوچیے اور بتائیے:

(1) سارے جہاں کا رکھوالا کون ہے؟

(2) سب سے بڑا کون ہے؟

(3) ساری دنیا میں کس کے نام کا چرچا ہے؟

(4) کس کا جلوہ ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

(5) کس کا فیض ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

☆ اللہ کیلئے اور کون کون سے الفاظ آتے ہیں لکھئے۔

☆ شاعر اس نظم میں کون کون سی خواہشات کا اظہار کرتا ہے



ملائیے اور پورا کیجئے:

(1) عالم کا ..... تو ہے

راحت ..... تو ہے

(2) سینکڑوں ..... یارب

بنادے ..... یارب

(3) سچائی کی ..... دکھادے

دل میں ..... جگادے

آئیے کریں:-

اس حمد کو زبانی یاد کیجئے اور درجہ میں تمام پہل کر گائیے۔

مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجئے:-

(1) سچائی کی راہ دکھادے۔ دل میں علم کی جوت جگادے

درد و الم کی سب کو دوا دے انسان کو انسان بنادے

(2) پاک دلوں میں مہماں تو ہے سارے جہاں کا سلطان تو ہے

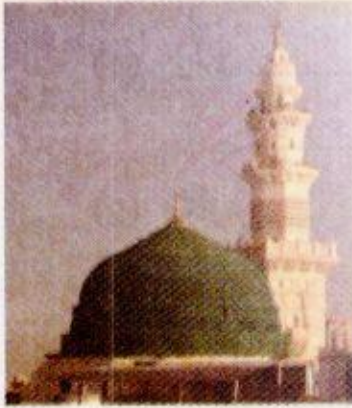
سب کی خوشی کا ساماں تو ہے ہر اک دل کا ارماں تو ہے

(1) طلباء اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر باادب ہاتھ باندھ کر اس حمد کو باری باری سے ترنم کے

ساتھ پڑھیں۔ پھر مل کر با آواز بلند پڑھیں۔

(۲) دوسری کوئی حمد جو آپ کو یاد ہو درجہ میں سنائیے۔

حمد اس نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی و بڑائی بیان کی جاتی ہے



## ”نعت“

احمد مصطفیٰ  
یا حبیبِ خدا  
سرورِ انبیاء  
رہنما! رہنما!

سیدالہاشمی !

ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ  
السلام اے نبیؐ! السلام اے نبیؐ  
میرے امی لقب  
شہر علم و ادب  
شہنشاہِ عرب  
علم تم سے طلب

یا نبیؐ یا نبیؐ

ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ  
السلام اے نبیؐ! السلام اے نبیؐ

فاطمہ کے پدر

سیدِ خوب تر

اس طرف بھی نظر

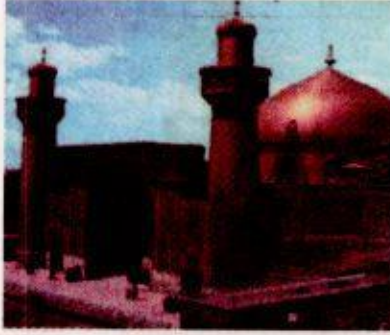
لو میری کچھ خبر



آس تم سے لگی

ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ  
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ



جان دنیا و دیں

خاتم المرسلین

رحمت العالمین

شاہ دنیا و دیں

تم سے رحمت ملی

ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ  
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ

تم پہ اتری وحی

شمع رحمت چلی

لو ہے تم سے لگی

روشنی ہو مری

تم مری زندگی

ہو شفاعت مری

پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ  
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ

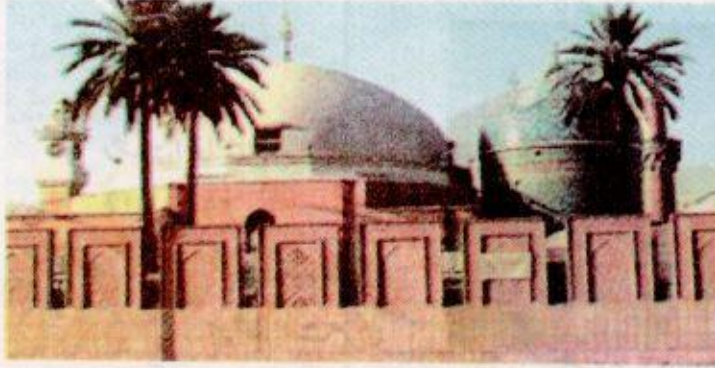
السلام اے نبیؐ

السلام اے نبیؐ

❖ سید ابراہیم نادم پٹنی مرحوم

سبق 2:

## ”سچ کی تاثیر“



ایک شریف خاندان کا نو عمر لڑکا علم و کمال حاصل کرنے کے شوق میں اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ وہ اپنی ضعیف ماں سے عرض کرتا ہے ”امی جان میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک قافلے کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ جو عنقریب ہمارے ملک کی راجدھانی بغداد کو جانے والا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں ہر قسم کے کامل لوگ موجود ہیں اور وہاں علم کا چرچا ہے۔ اس یتیم لڑکے کی یہ درخواست اگرچہ ماں کے دل کو ٹمگین کرنے والی تھی مگر وہ اپنے پیارے بچے کی جدائی کو علم کی دولت کے مقابلہ میں گوارہ کر سکتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہونہار بچے کے اس نیک خیالی کو بہت پسند کیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اس کی درخواست کو منظور فرمایا۔

ضعیف ماں نے ضروری سامان سفر تیار کیا اور جب قافلے کی روانگی کا وقت آیا تو چالیس دینار لڑکے کے حوالے کئے۔ اس نقدی کے علاوہ ایک اور چیز بھی عطا کی جو کہ دنیا کے تمام جواہرات سے زیادہ بیش قیمتی تھی۔ وہ قیمتی چیز صرف یہ نصیحت تھی کہ ”میرے پیارے بچے! ہمیشہ سچ بولنا۔ اپنے دل، زبان اور



ہاتھ کو سچا رکھنا۔ کیسا ہی خوف و خطر پیش آئے سچ بات پر ثابت قدم رہنا۔ اب تم مجھ سے عہد کرو کہ ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کروں گا۔“

سعادت مند لڑکے نے ماں کی بات غور سے سنی اور سچے دل سے عہد کیا کہ ”میں کسی حال میں اس کے خلاف نہ کروں گا۔“ یہ کہہ کر سلام رخصت کیا اور قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوا۔ قافلے نے ابھی دو تین منزلیں ہی طے کی ہو گئی کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا۔ قافلہ میں شامل سارے لوگ خوف زدہ ہو گئے۔ مگر اس لڑکے کو کسی طرح کا خوف نہیں تھا۔ وہ بالکل اطمینان کے ساتھ اپنے جگہ کھڑا رہا۔ ڈاکوؤں نے باری باری سب کو لوٹنا شروع کیا۔ جو شخص کچھ حیلہ یا عذر کرتا اسے ڈاکوؤں کے ذریعہ بری طرح ستایا جاتا۔ ایک ڈاکو اس لڑکے کے پاس آیا اور بولا۔ ”اے لڑکے تمہارے پاس کیا ہے؟“

لڑکے نے برجستہ جواب دیا۔ ”میرے پاس چالیس دینار ہے۔“

چالیس دینار! ڈاکو نے متعجب ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں چالیس دینار۔ لڑکے نے پھر سے کہا۔

کہاں چھپا رکھا ہے؟ ڈاکو نے رعب دار آواز میں کہا۔

میری ماں نے اسے میرے قمیص کے آستین میں سی دیا ہے تاکہ کہیں راستے میں گر نہ جائے۔

لڑکے نے آستین دکھاتے ہوئے جواب دیا۔ لڑکے کا بے باک جواب سن کر ڈاکو اسے اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔

سردار کو پہلے تو اس بات کا یقین نہیں ہوا مگر جب آستین کھول کر دیکھا تو سچ سچ چالیس دینار نکلے۔

سردار نے کہا کہ اے لڑکے اگر تم حقیقت نہیں بتاتے تو تمہارا یہ مال بچ سکتا تھا۔ لڑکے نے جواب دیا ”

میری ماں نے مجھے رخصت کرتے وقت نصیحت کی تھی کہ کیسا ہی خوف و خطر پیش آئے ہمیشہ سچ بولنا۔ اور میں نے اپنی ماں سے اس نصیحت پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔“

لڑکے کا جواب سن کر سردار بہت متاثر ہوا۔ اس کے دل سے ایک آواز آئی ”کیا تجھ کو شرم نہیں آتی؟ یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے گئے عہد پر قائم ہے اور تو اس بڑے مالک کے عہد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے اور ناحق اس کی خلقت کو ستاتا اور پریشان کرتا ہے۔“

اپنے دل کی اس آواز کو سنتے ہی ڈاکوؤں کے سردار نے لوٹ مار کے اس پیشہ سے توبہ کر لی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ انہوں نے ہر ایک شخص کا مال واپس کر دیا اور جن کو تکلیف پہنچائی تھی ان سے معافی چاہی اور آئندہ تمام عمر نیکی کے ساتھ بسر کی۔ جانتے ہو وہ کون تھے جن کے سچ کی ایسی تاثیر ہوئی؟ وہ تھے جناب ابو محمد محی الدین۔ جو آگے چل کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ جن کی درگاہ شہر بغداد میں واقع ہے جہاں عقیدت مندوں کا مجمع لگا رہتا ہے اور جہاں سے لاکھوں نامرادوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

### پڑھیے اور سمجھیے

نوعمر	:	کم عمر	فرما بردار	:	سعادت مند
عزیز	:	پیارا	عہد	:	زمانہ
آمادہ	:	تیار	رخصت	:	جدا
ضعیف	:	بزرگ	ہمراہ	:	ساتھ
تاثیر	:	اثر	عنقریب	:	بہت جلد
نمودار	:	ظاہر ہونا۔ سامنے آنا			
یتیم	:	جس کے والد انتقال کر گئے ہوں	حیلہ	:	بہانا
غملگین	:	اُداس	خلقت	:	بنایا ہوا۔ پیدا کیا ہوا



دینار : عراقی روپیہ ثابت قدم : اٹل  
خوف و خطر : ڈر

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

- (i) گر آپ اجازت دیں تو میں ایک..... کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔
- (ii) ضعیف ماں نے ضروری..... تیار کیا۔
- (iii) میرے پیارے بچے ہمیشہ..... بولنا۔
- (iv) لڑکے کا جواب سُن کر سردار بہت..... ہوا۔
- (v) اس کے دل سے ایک آواز آئی۔ کیا تجھ کو..... نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

- (i) لڑکا وطن چھوڑنے پر کیوں آمادہ ہے؟
- (ii) ماں نے لڑکے کو کتنے دینار دیئے؟
- (iii) ماں نے دینار کہاں چھپا دیا تھا؟
- (iv) لڑکا آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوا؟
- (v) سیدنا شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی کا مزار اقدس کہاں ہے؟

درجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتائیں۔

- (i) لڑکے نے ماں سے کیا عرض کیا؟
- (ii) ماں نے لڑکے کو کیا نصیحت کی؟
- (iii) ڈاکو لڑکے کو سردار کے پاس کیوں لے گیا؟

(iv) ڈاکوؤں کے سردار کے دل سے کیا آواز آئی؟

(v) سچ کی کیا تاثیر ہوئی؟

مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنائیے:

سعدت مند

سعدت

مثال -

(1) احسان

(2) دولت

(2) فائدہ

(4) ضرورت

(5) درد

(6) ہنر

کر کے دیجئے

سچ بولنے سے اگر آپ کو کوئی فائدہ ہوا ہو تو لکھیے؟





## کفایت شعاری

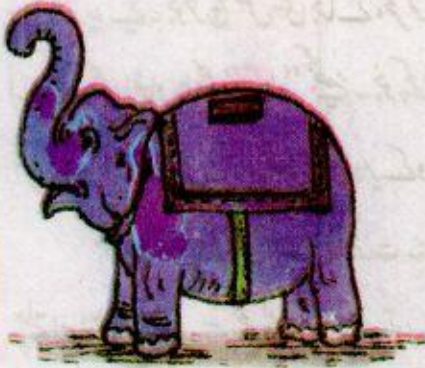
بعض لوگوں کو اپنے بزرگوں کی میراث اس قدر مل جاتی ہے کہ وہ اس کی آمدنی سے بغیر محنت کیئے اپنا گزارہ بہ خوبی کر سکتے ہیں، لیکن دنیا میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں جو اپنی ذاتی محنت کی اجرت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔



میراث کی آمدنی یا اپنی محنت کی اجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو نیک چلن اور دُور اندیش ہوتے ہیں، کیوں کہ نیک چلنی معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ دوراندیشی خرچ کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔



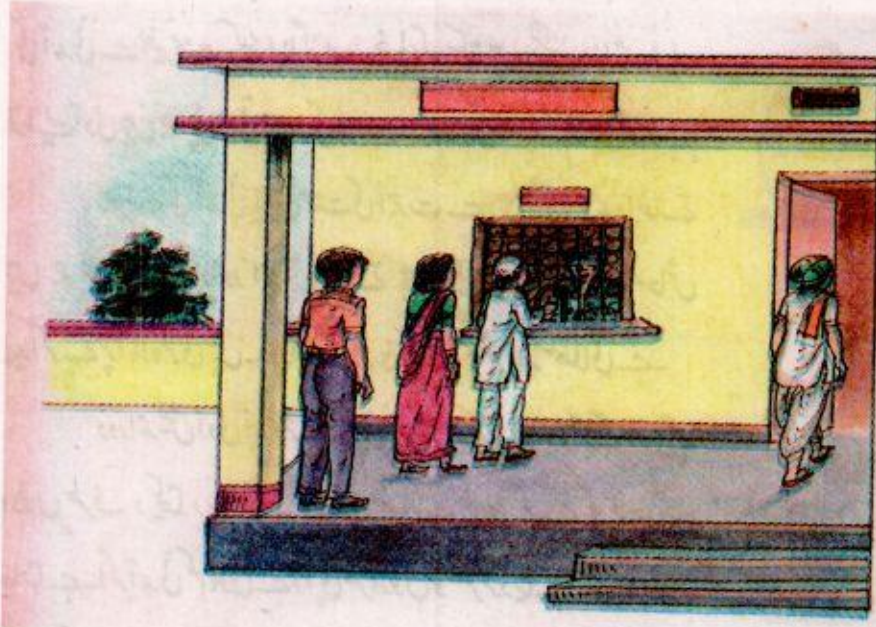
دوراندیش آدمی آمد و خرچ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے، وہ آگے اور پیچھے دونوں طرف دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بے ضرورت خرچ کرنے کو سخت گناہ جانتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہوتی ہے تو اپنی ضرورتوں کو مختصر کر دیتا ہے۔ حتی الامکان کچھ نہ کچھ بچاتا ہے تاکہ بیکاری، بیماری، قحط اور اتفاقی ضرورتوں کے وقت کام آئے۔ وہ کئی مواقع پر دوسروں کی دست گیری بھی کرتا ہے۔ ایسا آدمی کفایت شعار کہلاتا ہے۔



جو شخص کم فہم اور کوتاہ اندیش ہے، وہ آگے پیچھے کچھ نہیں دیکھتے۔ نہ آمد کی خبر رکھتے ہیں نہ خرچ کی۔ وہ ضروری اور فضول کاموں میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ صرف موجودہ حالات کو دیکھتے ہیں۔



بچوں کی طرح اپنی ہوس پوری کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اتفاقی ضرورتوں کے واسطے کچھ نہیں بچاتے۔ اس لئے بہت جلد مصیبتوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ فضول خرچ یا مسرف کہلاتے ہیں۔ کفایت شعاری اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کیلئے چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔



اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھیے۔ بچا خرچ سے فوراً ہاتھ روکے۔ کوئی چیز (کیسی ہی سستی ہو) بلا ضرورت ہرگز نہ خریدیے۔ جو خرچ محض شیخی جتانے، فخر کرنے اور اترانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک پیسہ بھی اٹھا دینا بھی ”گناہ“ سمجھیے۔ جو کچھ خریدیں، نقد داموں سے خریدیں، قرض کے طور پر کوئی بھی چیز ہرگز نہ خریدیں۔ گرچہ تھوڑی سی دیر کے واسطے ہو۔

غریب آدمی جو اپنی محنت کی اجرت سے گزارہ کرتے ہیں اگر وہ کفایت شعاری کے طریقے پر چلتے اور اپنی آمد میں سے کچھ پس انداز کرتے رہتے ہیں تو ایک دو نسلوں کے بعد ان کی اولاد اچھی خاصی دولت مند بن جاتی ہے۔ اسی طرح جو دولت مند فضول خرچی کی بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ بہت



جلد مُفلّس اور تہی دست ہو کر گداگری یا بے راہروی کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر غریب آدمی ایسے ہیں جو کفایت شعاری کر کے کچھ پس انداز کر سکتے ہیں مگر اس کے محفوظ رکھنے کا موقع ان کو میسر نہیں۔ ایسے لوگوں کی آسانی کے واسطے سرکار نے ہر ڈاک خانے اور بینک میں امانت رکھنے کا انتظام کر دیا ہے۔ کم سے کم سو روپیہ تک وہاں جمع ہو سکتے ہیں۔ وہاں ساڑھے تین فیصدی سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ جمع کی ہوئی رقم میں سے ہفتے میں ایک بار جس قدر چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ روپیہ جمع کرنے والوں کو ایک کتاب ”پاس بک“ مل جاتی ہے۔ اس میں وصول باقی کا حساب لکھا جاتا ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے :

بزرگ : سن رسیدہ (ضعیف)

میراث : ورثہ میں ملی ہوئی دولت

کفایت : کافی ہونا

ذاتی : اپنی

اجرت : مزدوری

معاش : ذریعہ زندگانی

دوراندیش : دور کی بات سوچنے والا

### مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف) کفایت شعار کون کہلاتا ہے۔؟

(ب) مسرف کون ہوتے ہیں۔؟

(ج) دوراندیش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(د) بخلات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ه) آپ اپنی رقم کہاں جمع کرتے ہیں؟

### مندرجہ ذیل جملہ کو دیے گئے الفاظ سے پُر کیجیے:

میراث کی..... یا اپنی محنت کی اجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

جو..... چلن اور دوراندیش ہوتے ہیں۔

کیوں کہ نیک چلنی انسان کو معاش پیدا کرنے پر.....

کرتی اور دوراندیشی..... کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

### درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

\_\_\_\_\_ امیر

\_\_\_\_\_ نیک

\_\_\_\_\_ آمدنی

\_\_\_\_\_ بخیل

\_\_\_\_\_ فائدہ

نیک

آمدنی

آمادہ

خرچ



جملے بنائیے:

- (۱) کفایت: \_\_\_\_\_
- (۲) مسرف: \_\_\_\_\_
- (۳) معاش: \_\_\_\_\_
- (۴) گناہ: \_\_\_\_\_
- (۵) نسل: \_\_\_\_\_

(۵) آپ اپنے محلے یا گاؤں میں کسی بخیل آدمی سے ملے ہوں یا ان کی کوئی کہانی سنی ہوگی اسے اپنی زبان میں لکھئے:

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

درج ذیل الفاظ کے املا درست کر کے لکھئے:

_____	میراس :
_____	ازرت :
_____	فجول :
_____	محج :

\_\_\_\_\_ : مکھتر

\_\_\_\_\_ : فائدہ

\_\_\_\_\_ : آمادہ

ذیل جملوں کو زمانہ کے اعتبار سے نیچے کے خانہ میں لکھئے:-

(i) اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھوں گا

(ii) بیجا خرچ نہیں کرتے ہیں۔

(iii) میں نے جو کچھ خرید انقد داموں سے خریدا تھا۔

(iv) غریب آدمی اپنی محنت کی اجرت سے گزارہ کرتے ہیں۔

(v) میں ڈاک خانے میں اپنی بچی رقم جمع کروں گا۔

(vi) اپنی رقم کو فضول کاموں میں خرچ کر دیا تھا۔

(iiv) ہم کفایت شعاری سے کام کرتے ہیں۔

زمانہ مستقبل کے جملے	زمانہ حال کے جملے	زمانہ ماضی کے جملے



کیا آپ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کہتے ہیں؟ مثال دیکھ کر سمجھیے اور پڑھیے:

- (1) حکم دینے والا : حاکم : حکم  
 (2) قتل کرنے والا : قاتل : قتل  
 (3) عقل والا : عاقل : عقل  
 (4) جادو کرنے والا : ساحر : سحر  
 (5) کتابت کرنے والا : کاتب : کتابت

آپ بتائیے انہیں کیا کہتے ہیں؟ اور وہ کس لفظ سے بنا ہے:

- (1) عمل کرنے والا : \_\_\_\_\_ : \_\_\_\_\_  
 (2) علم والا : \_\_\_\_\_ : \_\_\_\_\_  
 (3) عشق کرنے والا : \_\_\_\_\_ : \_\_\_\_\_  
 (4) شکر کرنے والا : \_\_\_\_\_ : \_\_\_\_\_  
 (5) ذکر کرنے والا : \_\_\_\_\_ : \_\_\_\_\_

آئیے پتہ کریں:

مقامی ڈاک گھریا بینک میں جائیں اور خود دیکھیں کہ وہاں کون سا نظام کے تحت روپیہ کالین دین ہو رہا ہے۔

کتابت شعاری سے ہمیں کیا فائدے ہیں لکھیے:

## ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سبق 4:



جس بات پہ ہم منہ کھولیں گے      سچ جھوٹ کو پہلے تو لیں گے  
پھر سچے رستے بولیں گے      کیوں جھوٹے موتی رولیں گے  
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات سے ہو ناراض خدا      ماں باپ الگ ہوں جس سے خفا  
رنجیدہ ہوں استاد جدا      اس بات سے ہم کو حاصل کیا  
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

کرتا ہے جھوٹ پہ کون یقین      سب جھوٹ پہ کرتے ہیں نفیریں  
جھوٹے کی قدر نہیں ہے کہیں      یہ سچ ہے، ”ساچ کو آج نہیں“  
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سچے کی عزت ہوتی ہے      جھوٹے کی ذلت ہوتی ہے  
سچے پر رحمت ہوتی ہے      جھوٹے پر لعنت ہوتی ہے  
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

دی گئی زباں خدا نے ہمیں      توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں  
جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں      یارب! ہم جھوٹ سے دور رہیں  
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

ماخوذ



پڑھئے اور سمجھیے:

ناراض	:	خفا	:	یقین	:	بھروسہ
خفا	:	غیر مطمئن	:	نفرس	:	نفرت
رنجیدہ	:	مایوس	:	سناج	:	سچ
توبہ	:	گناہ سے باز آنا	:	عزت	:	حُرمت
خوار	:	ذلیل	:	ذلت	:	خواری۔ گناہ
لعنت	:	پھٹکار	:	رحمت	:	مہربانی

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- (1) جھوٹ بولنے پر کون کون خفا ہو جاتے ہیں؟
- (2) جھوٹی بات پر کوئی کیوں یقین نہیں کرتا ہے؟
- (3) جھوٹے آدمی کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے؟
- (4) سچے آدمی کی عزت کیوں ہوتی ہے؟
- (5) بولنے سے قبل ہمیں کن کن باتوں کا خیال کرنا چاہئے؟

خانہ (الف) کے شعر کو خانہ (ب) کے اشعار سے ملائیے:-

خانہ (الف)	خانہ (ب)
جس بات پر ہم منہ کھولیں گے پھر سچے رستے ہو لیں گے دی گئی زباں خدا نے ہمیں جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں	کیوں جھوٹے موتی رو لیں گے سچ جھوٹ کو پہلے تو لیں گے یا رب! ہم جھوٹ سے دور رہیں توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں

### خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

- (1) جس بات سے ہو..... خدا  
 (2) جھوٹے کی قدر نہیں ہے.....  
 (3) سچے پر..... ہوتی ہے
- ماں باپ الگ ہوں جس سے.....  
 یہ سچ ہے ”ساچ کو..... نہیں  
 جھوٹے پر..... ہوتی ہے

### مثال دیکھ کر دئے گئے الفاظ کی ضد لکھیے:

مثال جھوٹ : سچ

- (1) عزت : \_\_\_\_\_  
 (2) ناراض : \_\_\_\_\_  
 (2) خفا : \_\_\_\_\_  
 (4) یقین : \_\_\_\_\_  
 (5) بولنا : \_\_\_\_\_

### آپ بھی کیجئے:

☆ بند مکمل کیجئے:

جس بات پر ہم منہ کھولیں گے

سچ جھوٹ کو پہلے تو لیں گے

☆ کس مثال سے بات کہی گئی ہے

جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھر میں

یارب ہم جھوٹ سے دور رہیں



☆ شاعر کن باتوں سے دور رہنا چاہتا ہے اور کیوں؟ لکھئے:

---



---



---



---



---

آئیے کر کے دیکھیں:

مثال ”سناچ کو آج نہیں“ کا مطلب ہے سچائی کو دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں: اسے ضرب المثل کہتے ہیں عام طور سے لوگ اسے محاورہ سمجھتے ہیں لیکن یہ محاورہ سے الگ ہوتا ہے اگر آپ نے بھی کوئی ضرب المثل سنا ہو تو اسے مطلب کے ساتھ مندرجہ ذیل خانے میں لکھیے:

مطلب

ضرب المثل

<hr/>	(1)
<hr/>	(2)
<hr/>	(3)
<hr/>	(4)
<hr/>	(5)

## لسانی کھیل

مقصد: جملے میں لفظ کا تکرار کے ساتھ استعمال

ہدایت: مثال کے مطابق ایک لفظ کو دوبار استعمال کر کے دو بچے جملے بنانے کا کھیل کھیلیں گے۔ جو کھلاڑی اپنے جدول سے موزوں تکراری لفظ لے کر دو منٹ میں ایک جملہ پورا کرے گا اسے 2 نمبر ملیں گے۔ ایک کھلاڑی اپنی باری میں اگر جملہ نہیں بنا سکا تو دوسرا کھلاڑی بنائے گا اور اسے بونس کے نمبر ملیں گے۔  
مثال: قدم قدم پر خطرہ ہے۔

گلی گلی	ٹہنی ٹہنی	ذره ذره	پتہ پتہ
کھیل کھیل	گلشن گلشن	بچہ بچہ	دور دور

### کھلاڑی-2

- 1.....سمندر ہے
- 2.....عزیز ہے
- 3.....روشنی ہے
- 4.....اہم ہے
- 5.....نکھار ہے
- 6.....سایہ ہے
- 7.....روانی ہے
- 8.....چرچا ہے

### کھلاڑی-1

- 1.....میں شور ہے
- 2.....جھوم رہی ہے
- 3.....روشن ہے
- 4.....بہار ہے
- 5.....جانتا ہے
- 6.....بھٹکا ہے
- 7.....ہرا ہے
- 8.....میں سیکھا ہے



## حضرت بی بی فاطمہ



آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کی بات ہے۔ مسجد نبوی سے متصل ایک گھر تھا، جس کا ایک دروازہ مسجد نبوی میں بھی کھلتا تھا۔ اسی گھر میں ایک خاتون اپنی گود میں بچہ لئے چکی پیس رہی تھیں، ٹھیک اسی وقت ان کے والد گھر میں تشریف لاتے ہیں۔ اپنی بیٹی کو اس حالت میں چکی پیسے دیکھ کر وہ پوچھتے ہیں۔ ”بیٹی! گھر میں فطّہ نہیں ہیں کیا؟“

بیٹی جواب دیتی ہیں۔ ”بابا! فطّہ تو گھر میں ہی موجود ہیں۔“ یہ سن کر ان کے والد فرماتے ہیں۔ ”بیٹی پھر آپ چکی کیوں پیس رہی ہیں۔“ بیٹی جواب دیتی ہیں۔ بابا جان! فطّہ اور میں نے گھر کے سارے کام بانٹ لئے ہیں اور آج چکی پیسنے کی باری میری ہے، یہ سن کر ان کے والد بہت خوش ہوئے اور بیٹی کو بہت ساری دعائیں دیں۔



اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچہ لئے چکی پس رہی تھیں، وہ تھیں! جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جنابہ سیدہ کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فطہ ان کی کنیز تھیں جو گھر کے کام کاج کیلئے آئی تھیں، لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فطہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں، یہ اعمال تھے بی بی فاطمہؑ کے اپنے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بے پناہ محبت کرتے اور پارہ جگر کہہ کر پکارتے۔ صرف اپنی کنیز ہی نہیں بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی بی بی فاطمہ اس قدر شفقت اور مہربانی سے پیش آتیں، جو بھی ان سے ملتا، انہیں کا ہو کر رہ جاتا۔ وہ ہمیشہ ایسی باتوں سے پرہیز کرتیں، جسے سُن کر کسی کو تکلیف ہو، بلکہ اس قدر ہمدردی و مہربانی سے پیش آتیں کہ کبھی اپنا دکھ درد اُن سے بیان کرتے اور وہ انہیں ان کے مسائل کا حل بتاتیں۔ جس کے سبب وہ تمام عرب ممالک میں خاصی مشہور تھیں۔

جو خاتون آپ کے پاس آتیں، آپ انہیں نیک بننے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔ گھر کے کام کے بعد اُن کا زیادہ تر وقت اللہ کا شکر بجالانے اور عبادت خداوندی میں صرف ہوتا، وہ کبھی خواتین سے ضرور نصیحت کرتیں کہ ”حیاتہارا زیور ہے اُسے کبھی نہ چھوڑنا“۔ ان کی زندگی بھی بڑی تکلیف سے بسر ہوتی تھی۔ انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ اگر گھر میں کھانا نہ ہوتا تو فاقہ کر لیتیں اور کسی کو بھی اس بات کی بھٹک نہیں لگنے دیتیں کہ آج رسول کی بیٹی کے گھر فاقہ ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ ان کے گھر میں کئی وقت کا فاقہ ہے اور کھانے کا کچھ سامان مہیا ہوا اُسی وقت کسی سائل نے کھانا طلب کیا تو بی بی سیدہ نے فوراً کھانا اُس سائل کو دے دیا اور خود فاقہ پر فاقہ کر لیا۔ ان کی یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ انہوں نے اپنے در سے کبھی بھی کسی کو مایوس نہیں کیا جس کے سبب لوگ ان کی بڑی عزت اور احترام کرتے۔ لوگ اُن کے ایثار و قربانیوں کے واقعے سناتے اور نصیحت پاتے۔

ان کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی، جو مسلمانوں کے چوتھے اور آخری خلیفہ تھے۔ جن کی شجاعت اور بہادری عرب میں آج بھی مشہور ہے۔ ان کے دونوں فرزند امام حسنؑ اور امام حسینؑ، مسلمانوں کے ”امام“ کہلائے جو بی بی فاطمہؑ کی ذاتی تربیت کا ہی ثمرہ ہے۔ اگر اسلامی تاریخ دیکھی جائے تو ان کو ذات، رسالت، خلافت اور امامت کی ایسی کڑی معلوم ہوتی ہے، جس سے تینوں رشتے ایک ساتھ منسلک ہیں۔ ایسی تھیں حضرت بی بی فاطمہ۔



پڑھیے اور سمجھیے

متصل :	شاہو، لگا ہوا	سائل :	سوال کرنے والا سوالی
واقعہ :		نصیحت :	اچھی اور نیک بات بتانا
پیغمبر :	پیغام پہنچانے والا (اللہ کا)	شرم :	شرم
کنیز :	لوٹڈی۔ دایہ	فاقد :	بھوک
اعمال :	(جمع عمل) کام، طور طریقہ عین	ٹھیک :	ٹھیک
پارہ جگر :	دل کا ٹکڑا	تربیت :	پرورش
شفقت :	مہربانی	شمرہ :	پھل۔ نتیجہ
شجاعت :	بہادری		

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے :

- (i) حضرت بی بی فاطمہ کون تھیں؟
- (ii) حضرت بی بی فاطمہ کے والد کون تھے؟
- (iii) فضہ کون تھیں؟ اور وہ کیا کام کرتی تھیں؟
- (iv) حضرت بی بی فاطمہ عورتوں کو کیا تعلیم دیا کرتی تھیں؟
- (v) حضرت علی کون تھے؟

### منہ رجبہ میں الفاظ کی جمع لکھیے:

بچہ \_\_\_\_\_  
 وقت \_\_\_\_\_  
 تکلیف \_\_\_\_\_  
 خاتون \_\_\_\_\_  
 خلیفہ \_\_\_\_\_

خالی جگہوں کو سبق کی مناسبت سے پُر کیجیے:

- (i) حضرت بی بی فاطمہ حضرت محمد کی ..... تھیں۔
- (ii) اپنی ..... بچہ کیلئے چلی ..... رہی تھیں۔
- (iii) حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت محمد ..... کرتے تھے۔
- (iv) حضرت بی بی فاطمہ خواتین سے ضرور کہتیں ..... ہے۔
- (v) حضرت امام حسن اور امام حسین مسلمانوں کے ..... کہلائے۔

### ذیل کی عبارت کو نور سے پڑھئے اور اسم، صفت، ضمیر اور فعل کو جن کریمچے کے خانہ میں الگ الگ لکھیے:

اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچے لئے چکی پیس رہی تھیں وہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا تھیں۔ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جناب سیدہ بھی کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور فضہ ان کی کنیز تھیں جو گھر یلو کام کیا کرتی تھیں۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فضہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ وہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں۔ ان کے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمدؐ ان سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنا پارہ جگر کہہ کر پکارتے۔



نمبر شمار	اسم	ضمیر	صفت	فعل
1				
2				
3				

اطلا، درست کر کے لکھیے:

نمبر شمار	متصل	باٹ	تکرین	فہر	صالح
1					
2					
3					
4					

درج ذیل جملوں کو درست کیجیے اور لکھیے:

- (i) ایک گھر تھا مسجد نبوی سے متصل۔
- (ii) چلی بیس ری تھیں گود میں پچھلے۔
- (iii) انہیں کا ہو کر وہ جاتا جو بھی ان سے ملتا۔
- (iv) فائدہ ہے کئی وقت کا ان کے گھر میں۔
- (v) احترام کرتے اور عزت سبھی ان کی۔

## واقعات کی مناسبت سے جملوں کو ترتیب دیجیے

ایسی تھیں بی بی فاطمہ۔

آپ خاتون کونیک بنے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔

بیٹی! گھر میں فطہ نہیں ہے کیا؟

حضرت بی بی فاطمہ، فطہ کے ساتھ بہن جیسا سلوک کرتی تھیں۔

انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔

## مثال دیکھ کر پورا کیجیے

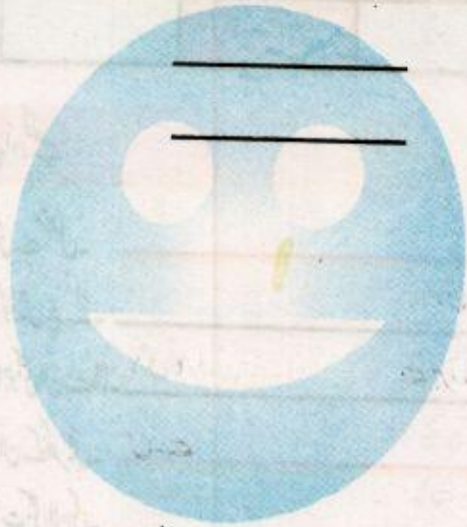
مثال رسول : رسالت

نبی :

خلیفہ :

امام :

ولی :





## ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے

ہمیں پیاس لگتی ہے اور کیوں لگتی ہے؟ اس کے متعلق سب سے پہلے کس نے سوچا اور کیوں سوچا یہ تو نہیں معلوم۔ لیکن اس دلچسپ سوال کا جواب دینے والے پہلے دانشور تھے بقراط۔ جنہوں نے گلے کی خشکی کو پیاس کی علامت کے طور پر محسوس کیا۔ تیرہویں صدی تک ہم یہ مانتے تھے کہ جب پچھڑوں میں پانی کی کمی ہوتی تو ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔



آج جدید طبی تحقیقات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ پیاس لگنے کا سبب ہمارے دماغ میں موجود ایک غدود ہے جسے تھائی پالس کہتے ہیں۔ اس غدود سے جسم میں پانی کے توازن کو برقرار رکھنے کیلئے ایک قسم کا ہارمون خارج ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اگر اس غدود کو ہم جسم سے الگ کر دیں تو بغیر ضرورت ہی ہمیں پیاس لگنے لگے گی یا پیاس کا احساس ہوگا ہی نہیں۔

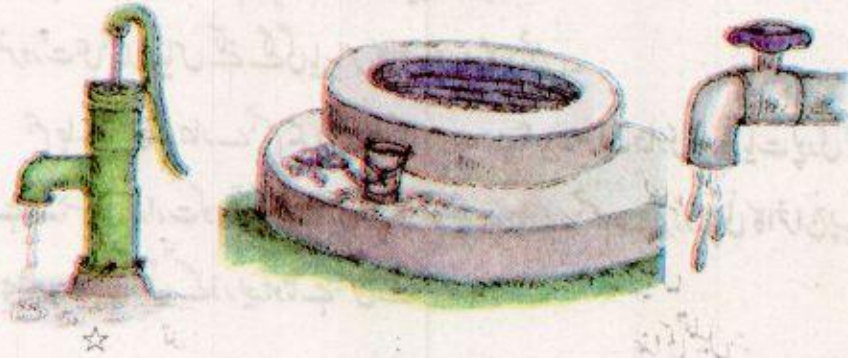
ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جسم میں پانی کی کیا اہمیت ہے؟ یہ نہ صرف ہماری ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ جسمانی حرارت کو برقرار رکھنے میں بھی کارآمد ہے۔ ہمارے جسم سے ہر روز پانی کا اخراج پسینہ، پیشاب اور عمل تنفس کے ذریعہ ہوتا ہے جس سے

ہمارے جسم کے فاسد مادے خارج ہوتے رہتے ہیں اور ہم ان کے بُرے اثرات سے بچ جاتے ہیں۔

دماغ کے اندر موجود یہ مرکزی غدود ہر جاندار کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسان کیلئے کیوں کہ بغیر خوراک کے انسان کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر وہ سات دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

انسانی جسم میں اس کے وزن کا بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں ایک صحت مند انسان میں اس کے وزن کا 66% حصہ پانی کا ہوتا ہے۔ معدے میں جہاں نظم ہضم ہوتا ہے وہاں پانی کی بدولت ہی کھانا تحلیل ہوتا ہے اور دوسرے اعضا تک پہنچتا ہے۔ اگر ہمارے جسم میں پانی کی کمی ہو جائے تو بیماری لاحق ہو جاتی ہے اور مزید دس فیصد پانی کی کمی سے موت ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم پانی پی کر صرف اپنی تشنگی ہی دور نہیں کرتے بلکہ اس کے بدولت ہی ہضم شدہ غذا اور تغذیہ جسم میں تحلیل ہوتا اور پہنچتا ہے۔ ہم اپنے جسم میں پانی کی مقدار صرف پانی ہی پی کر پورا نہیں کرتے بلکہ مختلف قسم کی غذاؤں پھلوں اور سبزیوں سے بھی اس کی کمی پوری کرتے ہیں۔

ایک صحت مند اور تندرست آدمی کو روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے انسانی جسم میں یہ مقدار اس بات پر منحصر کرتی ہے کہ اس کے جسم سے کس قدر پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ زیادہ





جسمانی محنت کرنے والے زیادہ پانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کیوں کہ محنت کرنے سے پسینے کی صورت میں زیادہ پانی کا اخراج ہوتا ہے اور جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح موسم سرما کے مقابلے گرمی کے دنوں میں جسم کو زیادہ پانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جسم سے نصف لیٹر پانی کی کمی ہوتے ہی ہمیں پیاس کا احساس ہونے لگتا ہے اور جیسے جیسے جسم کے اندر پانی کی کمی ہوتی رہتی ہے حلق زبان اور منہ خشک ہونے لگتے ہیں اور ہمیں پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے۔

اب ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا میں پانی کی جو مقدار زمین پر پائی جاتی ہے اس کا محض دو فیصد حصہ ہی ہمارے لئے پینے یا پیاس بجھانے کیلئے استعمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے ہمیں زیادہ تر بیماریاں ہوتی ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ صاف اور ڈھکا ہوا ہی پانی پیئیں۔

### پڑھیے اور سمجھیے:

☆ جدید	:	نیا
☆ متفق	:	راضی
☆ حرارت	:	گرمی
☆ حدود	:	گھٹی (جسم کے اندر کی گانتھ)
☆ عمل تنفس	:	سانس لینے کا عمل
☆ فاسد	:	بیکار
☆ تحلیل	:	گھلنا
☆ تشنگی	:	پیاس
☆ تغذیہ	:	غذا کی تحلیل شدہ شکل

### درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

- 1- تھائی پولس کیا ہے؟ اور یہ جسم کے کس حصے میں ہوتا ہے؟
- 2- جسم میں پانی کا توازن کیسے برقرار رہتا ہے؟
- 3- ہمارے جسم سے پانی کا اخراج کس طرح ہوتا ہے؟
- 4- زیادہ محنت کرنے والوں کو زیادہ پانی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟
- 5- ہمیں پانی کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

### خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

- 1- پیاس لگنے کا سبب ہمارے جسم میں ایک ..... ہے۔
- 2- ہمارے جسم سے پانی کا ..... پسینے، پیشاب، اور عمل تنفس سے ہوتا ہے۔
- 3- جسمانی ..... برقرار رکھنے میں بھی اس کی ضرورت ہے۔
- 4- انسانی جس میں اس کے ..... کا سب سے بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے۔
- 5- ایک صحت مند انسان کو ..... روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

### مناسب جواب چن کر لکھیے:

پھلوں اور سبزیوں سے کتنی فی صد پانی حاصل ہوتا ہے؟  
(الف) اسی (ب) پچھتر (ج) دس (د) کچھ بھی نہیں

2- تھائی پولس Thai-Polis ..... ہے۔

(الف) دماغ میں

(ب) پیٹ میں

(ج) ہاتھ میں

(د) پیر میں



3:- کس سائنس دان نے بتایا کہ زبان خشک ہونے کی صورت میں پیاس لگتی ہے؟

(الف) ہپو کریٹس

(ب) ٹین کریڈ

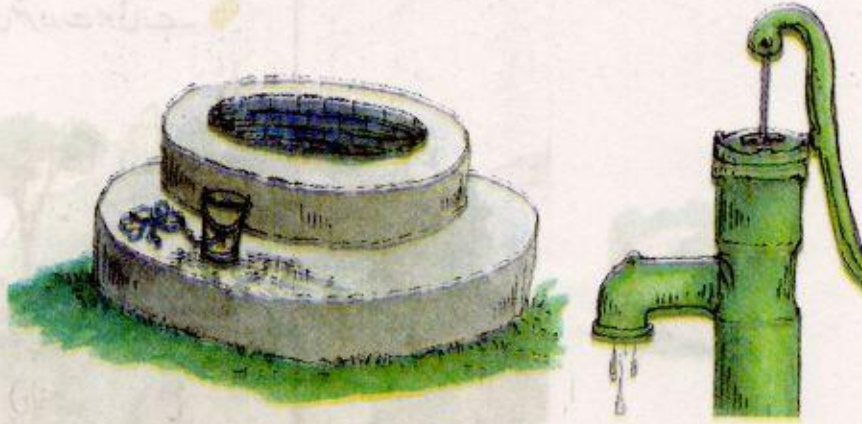
(ج) گلیلیو

(د) کوئی نہیں

4: پانی کے بغیر انسان کتنے دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟

(الف) 9 دنوں تک (ب) 11 دنوں تک

(ج) 7 دنوں تک (د) 15 دنوں تک



درج ذیل الفاظ سے جمع بنائیے:

_____	:	خارج
_____	:	تحقیق
_____	:	توازن
_____	:	ضرورت
_____	:	قسم

کارکردگی:

☆ اپنے گاؤں میں گھوم کر پتہ لگائیں کہ پانی کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ کن کن ذرائع کے پانی کا استعمال پینے کیلئے کیا جاتا ہے۔

☆ مختلف طرح کے کام کرنے والوں کی ایک فہرست تیار کیجئے اور بتائیے کہ کن لوگوں کو زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔



ریش لیلی



## بندر کی شرارت

برائے مطالعہ



ایک نٹ کھٹ اور چنچل بندر  
پیڑوں پر کیلے بیٹھے تھے  
پھر وہ اک دوکان پہ پہنچا  
کرتا پہنا اور اتر آیا  
دیکھا اک گنجا حلوائی  
بولا بندر نمستے بھائی  
تم ننگے ہو کرتا لے لو  
شاخوں پر ٹوے بیٹھے تھے  
بندر برقی لیکر بھاگا  
پھل کی اک دوکان پہ آیا  
برقی دے کر خوبانی لی  
پھر اس نے اک بچہ دیکھا  
بندر اس بچے سے بولا  
بچے نے کچھ ڈر کر دیکھا  
بندر ڈمرو لے کر اچھلا  
کیلے توڑے ڈٹ کر کھایا  
..... دے کر لیا تھا کرتا  
..... لیا اور ..... لی  
..... دے کر ڈمرو پایا  
کھیل کھیل میں ..... بھی آیا

جا پہنچا اک باغ کے اندر  
بھاگا بندر کیلے لے کر  
کیلا دے کر کرتا پایا  
اچھلا کودا دوڑا بھاگا  
بنا رہا تھا نئی مٹھائی  
دے دو جھکو ذرا مٹھائی  
پر مجھ کو تم برقی دے دو  
پیڑ پہ جا کر بیٹھا بندر  
کوؤں کو جھل دے کر بھاگا  
پھل دیکھے تو من لپچایا  
پلم لیا اور نارنگی لی  
ہاتھ میں اس کے اک ڈمرو تھا  
ڈمرو دے پھل لے لو سارا  
پھل لے کر سب ڈمرو پھینکا  
باغ میں کیلے کے پھر پہنچا  
ڈم ڈم ڈم ..... بجایا  
ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم  
ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم  
ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم  
ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم





میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

گود میں میری سوتی ہے تو سیپ کے اندر موتی ہے تو  
بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو جو کچھ ہے تو میری ہے تو

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

سانولی صورت روپ سلوتا نزل چاندی، نزل سونا  
چاند سا مکھڑا کامنی رنگت رادھا کی من موتی مورت

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا



روتی کیوں ہے؟ بیاہ رچا دوں ننھا مٹا دولہا لادوں

گورے گورے گالوں والا کالے کالے بالوں والا

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

آنچل میں پھولیں جو کلیاں ان سے مہکیں دلش کی گلیاں

سر پر ہو عصمت کی چادر گودی میں پرتاپ اور اکبر

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

گھر کی بچی بن کر رہنا ساس کی بیٹی بن کر رہنا

نور جہاں کی ثانی ہونا بھارت کی مہرانی ہونا

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

پھیلی ہے مہتاب کی چادر چھٹکے ہیں آکاش پہ اختر

سو گیا بنسی والا جوگی سو گئے بن میں سارے پنچھی

میری پیاری، سو جا سو جا

راج دلاری، سو جا سو جا

ماخوز

### پڑھیے اور سمجھیے:

لوری	:	ایسی نظم جو بچوں کو سنانے کیلئے گائی جاتی ہے۔
راج دلاری	:	راجا کی پیاری، بہت عزیز
سانولی صورت	:	گندی رنگ کی
نزل چاندی	:	چاندی کی طرح پاک و صاف
کامنہ رنگ	:	خوبصورت رنگ
من موہنی	:	دل بھانے والی
عصمت	:	عزت، پاکیزگی
مہتاب	:	چاند
آکاش	:	آسمان
اختر	:	تارے

### پڑھیے اور بتائیے:

- (i) گود میں سوتی ہوئی بچی کیسی معلوم ہوتی ہے؟
- (ii) لوری کون سناتا ہے؟
- (iii) نزل چاندی نزل سونا سے کیا مراد ہے؟
- (iv) روتی ہوئی بیٹی کو چپ کرانے کے لئے ماں کیا کہتی ہیں؟
- (v) آنچل میں پھولیں جو کلیاں سے کیا مراد ہے؟
- (vi) بیٹی کی سر پر کس چیز کی چادر کی تمنا ماں کرتی ہیں؟
- (vii) نور جہاں کی ٹائی ہونا سے کیا مراد ہے؟
- (viii) پرنتاپ اور اکبر کون تھے؟ ان کا پورا نام لکھیے؟



(ix) رات ہونے پر کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں لکھئے؟

(x) سو گئے بن میں سارے پنچھی کا کیا مطلب ہے؟

صحیح جوڑ ملائیے:

خانہ (ب)

خانہ (الف)

پھلی ہے مہتاب کی چادر گودی میں پرتاپ اور اکبر  
گھر کی کچھی بن کر رہنا نزل چاندی نزل سونا  
سر پر ہو عصمت کی چادر سیپ کے اندر موتی ہے تو  
گود میں میری سوتی ہے تو ساس کی بیٹی بن کر رہنا  
سانولی صورت روپ سلونا چھلکے ہیں آکاش پہ تارے

صحیح لفظ سے خالی جگہ کو پر کیجئے

اورہ کی ہے میں جمہ میں پر  
آنچل پھولیں کھلیاں ان مہکیں دیش گلیاں  
سر ہو عصمت چادر گودی پرتاپ اختر

سوچیے اور بتائیے:

☆ اس نظم میں سو جا سو جا کی تکرار اتنی بار کیوں آئی ہے؟

ان اشعار کا مطلب بیان کیجئے:

پھلی ہے مہتاب کی چادر چھلکے ہیں آکاش پہ تارے  
سو گیا بنی والا جوگی سو گئے بن میں طائر سارے

میری پیاری سو جا سو جا

راج دلاری سو جا سو جا

مندرجہ ذیل لفظ کے برابر وزن والے لفظ دیئے گئے خانہ سے بچھن کر لکھیے:

سورت  
سوتی  
رچادوں  
گالوں  
کلیاں  
ثانی  
تارے

مثال : پیاری : دلاری

: سوتی

: صورت

: رچادوں

: گالوں

: کلیاں

: ثانی

: تارے

جملے میں استعمال کیجیے:

(1) روپ

(2) کامنی

(3) کچھی

(4) بھارت

(5) آکاش

(6) جوگی

(7) طائر

(8) اکبر



لکھیے:

☆ اس نظم میں کون کون سی صیغہ کی باتیں ہیں لکھیے؟

---



---



---



---



---



---



---

آئیے مزہ کریں:

لفظ 'تو' کا معنی 'تم' ہوتا ہے شعر میں جہاں 'ہے' تو 'آیا ہے' وہاں 'ہو تم' لکھیے اور پڑھیے:

گود میں میری سوتی ہے تو سیپ کے اندر موتی ہے تو

بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو جو کچھ ہے میری ہے تو

مثال: گود میں میری سوتی ہو تم سیپ کے اندر موتی ہو تم

بیٹا ہو تم بیٹی ہو تم جو کچھ ہو تم میری ہو تم

(الف) ٹھیک اسی طرح 'ہے' تو کو 'تو ہے' سے بدل کر لکھیے:

(ب) اس بار 'ہے' تو کو 'ہیں آپ' سے بدل کر لکھیے:

(ج) پھر 'ہیں آپ' کو 'آپ ہیں' سے بدل کر لکھیے:

(د) لفظ بدل کر پڑھنے پر آپ کو کیسا لگا؟ اگر آپ کو کوئی لوری سنائے تو اسے کیا کہنا چاہئے؟

اس لوری کو زبانی یاد کیجیے اور درجہ میں سنائیے:

### لسانی کھیل

بات چیت کا کھیل:

مقصد:

مکالموں سے واقفیت

ہدایت:

مثال دیکھ کر آپ بھی اسی طرح کے کھیل آپس میں بات چیت کر کے کھیل سکتے ہیں۔

☆ جو لفظ جملے کے آخر میں آئے اسی لفظ سے دوسرا کھلاڑی اپنا جملہ شروع کریگا۔

☆ ہر جملے کیلئے آدھا منٹ کا وقت بھی مقرر کیا جاسکتا ہے۔

مثال:

احمد یہ لہوا اپنی کتاب۔

کتاب آپ نے پوری پڑھ لی یا نہیں۔

نہیں پڑھی۔

پڑھی تو میں نے بھی نہیں ہے چاہو تو کچھ روز کے لئے اور لے جاؤ۔

جاؤ اور لوٹا دو لاہیری کی ہے نا؟

نا ہے تو اپنی۔

اپنی کتاب تھی تو کیوں کی اتنی عجلت۔

عجلت کی بات نہیں میں تو بس اسے پڑھنا چاہتا ہوں۔

ہوں یہ بھی ٹھیک۔

ٹھیک ہے نا؟ میں پھر پڑھ لوں گا اب مسکراؤ اور کتاب لے جاؤ۔



## سبق-8

## بطخ میاں

جن لوگوں نے وطن عزیز سے محبت کی ان مجاہدین آزادی کو ہم سبھی جانتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنہوں نے اپنے جان و مال کی قربانیاں دے کر ان مجاہدین آزادی کی جان بچائی اور ہم انہیں آج جانتے بھی نہیں۔ انہیں لوگوں میں صوبہ بہار کے دکنی چمپارن (ضلع موٹیہاری) کے ایک عام شخص تھے جناب بطخ میاں انصاری۔ جنہوں نے 1917ء میں بی مہاتما گاندھی کی جان بچا کر وہ کارنامہ انجام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنے کردار اور دوراندیشی سے یہ کام انجام دے کر ملک و قوم کے افراد کو وطن پرستی، وفا شعاری کا ایک انمول سبق پڑھایا۔



جناب بطخ میاں کی پیدائش ۱۸۶۷ء میں ایک چھوٹے سے گاؤں ”سوسواں اجگری“، ضلع موٹیہاری میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام جناب محمد علی انصاری تھا۔ موٹیہاری میں انگریزوں کی ”میلے کوٹھی“ میں بطخ میاں ”خانسامہ“ کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

بات اس وقت کی ہے جب گاندھی جی نے نیلے انگریز حکمرانوں کے مظالم اور ”نیلے کوٹھی“ کا جائزہ لینے کے لئے 1917ء میں چمپارن کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں ڈاکٹر راجندر پرساد (پہلے صدر جمہوریہ ہند) کے علاوہ اور کئی ہندو مسلم رہنما شامل تھے۔ گاندھی جی نے جب ”نیل کی کھیتی“ کرنے والے کسانوں پر بریت کی داستان، گاؤں گاؤں کے ہزاروں کسانوں کی زبانی سنا۔ تو سبھی گاؤں والے انگریزی حکومت کے جابر و مشاطر افسران کی پُر زور مخالفت کرنے لگے۔ حکمران انگریزوں کی



کوئی فرد بھی گواہی دینے کے لئے راضی نہ ہوا۔ اس بات کی خبر جب انگریز عہدہ داروں کو معلوم ہوئی تو، وہ کسانوں کے ہمدرد رہنما گاندھی جی کی جان لینے کے لئے ناپاک منصوبہ بنانے لگے۔ جب ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہمراہ گاندھی جی موٹیہاری سرکٹ ہاؤس میں رات کے قیام کے لئے پہنچے تو ان کی نگرانی کے لئے ایک انگریز مینیجر مسٹر ایرون کو بحال کیا گیا۔ مسٹر ایرون نے گاندھی جی کے ہمراہ کئی رہنماؤں کو رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ مسٹر ایرون نے بٹخ میاں کو بلا کر کہا کہ ”تم ہندوستانی ہو اور خانسامہ ہو کر تم ہندوستانی کھانا بنانا اچھا جانتے ہو تم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔ میرا ایک کام نہایت خاموش اور سمجھ بوجھ کے کرنا کہ کھانا کھانے کے بعد جب گاندھی جی کو بکری کا دودھ دو، تو اس میں زہر ملا دو، تاکہ ان کا کام تمام ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں دولت سے مالا مال کر دیا جائے گا اور ایسا نہیں کر سکتے تو تمہیں خانسامہ کی نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ تمہاری گھریلو جائیداد ضبط کر لی جائے گی اور تمہاری زندگی تباہ کر دی جائے گی۔

خدا پرست جناب بٹخ میاں انصاری انگریزوں کی اعلانیہ لالچ اور زبردست دھمکیوں کی پروا کئے بغیر انگریزوں کی سازشی ذہنیت سے آگاہ ہو گئے اور اپنے ملک کی وفاداری کے فروغ کے تحت گاندھی جی کی زندگی کو بچانا اپنا اولین فرض سمجھا ”پیلے کوٹھی“ میں رات کے کھانے کی دعوت کے دوران جب بٹخ میاں انصاری نے انگریزوں کی نظر میں بکری کے دودھ والے گلاس میں جان لینے والا زہر ڈالا، مگر خوف خدا اور ضمیر کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوئے جب دودھ کا گلاس گاندھی جی کو پیش کرنے لگے تو اپنے ہاتھ کو تھرتھراتے ہوئے، ان کے قریب پہنچ کر ہاتھ سے گلاس چھوڑ دیا، گلاس گر کر چکنا چور ہو گیا اور فرش پر زہریلا دودھ پھیل گیا۔ اس طرح انہوں نے انسان دوستی اور وطن پرستی کا بھرپور مظاہرہ پیش کر کے ایک بڑا کام انجام دیا اور پھر ہمارے مقبول قومی رہنما موہن داس کرم چند گاندھی جی زندہ و سلامت رہے۔ اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد تھے۔



اس واقعہ کے دوسرے دن گاندھی جی اپنے احباب کے ساتھ موتیہاری سے پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے مگر جناب بٹخ میاں پر انگریز افسران نے بڑے مظالم ڈھائے۔ انہیں سرکٹ ہاؤس کے خانسامہ کی نوکری سے برخاست کر دیا۔ ان کی زمین اور چند جائیداد کو ضبط کر لیا گیا اور انہیں تا عمر اذیتیں دی گئیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی جناب بٹخ میاں نے اس واقعہ کا ذکر کسی دوسروں سے نہیں کیا اور اپنے سینے میں ان مظالم کو دبائے رکھا۔ آزادی کے بعد وہ اس واقعہ سے کافی فائدہ اٹھا سکتے تھے، مگر ان کے نفس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ گاندھی جی کو ”حیات بخش بنانے کا راز“ تو شاید جناب بٹخ میاں کے انتقال کے بعد قبر میں ہی دفن ہو جاتا، اگر اس کا انکشاف موتیہاری کے جلسہ عام 1950ء میں ہمارے دلس رتن ڈاکٹر راجندر پرساد نے نہیں کیا ہوتا۔

واقعہ یوں ہے کہ آزادی وطن حاصل ہونے اور پہلے صدر جمہوریہ ہند کے اعلیٰ عہدہ سنبھالنے کے بعد 1950ء میں چیمپارن کے موتیہاری ریلوے اسٹیشن پر ہی ڈاکٹر راجندر پرساد کے استقبالیہ جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انہیں دیکھنے اور ان کی باتوں کو سننے کے لئے موتیہاری ضلع کے معزز شہریوں کی بھیڑ اُمڑ پڑی تھی۔ مجلس استقبالیہ کی ابتداء میں ریل کی پٹریوں سے گذرتے ہوئے ایک کم قد کے انسان سانولا رنگ جسم گھٹیا گول چہرہ گھٹنے تک موٹیا کھدر کی دھوتی اور گتھی پہنے ایک شخص آ کر کھڑے ہوئے اور قومی رہنماؤں کی باتوں کو سننے میں محو ہو گئے۔ راجندر بابو کی مرد شناس نظروں نے اس شخص کو پہچان لیا اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے قریب آنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ شخص بھی حیرت زدہ رہا اور پھر راجندر بابو کی نشست گاہ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے اس شخص کو گلے لگایا، خیریت دریافت کی اور اسے بغل گیر ہونے کو کہا۔ جلسہ گاہ کے افراد حیرت میں تھے کہ آخر اس شخص میں کون سی خوبی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد اتنی شفقت و عزت کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔

جب جلسہ گاہ میں ڈاکٹر راجندر پرساد، عوامی طور پر آزادی کی مبارکباد دینے اور تقریر کرنے کھڑے



ہوئے تو اس شخص کا تعارف اپنے مخصوص لہجے میں یوں کہا کہ ”یہ وہی ہمارے پرانے ساتھی اور ملک قوم کی وفادار شخص ہیں، جنہیں ہم سبھی جناب بٹخ میاں کے نام سے جانتے ہیں۔“ انہوں نے اپنے کردار اور کارناموں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان دوستی اور وطن پرستی ایمان کا آدھا بھج، یہ وہی ہیں جن کے ذریعہ انگریز افسران ایک خطرناک سازش کے تحت ان ہی کے ہاتھوں ہمارے بزرگ قومی رہنما گاندھی جی کے کھانے میں زہر دوا کر گاندھی جی کی زندگی کے خاتمے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر جناب بٹخ میاں کی اسلامی تعلیمات، قومی سوجھ بوجھ اور عملی کارہائے نمایاں سے گاندھی جی کی زندگی کا ایک بڑا حادثہ ٹل گیا اور آج ہم آزاد ہندوستان میں آزادی کا پرچم لہرا رہے ہیں۔

راشرپتی بھون، نئی دہلی میں جب جناب بٹخ میاں کے انتقال پر ملا 1957ء کی خبر ملی تو ڈاکٹر راجندر پرساد نے صدمہ کا اظہار کیا اور ان کی روح کے لئے نیک دعاؤں کے ساتھ تعزیت پیش کی۔ انہوں نے جناب بٹخ میاں کے بچوں کو 3۔ دسمبر 1958ء کو راشرپتی بھون بلایا ان سے ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے ہمراہ ٹھہرایا، ان لوگوں کے ساتھ تصویریں کھجوائیں اور تحفہ تحائف کے ساتھ انہیں موٹیہاری کے لئے روانہ کیا۔

آخر میں یہ کہا جائے کہ ”اگر بٹخ میاں جیسے وطن پرست دوست نہیں ہوتے تو ہندوستان کی تاریخ آج کچھ اور ہوتی“

- 1- بٹخ میاں کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟
- 2- وہ کون سا کام کیا کرتے تھے؟
- 3- گاندھی جی نے چمپارن کا دورہ کس سال کیا تھا؟



- 4- ”نیل کی کھیتی“ کرنے والے کسانوں پر انگریزوں کے مظالم بیان کیجئے؟  
 5- تحریک آزادی سے ہٹانے کی انگریزوں کی سازش بیان کیجئے؟  
 6- بطخ میاں کو زہر بھرا دودھ کا گلاس نہیں دینے کی کیا سزا ملی؟

خالی جگہوں کو بھریئے:

- 1- کس نے گاندھی جی کی حیات کو..... بچایا؟  
 2- بطخ میاں..... گاؤں میں پیدا ہوئے تھے؟  
 3- بطخ میاں ایک..... خادم تھے۔  
 4- خانسامہ کی نوکری..... میں کیا کرتے تھے؟  
 5- چمپارن دورہ کے وقت..... شامل تھے۔

پڑھئے اور سمجھیئے:

- |   |   |           |   |  |
|---|---|-----------|---|--|
| 1 | : | اٹوٹ      | : | نہیں ٹوٹنے والا۔                           |
| 2 | : | حیات بخش  | : | زندگی دینے والا۔                           |
| 3 | : | وفا شعاری | : | وفاداری۔                                   |
| 4 | : | خدا پرست  | : | اللہ کی بندگی کرنے والا۔                   |
| 5 | : | چشم دید   | : | آنکھوں کا دیکھا۔                           |
| 6 | : | نظر شناس  | : | نظر پہچاننے والا۔                          |
| 7 | : | متحیر     | : | تعجب ہونے والا۔                            |
| 8 | : | سازش      | : | کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منصوبہ بنا۔ |
| 9 | : | انکشاف    | : | کسی نئی بات کا اظہار۔                      |

## سوچیے اور لکھیے:

- 1- آزادی کے متوالوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- 2- کس نے وطن پرستی اور وفا شعاری کا انمول سبق پڑھایا؟
- 3- انگریزوں کی اعلانیہ سازش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- 4- بطخ میاں کو انگریزوں کے ستم سے کب نجات ملی؟
- 5- پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کو کب اور کہاں استقبالیہ کے لئے دعوت دی گئی؟
- 6- استقبالیہ جلسے میں ڈاکٹر راجندر پرساد نے کسے عزت بخشی؟
- 7- بطخ میاں کے بچوں کو راسٹر پتی بھون ”میں کس طرح اعزاز ملا؟

واحد اور جمع کو چھٹے اور صاف صاف خانہ بنا کر لکھیے:

واحد	جمع

عزیز۔ افراد۔ خادم۔ رہنماؤں۔ افسر۔ خدمت۔ عہدہ داروں۔  
منصوبہ۔ دھمکیوں۔ قربانی۔ احباب۔ نفس۔ شہریوں۔ کردار۔ حادثہ

اپنی یاد سے کم از کم دو مجاہدین آزادی سے متعلق چند طور تحریر کیجیے:

.....

.....

.....

.....

.....



اساتذہ کے تعاون سے بہار میں آزادی وطن کی کہانی سنئے: اور اپنی زبان میں تحریر کیجئے

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

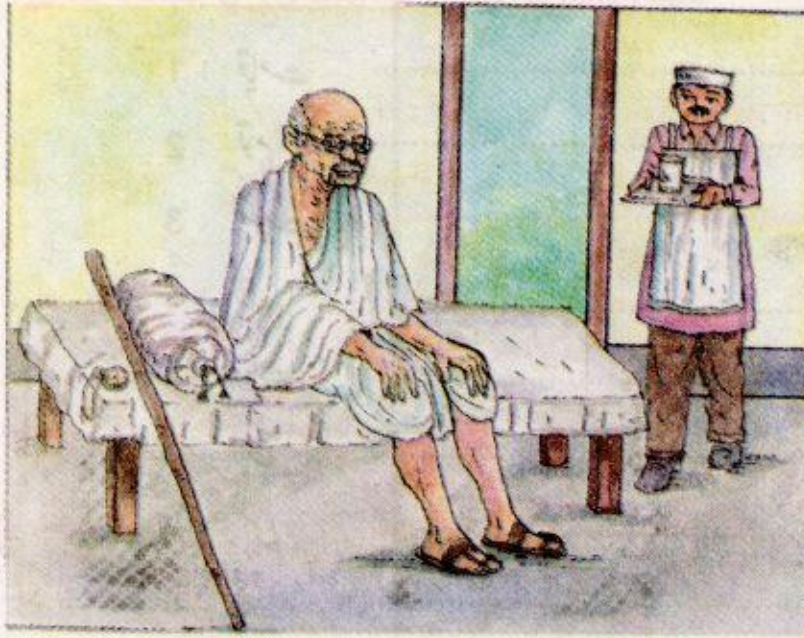
ذیل کے الفاظ سے اس طرح جملے بنائیے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے۔

- |       |           |
|-------|-----------|
| ..... | 1 : قیامت |
| ..... | 2 : قوم   |
| ..... | 3 : حکومت |
| ..... | 4 : شک    |
| ..... | 5 : دولت  |
| ..... | 6 : لالچ  |
| ..... | 7 : نفس   |
| ..... | 8 : خبر   |

ذیل کے لفظوں میں ”ی“ لگا کر نیا لفظ بنائیے اور اسے جملوں میں استعمال کیجیے:

قوم + ی      قومی      قومی ترقی کا انحصار تعلیم ہے۔

.....	.....	کھیت۔
.....	.....	زبان۔
.....	.....	ہندوستان
.....	.....	نوکر۔
.....	.....	وفادار
.....	.....	دوست۔





سبق-9

## نالندہ کی سیر

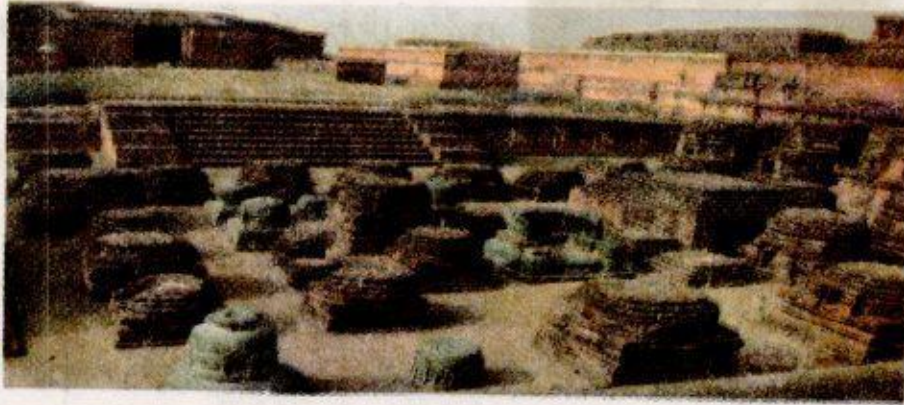
عظیم آباد [پٹنہ]

مورخہ 26 جنوری 2012ء

پیارے اجی!

شگفتہ، آداب!

ہم لوگ خیریت سے ہیں امید ہے آپ بھی خیریت سے ہوں گی۔ بہت دنوں بعد آپ کا خط موصول ہوا۔ پڑھ کر آپ لوگوں کے احوال معلوم ہوئے۔ آپ کا خط پڑھ کر پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ بودھ گیا کے سیر پر گئی تھیں۔ آپ کی تحریر سے بودھ گیا کے متعلق ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور یقین جانے کہ ہمارا دل بھی بودھ گیا کی سیر کے لئے چل گیا۔





گذشتہ دنوں ہم لوگ بھی نالندہ کی قدیم ترین یونیورسٹی گھومنے گئے تھے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ نالندہ پانچویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک ”بودھ مذہب“ کا ایک مخصوص تعلیمی مرکز رہا، جس کے کھنڈرات آج بھی موجود ہیں جو ماضی کی داستان سنارہے ہیں۔ وہاں پہنچ کر یہ احساس ہوا کہ ہماری وراثت کتنی عظیم ہے۔

گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ اس عظیم درس گاہ کی تعمیر گپت حکمران گپت کمار نے چھٹی صدی عیسوی میں بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کے لئے کرائی تھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ یہ دنیا کی پہلی قدیم یونیورسٹی ہے جہاں بیرون ملک سے بھی طلباء و اساتذہ کرام علم حاصل کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ یہاں چین، جاپان، کوریا، ملیشیا، برما وغیرہ کے طلباء بودھ مذہب کی اعلیٰ تعلیم کیلئے آیا کرتے تھے۔ یہاں بودھ مذہب کے علاوہ اس زمانے میں رائج دیگر علوم و فنون کی بھی پڑھائی ہوتی تھی۔ اس یونیورسٹی میں داخلہ کیلئے بھی طلباء کو سخت امتحانات سے ہو کر گزرنا پڑتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے صدر دروازے پر جو محافظ رہا کرتے تھے وہ بھی خاصے عالم ہوا کرتے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے والا ہی اس یونیورسٹی میں داخل ہوتا تھا۔



چینی سیاح ہوئن سانگ نے تقریباً بارہ سال تک نالندہ میں رہ کر بودھ مذہب کے فلسفہ اور دیگر مضامین کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ گائیڈ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس قدیم یونیورسٹی میں تقریباً دس ہزار طلباء اور دو ہزار اساتذہ قیام کیا کرتے تھے۔ جن کے قیام و طعام کا انتظام حکمران کے دو مقبوضوں کی جاگیر کی آمدنی اور دیگر عطیات و عنایات سے پورا کیا جاتا تھا۔

خوش نما قدرتی ماحول میں واقع نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات میں گھومتے ہوئے مربع نما کمروں، کانفرنس ہال برآمدے اور استوپ کے علاوہ ہملوگ ایک عمارت کے قریب آئے جو کہ اس یونیورسٹی کا کتب خانہ تھا۔ گائیڈ نے بتایا کہ یہ کتب خانہ نومنز لہ تھا۔ اس کھنڈر کو دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ



گئیں۔ گامڈ نے مزید بتایا کہ اس نومنز لہ کتب خانہ میں مطالعہ کے لئے ایک بڑا ہال بھی تھا اور مختلف علوم و فنون کی ہزاروں کتب، دستی نسخے، پتوں پر درج تحریریں، محفوظ رہا کرتی تھیں۔ کتب خانے میں اوپر جاتی ہوئی چوڑی سیڑھیاں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں، پکی اینٹ اور مختلف اشیاء سے تیار شدہ موٹی موٹی دیواروں کو دیکھ کر اس قدیم درس گاہ کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

گامڈ نے ہم لوگوں کو وہاں کا میوزیم دکھایا جو کہ کھنڈرات کے ٹھیک سامنے ہے۔ اس میوزیم میں کھدائی سے ملنے والے ”نوادرات“ سنبھال کر رکھے گئے ہیں، جسے دیکھ کر ہم لوگوں نے اپنی معلومات میں اضافہ کیا اور لطف اندوز بھی ہوئے۔

سیر کے آخر میں گامڈ نے ہم لوگوں کو مزید بتلایا کہ موجودہ حکومت بہار اس ”قدیم نالندہ یونیورسٹی“ کو حالاً مت حاضرہ کے پیش نظر نئے سرے سے قائم کرنے کی پہل کر رہی ہے، جہاں مختلف علوم و فنون کے علاوہ دور جدید کے سائنسی حقائق کا بھی معقول اہتمام ہوگا۔ اس اہم تاریخی اور یادگار کام کو تقویت بخشنے کیلئے اعزازی طور پر میراٹل مین سابق صدر جمہوریہ ہند، ڈاکٹر ابوالفاز زین العابدین عبدالکلام اور ماہر معاشیات نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر امرتیه سين صاحبان مکمل طور پر رہنمائی کر رہے ہیں۔

شگفتہ باجی! یقین جانئے، ان قدیم ترین کھنڈرات اور اس کے گرد و پیش کے تاریخی جنگلات اور باغات کو دیکھنے سے ہم لوگوں کو اپنی وراثت اور اپنے تابناک ماضی پر رشک ہوتا ہے۔ باجی! اگر آپ کو کبھی بھی موقع ملے، تو آپ بھی قدیم ترین نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات دیکھنے اور وہاں کے تاریخی مقامات کی سیر کرنے ضرور جائیئے۔

میری جانب سے افراد خانہ کو سلام اور بچوں کو پیار

فقط والسلام  
آپ کی تخلص بہن

نصرت



موصول	:	وصول ہونا۔ حاصل کرنے والا
احوال	:	حال کا جمع۔ موجودہ
یقین	:	بھروسہ
صدی	:	سینکڑہ
ماضی	:	گذرا ہوا زمانہ
داستان	:	کہانی

### ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے:

- (1) نالندہ یونیورسٹی کس صدی سے کس صدی تک بودھ مذہب کی مرکزی درسگاہ تھی؟
- (2) اس درس گاہ کی تعمیر کس حکمران نے کرائی تھی؟
- (3) کن کن ممالک کے طلباء یہاں درس کے لئے آیا کرتے تھے؟
- (4) اس درس گاہ میں کس سیاح نے کتنے سال رہ کر بودھ مذہب کا مطالعہ کیا تھا؟
- (5) اس درسگاہ میں کتنے طلباء اور کتنے اساتذہ رہا کرتے تھے؟

### ذیل کے سوالوں کے جواب صرف ایک جملے میں لکھیں:

- (1) نالندہ کا قدیم یونیورسٹی میں قیام کرنے والوں کے لئے کتنے گاؤں بطور جاگیر دیئے گئے تھے؟
- (2) قدیم یونیورسٹی کا کتب خانہ کتنے منزل کا تھا؟
- (3) اس یونیورسٹی کو کس سیاح نے دیکھا ہے؟
- (4) اس درسگاہ کی بنیاد کس حکمران نے رکھی تھی؟
- (5) اس یونیورسٹی کی کھدائی کے دوران ملے نوادرات کہاں رکھے گئے ہیں؟



صحیح جملے پر صحیح کا نشان ☒ اور غلط ☐ کا نشان لگائیے:

- 1- نالندہ یونیورسٹی کا قیام گیت حکمراں چندر گپت نے کروایا تھا ☐
- 2- یہ درس گاہ چھٹی صدی عیسوی سے بارہویں صدی تک بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کرتا رہا۔ ☐
- 3- اس درس گاہ کی اپنی ایک عظیم لائبریری بھی تھی ☐
- 4- ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک کے طلباء یہاں تعلیم نہیں پاتے تھے۔ ☐
- 5- چینی سیاح ہوئن سانگ بھی اس جگہ پر بارہ سال تک علم و فن سیکھا تھا۔ ☐

ذیل کے الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کیجیے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:

- 1- درس گاہ \_\_\_\_\_
- 2- اضافہ \_\_\_\_\_
- 3- تربیت \_\_\_\_\_
- 4- رانج \_\_\_\_\_
- 5- فلسفہ \_\_\_\_\_

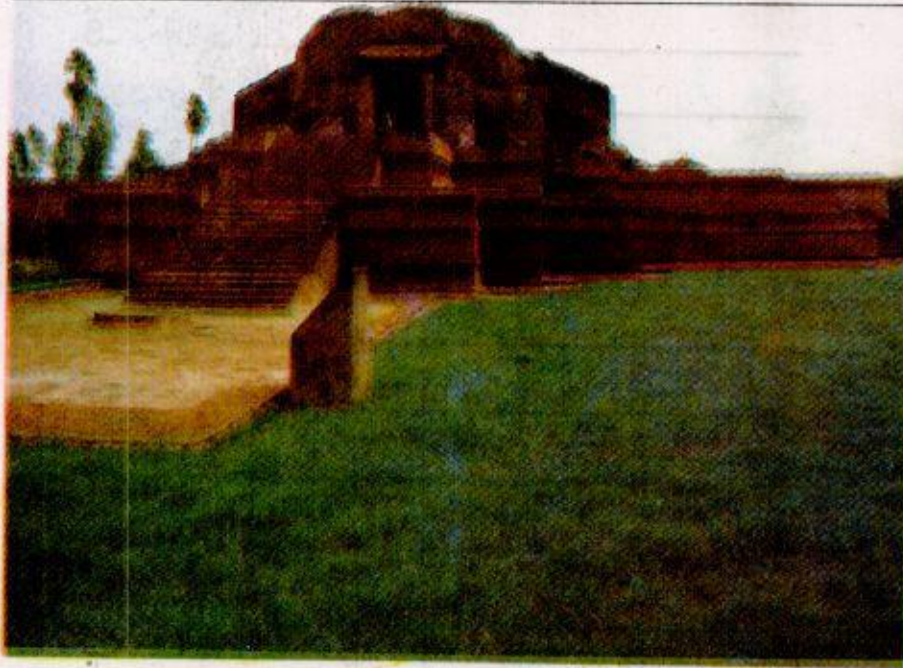
خط میں آپ اگر مندرجہ ذیل لفظ لکھیں گے تو مخاطب کون ہوگا:-

- 1- پیارے \_\_\_\_\_
- 2- عزیزم \_\_\_\_\_
- 3- محترم \_\_\_\_\_
- 4- معظمی \_\_\_\_\_
- 5- مکرمی \_\_\_\_\_

درج ذیل الفاظ کے جمع بنائیے:

کھنڈر۔ ..... عنایت۔ .....  
 نوادر۔ ..... فن۔ .....  
 عطیہ۔ .....

اگر آپ نے بھی کسی تاریخی مقام کی سیر کی ہو تو خط لکھ کر اپنے دوست کو بتائیے:





## سبق-10

## ہند کے باغبانوا اٹھو



اٹھو ہند کے باغبانوں اٹھو!      اٹھو انقلابی جوانو اٹھو!  
 کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو!      نئی زندگی کے شرارے اٹھو!  
 اٹھو کھیتے اپنی زنجیر سے      اٹھو خاکِ بنگال کشمیر سے  
 اٹھو وادی و دشت و کہسار سے      اٹھو سندھ پنجاب و ملبار سے  
 اٹھو مالواسے اور میوات سے      مہاراشٹر سے اور گجرات سے  
 اودھ کے چمن سے چہکتے اٹھو      گلوں کی طرح سے مہکتے اٹھو  
 اٹھو کھل گیا پرچم انقلاب      نکلتا ہے جس طرح سے آفتاب  
 اٹھو جیسے دریا میں اٹھتی ہے موج      اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج

اٹھو برق کی طرح ہنستے ہوئے کڑکتے 'گر جتے' برستے ہوئے  
غلامی کی زنجیر کو توڑ دو  
زمانے کی افتاد کو موڑ دو

علی سردار جعفری

پڑھیے اور سمجھیے:

☆	دشت :	جنگل
☆	کھسار :	پھاڑ
☆	برق :	بجلی
☆	افتاد :	مصیبت - بلا
☆	شرارے :	چنگاریاں
☆	پرچم :	جھنڈا

سوال و جواب:

- (1) شاعر کن کن کو اٹھنے کو کہہ رہا ہے؟
- (2) نظم "اٹھو" میں اٹھنے سے کیا مراد ہے؟
- (3) شاعر لوگوں کو کیوں اٹھا رہا ہے؟
- (4) نظم "اٹھو" میں کون کون سے جغرافیائی خطے کا ذکر کیا گیا ہے؟
- (5) نظم میں انقلابی جوان کس کی طرف اشارہ ہے؟
- (6) نظم میں وطن کی خاطر جوانوں کو کس طرح سے اٹھنے کی بات شاعر نے کی ہے لکھیے:



مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع بنائیے:

مثال: 'بہار' کے رہنے والے کو بہاری کہتے ہیں:

- (1) بنگال ..... (4) پنجاب  
(2) کشمیر ..... (5) مہاراشٹر  
(3) سندھ ..... (6) گجرات

خالی جگہوں کو بھریں:

مثال: جوان : جوانو

	پشاور	(1)
	مہمان	(2)
	ضربان	(3)
	تھیل	(4)
	گانا	(5)

خالی جگہوں کو بھریں:

- (الف) اٹھو برق کی طرح ..... ہوئے  
کڑکتے گر جتے ..... ہوئے  
(ب) غلامی کی ..... کو توڑ دو  
زمانے کی ..... کو موڑ دو

خانہ (الف) کو خانہ (ب) سے ملائیں:

(ب)

اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج

نئے زندگی کے شرارے اٹھو

اٹھو سندھ، پنجاب و ملبار سے

زمانے کی افتاد کو موڑ دو

کڑکتے، گرجتے برستے ہوئے

(الف)

1۔ اٹھو وادی و دشت کہ سار سے :

2۔ اٹھو جیسے دریا میں اٹھتی ہے موج :

3۔ کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو :

4۔ غلامی کی زنجیر کو توڑ دو

5۔ اٹھو برقی کی طرح ہنستے ہوئے

درج ذیل جمع الفاظ کے واحد لکھیں:

(i) باغبانوں: \_\_\_\_\_

(ii) جوانوں: \_\_\_\_\_

(iii) کامگارو: \_\_\_\_\_

(iv) شرارے: \_\_\_\_\_

(v) گلوں: \_\_\_\_\_

خود سے کرنے کے لئے:

☆ نون غنہ کا استعمال کرتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں:

☆ اپنی یاد سے نظم ”ہند کے باغبانوں اٹھو“ کے دو اشعار لکھیں:

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

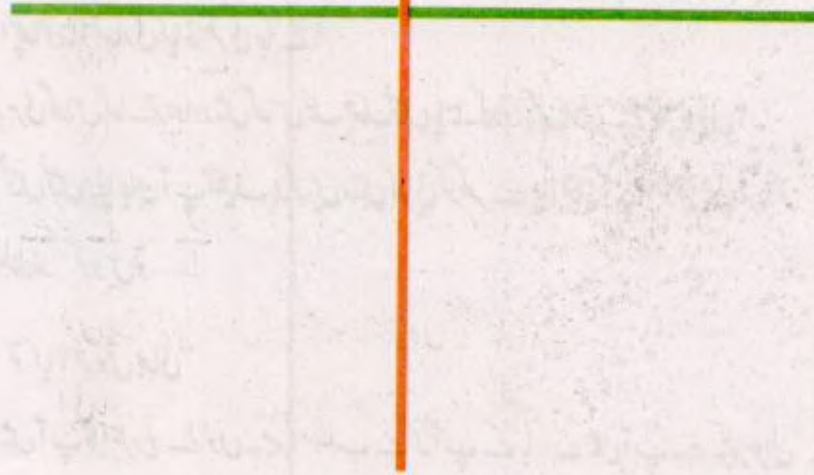


☆ اپنے استاد کی مدد سے معلوم کریں کہ 'مالوا' اور 'میوات' دورِ حاضر میں کس ریاست کا حصہ ہے۔

☆ اودھ کو آج کس نام سے جانا جاتا ہے؟

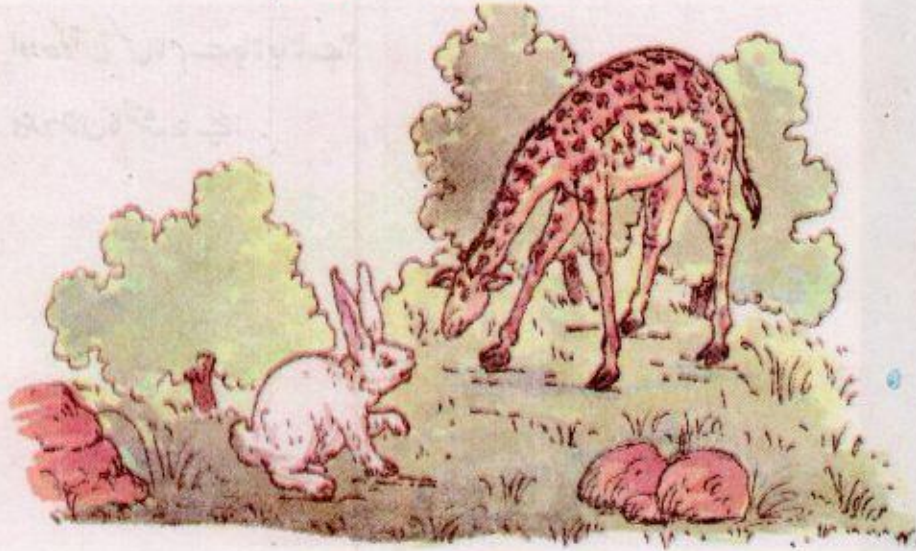
☆ ہندوستان کا نقشہ بنائیے:

اُتر



## زراف: ایک عجیب جانور

سبق 11



خرگوش: ”زراف چچا! آداب“

زراف: ”آداب خرگوش بھائی! بہت دن بعد ملے کیسے ہو؟“

خرگوش: ”ٹھیک ہوں چچا جان، ایسے ہی ملنے چلا آیا۔“

زراف: ”اچھا تو بتاؤ تمہاری کیا خاطر کی جائے؟“

تم ہری گھاس کھاتے ہو اور میں گھاس تک جھک نہیں پاتا۔ کہو تو کچھ پھول پتے توڑ لاؤں؟

خرگوش: ”نہیں نہیں چچا جان آپ تکلیف نہ کریں، میں کھاپی کر گھر سے چلا تھا۔ آپ اگر مہربانی فرما کر

تھوڑی دیر ٹہلنا بند کر دیں تو.....!“

زراف: ”تو کیا؟ خرگوش بھائی“

خرگوش: ”میں آپ کا انٹرویو لے لوں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں آپ سے کچھ سوال



پوچھوں۔

**زراف:** ”اچھا اچھا.....“ زراف ہنستے ہوئے بولا: ”میں کوئی بہت بڑا جانور ہو گیا ہوں کیا، خرگوش

بھائی؟“

**خرگوش:** ”کیوں نہیں چچا؟ آپ تن زانیا کے قومی جانور ہیں۔ کیا یہ فخر کی بات نہیں؟ آزاد ہوتے ہی تن

زانیا نے اپنے پہلے ڈاک ٹکٹ پر آپ ہی کی تصویر چھاپی۔ چچا یہ بات ٹھیک ہے نا!“

**زراف:** ”اچھا بابا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟“

**خرگوش:** ”زراف چچا۔ یہ بتائیے کہ دنیا کے سب سے اونچے چوپائے آپ ہیں یا اونٹ؟“

**زراف:** ”عام طور پر لوگ اونٹ کو سب سے اونچا چوپایا مانتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔“

**خرگوش:** ”اونٹ کی اونچائی تو بارہ تیرہ فٹ کے قریب ہوتی ہے۔ زراف چچا، اور آپ کی؟“

**زراف:** ”فیتہ لے کر ناپ لو“

**خرگوش:** ”آپ تو مذاق کرنے لگے چچا۔ کہاں میں چھوٹا سا خرگوش اور کہاں.....؟“

**زراف:** ”اٹھارہ فٹ اونچا زراف“ زراف نے بات پوری کرتے ہوئے کہا: عام طور پر ہماری اونچائی

اٹھارہ فٹ ہوتی ہے۔ خرگوش بھائی، لیکن افریقہ میں ہماری ایک نسل ایسی ہے جس میں انتیس فٹ تک کی

اونچائی کے زراف بھی ہوتے ہیں۔“

**خرگوش:** ”اپنے رہنے کے لیے آپ کیسی جگہ پسند کرتے ہیں چچا؟“

**زراف:** ”جہاں اونچے اونچے پیڑ ہوں تاکہ پیڑوں کی پتیاں توڑ کر کھا سکیں۔“

**خرگوش:** ”کیا یہ صحیح ہے چچا کہ آپ جنگلوں میں جھنڈ بنا کر گھومتے ہیں۔؟“

**زراف:** ”کبھی کبھی تو سو سے بھی زیادہ زراف ایک جھنڈ میں ہوتے ہیں۔“

**خرگوش:** ”پھر تو آپ کسی بھی دشمن کے جھکے چھڑا دیتے ہوں گے۔ زرافہ چچا!  
**زرافہ:** ”نہیں خرگوش بھائی! ہماری قوم بہت امن پسند ہے، ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔ زرافہ نے کہا۔

**خرگوش:** ”نہیں چچا، میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے کبھی کوئی خطرناک جانور آپ پر حملہ کر دے تب؟

**زرافہ:** ”پہلی بات تو یہ ہے خرگوش بھائی کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ پھر کوئی ہم پر حملہ کیوں کرے گا؟ دوسرے، تمہیں شاید معلوم نہیں کہ اس لمبے اونچے ڈیل ڈول کے باوجود دو جانور ایسے ہیں جن کا وزن ہم سے زیادہ ہے۔“

**خرگوش:** ”کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں چچا؟“  
**زرافہ:** ”مطلب یہ کہ ہمارا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے، یعنی تقریباً دو ٹن۔ اس لئے بے چارے چھوٹے موٹے جانور تو ہم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے“

**خرگوش:** ”جنگل کا راجہ شیر تو کر سکتا ہے،، چچا!“  
**زرافہ:** ”ہاں، کبھی کبھی تو شیر حملہ ضرور کر دیتا ہے، لیکن سچ پوچھو تو وہ بھی ہم سے گھبراتا ہے۔“

**خرگوش:** ”کس بات سے گھبراتا ہے، چچا!“  
**زرافہ:** ”ہمارے دلتی سے! ہماری لمبی لمبی ٹانگیں اور پاؤں کے نیچے یہ گھردیکھے ہیں تم نے؟ شیر کے جڑے پر ایک لات پڑ جائے تو اس کی ہتھیلی باہر آ جائے۔“  
**خرگوش:** ”کیا یہ سچ ہے چچا؟ خرگوش نے بڑی حیرانی کے ساتھ پوچھا۔



زراف: ”تو کیا میں کوئی شئی بگھار رہا ہوں؟“

خرگوش: ”اچھا چچا، جیسے اپنی لمبی ٹانگوں کی وجہ سے اونٹ بہت تیز بھاگ لیتا ہے۔“

زراف: ”ہم بھی بھاگ سکتے ہیں۔“

خرگوش: ”ایک بات بتائیے چچا، آپ نے شروع میں کہا تھا کہ آپ گھاس نہیں کھا سکتے، ایسا کیوں ہے؟“

زراف: ”ارے خرگوش بھائی! ذرا دھیان سے دیکھو، میری اگلی ٹانگیں کتنی لمبی ہیں۔ ٹھیک گردن تک ہیں۔ اسی لئے نیچے جھکنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگلی ٹانگوں کو موڑ کر البتہ جھکا جاسکتا ہے۔“

خرگوش: ”تو پھر آپ پانی کیسے پیتے ہیں۔ چچا؟ خرگوش نے حیرت سے پوچھا۔“

زراف: ”یوں تو ہم بھی اونٹ کی طرح پانی پیئے بغیر رہ سکتے ہیں، لیکن ہم اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی جمع نہیں کر سکتے۔“

خرگوش: ”پانی پیئے بغیر آپ کتنے دن تک زندہ رہ سکتے ہیں؟“

زراف: ”زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک۔ ویسے جب بھی پانی پینا ہوتا ہے، کسی ندی نالے یا تالاب پر اپنی اگلی ٹانگوں چوڑائی میں پھیلا کر اپنی لمبی گردن کو نیچے جھکا کر پانی لیتے ہیں۔“

خرگوش: ”زراف چچا، کیا آپ اونٹ کی طرح لمبا سفر بھی کر سکتے ہیں؟“

زراف: ”نہیں خرگوش بھائی۔ نہ تو ہم اونٹ کی طرح لمبا سفر کر سکتے ہیں، اور نہ ہاتھی کی طرح بوجھ ڈھونے کا کام کر سکتے ہیں، ہاں ہماری نظر البتہ ان دونوں سے تیز ہوتی ہے۔“

خرگوش: ”آپ کے چھوٹے سے سر پر، کانوں کے پاس، یہ دو سینگ سے کیا ہیں چچا!“

زراف: ”ہاں یہ سینگ ہمارے بالوں میں چھپے رہتے ہیں۔“

خرگوش: ”کیا آپ سونے کے لئے نرم زمین پر لیٹنا پسند کرتے ہیں چچا!“

زراف: ”خرگوش بھائی، ہم لیٹتے کہاں ہیں، اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری بدن کو لے کر اٹھنا مشکل

ہو جائے۔ اس لئے ہم کھڑے کھڑے ہی نیند لیتے ہیں ویسے ہمیں سوکھی اور سخت زمین بہت پسند ہے۔

کچھ زیادہ دل سے ہم دور رہتے ہیں۔“

**خرگوش:** ”چچا، آپ کی یہ لمبی لمبی ٹانگیں..... اس پر، بھاری بدن، پھر لمبی گردن اور چھوٹا سامنہ۔“

**زراف:** ”کیا کہنا چاہتے ہو خرگوش بھائی.....؟“

**خرگوش:** ”یہی کہ آپ کا جسم اتنا بڑا اور منہ کتنا چھوٹا ہے۔“

**زراف:** ”ہاں بھئی، اور وہ بھی کسی کام کا نہیں۔ نہ تو ہم کسی کو کاٹ سکتے ہیں۔ نہ پیڑ کی موٹی ٹہنی ہی توڑ سکتے ہیں۔“

**خرگوش:** ”اور کوئی خاص بات چچا، جو آپ بتانا چاہیں؟“

**زراف:** ”تمہیں تین باتیں ایسی بتانا چاہتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔“

**خرگوش:** ”وہ کیا باتیں ہیں زراف چچا!“

**زراف:** ”پہلی تو یہ ہے کہ چوپایوں میں شاید سب سے بڑا دل ہمارا ہوتا ہے۔ بڑا ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہوتا ہے۔ ہمارا سر دل سے بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ خرگوش بھائی!

بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ طاقتور بھی ہے، جیسی تو ہمارے دل سے خون سر تک پہنچ جاتا ہے۔“

”اور دوسری بات.....؟“

وہ یہ کہ جنوبی افریقہ میں ایک خاص قسم کی بیری پیدا ہوتی ہے۔ پکی بیری ہم خوب کھاتے ہیں۔

اس کے کھانے سے نشہ سا آ جاتا ہے۔ پاؤں تک ڈگمگانے لگتے ہیں۔“

**خرگوش:** ”سچ چچا، یہ تو واقعی نئی بات معلوم ہوئی۔“

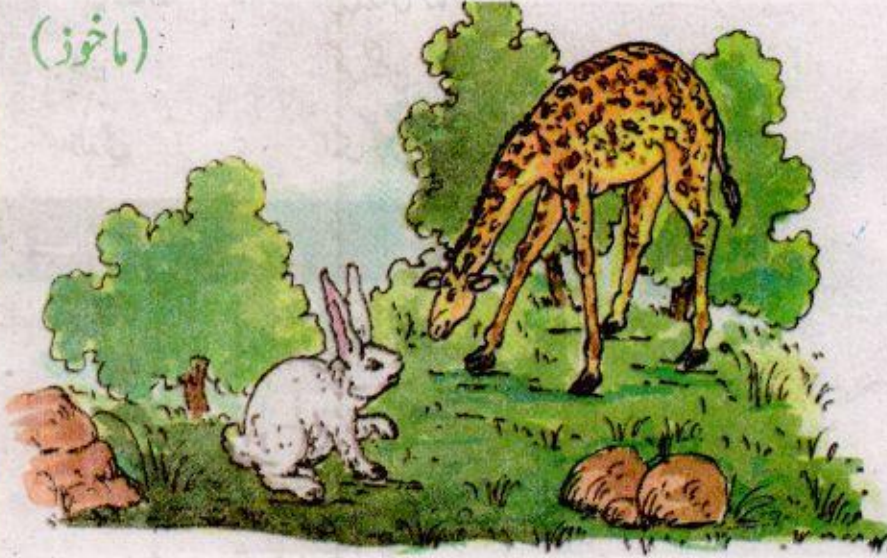
**زراف:** ”تیسری بات یہ ہے خرگوش بھائی! کہ ہم میں سے سفید دھاریوں اور پیلے چوکور دھبے والے

زرافے اکثر خاموش رہتے ہیں، بالکل چپ شاہ کی طرح اس لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے گلے میں



آواز کی تلی نہیں ہے اور ہم گونگے ہیں اصل میں ہم بہت کم بولتے ہیں یوں سمجھو ہمیں بولنا پسند نہیں۔  
خرگوش: ”اچھا زرافہ چچا، آپ کو تکلیف دی۔ اب میں چلتا ہوں۔ آداب!“

(ماخوذ)



پڑھیے اور سمجھیے

خاطر کرنا	:	آؤ بھگت کرنا
انٹرویو	:	کسی سے مل کر سوال و جواب کرنا
فخر	:	ناز، گھمنڈ
چوپایہ	:	چار پیروں والا جانور
چھلکے چھڑا دینا	:	ہرا دینا
خاطر میں نہ لانا	:	پروانہ کرنا
خطرناک	:	ڈراؤنا، جس سے نقصان کا ڈر ہو

امن پسند	:	امن چاہنے والا
دلتی	:	جانور کی پچھلی دونوں لاتیں
شخی بگھارنا	:	اپنی بڑائی کرنا، اترانا
البتہ	:	مگر، لیکن
دلزل	:	ایسی کچھڑ جس میں پھنس کر نکلنا مشکل ہو۔

### سوچیے اور بتائیے:

- 1- زراف کس ملک کا قومی جانور ہے؟
- 2- زرافے عام طور پر کیسی جگہ رہتے ہیں؟
- 3- لڑائی جھگڑے کے بارے میں زراف نے خرگوش کو کیا جواب دیا؟
- 4- شیر، زرافے کی دلتی سے کیوں گھبراتا ہے؟
- 5- زراف کون سی چیز کھانا پسند کرتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

بالوں، لمبی لمبی، اونچا، انیس فٹ، خاموش، آواز، جمع، بڑا، ڈمگھانے، بدن

- 1- زراف دنیا کا سب سے ..... چوپایہ ہے۔
- 2- زرافے کی ٹانگیں ..... ہوتی ہیں۔
- 3- زرافے کی اونچائی ..... تک ہوتی ہے۔
- 4- زرافے کے سینگ ..... میں چھپے ہوتے ہیں۔
- 5- زراف اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی ..... نہیں کر سکتا۔

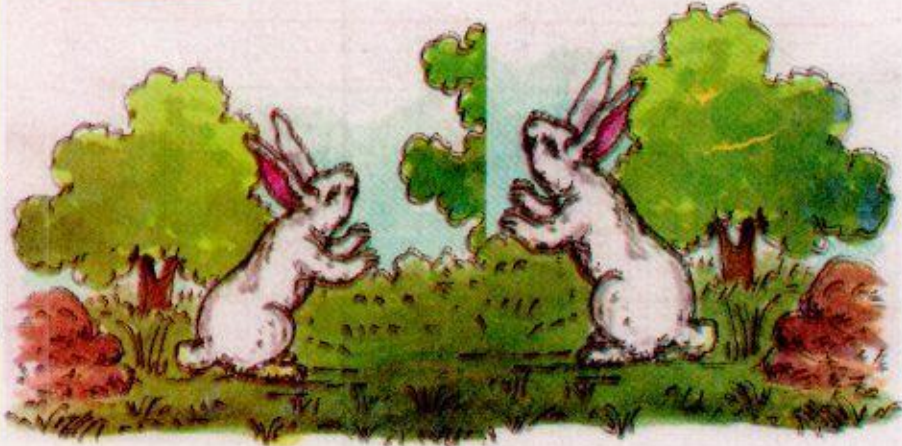


- 6- اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری..... کو لیکر اٹھنا مشکل ہو جائے۔
- 7- سفید دھاریوں اور پیلے دھبے والے زرافے اکثر..... رہتے ہیں۔
- 8- یہ سمجھا جاتا ہے کہ زرافے کے گلے میں..... کی ٹلی نہیں ہے۔
- 9- ایک خاص قسم کی بیری کھانے سے زرافے کو نشہ سا آ جاتا ہے جس سے
- 10 ان کے پاؤں..... لگتے ہیں۔

ان بیانات میں جو صحیح ہیں ☒ ان پر صحیح کا نشان لگائیے:



- 1- ہمارے گلے میں آواز کی ٹلی ہوتی ہے۔
- 2- زرافے لڑتے جھگڑے ہیں۔
- 3- زرافے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔
- 4- زرافے گھاس کھاتے ہیں۔
- 5- زرافے کا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔
- 6- شیر زرافے سے گھبراتا نہیں ہے۔
- 7- زراف تیز دوڑ سکتا ہے۔



خود سے کرنے کے لئے:

جملوں میں کیا، کب، کیوں، کیسے، کہاں، لگا دینے سے سوال بن جاتا ہے:

مثال: جیسے: تم آئے۔ تم کیوں آئے؟  
کیا تم آئے؟ تم کیسے آئے؟  
تم کب آئے؟ تم کہاں آئے؟

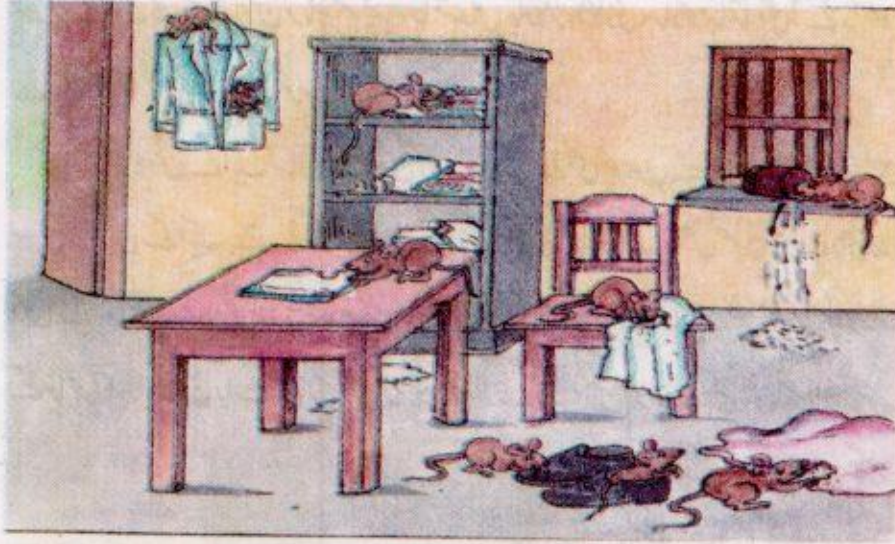
☆ کیا آپ نے زرافہ دیکھا ہے؟ اسی طرح آپ پانچ اور جملے بنائیے جس میں کوئی بات پوچھی گئی ہو۔

☆ زرافہ کھڑے کھڑے ہی اپنی نیند پوری کر لیتا ہے۔ اور کون کون سے جانور ہیں جو کھڑے کھڑے ہی سوتے ہیں؟

☆ گھاس کھانے والے کنہیں پانچ جانوروں کے نام لکھیں۔



## چوہے ہی چوہے



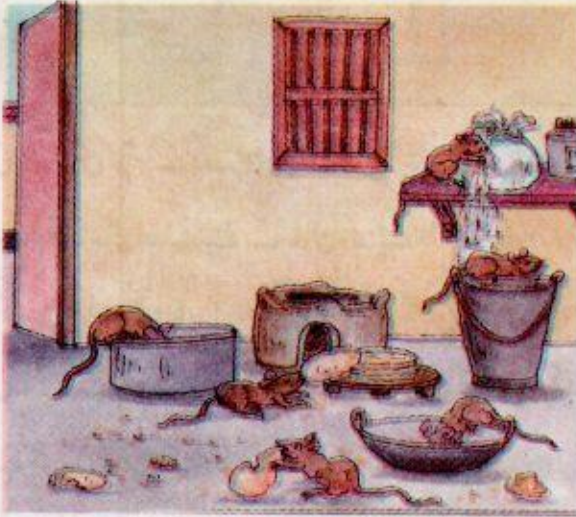
کسی شہر میں چوہوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی تھی کہ شہر کے لوگ چوہوں سے کافی پریشان تھے۔ چوہوں کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی صحیح سلامت نہ تھا۔ نہ ہی کھانے پینے کے سامان، نہ پہننے اور نہ ہننے کے اور نہ ہی رہنے سہنے کے۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔ جس کو دیکھو، پریشان حال، ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ شہر والوں نے چوہے پکڑنے والوں کو طرح طرح کے اشتہارات دیئے۔ ایک سے ایک ماہر چوہا پکڑنے والے آئے لیکن کسی کی کوئی بھی تدبیر کام نہ آ سکی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ان چوہوں کا ایک راجا تھا، جو زمین کے اندر بہت گہرے بل میں رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس راجا کے پاس دس ہزار بہادر اور شیر دل چوہوں کی فوج تھی، جن کے دانت اتنے تیز تھے کہ یہ کسی بھی چوہے دانی کے تاروں کو بہ آسانی کاٹ سکتے تھے۔ ایک ماہ کے اندر ان چوہوں نے ایک سواکاسی بلیوں اور انچاس کتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ بلیاں اور کتے چوہوں کی بھنک پاتے ہی ڈر سے روفو چکر ہو جاتے تھے۔



سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے محفوظ رہنا چاہتے تھے، لیکن کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ شہر کے میئر نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص چوہوں سے شہر کو نجات دلائے گا، اسے دس لاکھ روپے انعام کے طور پر دیا جائے گا۔ اس خبر کو سن کر ماہر علم کیمیا، سائنسداں جادوگر، شکاری، سادھو مہاتما سبھی آئے۔ سبھوں نے اپنی اپنی ترکیبیں آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔

یہ خبر گاؤں کے ایک کسان کے بیٹوں کو ملی۔ انہوں نے بھی چوہوں سے نجات پانے کی ترکیبیں سوچی۔ کسان کے ایک بیٹے نے گھر کے تمام خالی ڈبوں کو جمع کیا اور ایک خاص قسم کی چوہے دانی بنائی، جس کے اندر تو چوہے داخل ہو سکتے تھے لیکن باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ اسے سارے شہر میں جگہ جگہ اہتمام کے ساتھ لگایا گیا۔ پہلی رات میں 9 سو اٹھارہ چوہے پکڑے گئے، لیکن دوسرے دن محض تین اور تیسرے

دن صرف دو چوہے ہی پکڑے جاسکے۔ کیوں کہ ان کے راجانے تمام چوہے کو اس طرح کے ڈبوں سے بچنے کی سخت ہدایت دے دی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی فیل ہو گئی۔ کسان کے دوسرے بیٹے نے جو علم کیمیا (کیمسٹری) کا خاصا



جانکار تھا ایک ایسے زہر کی کھوج کر لی جس میں نہ کوئی مزہ تھا اور نہ ہی کسی طرح کی مہک۔ پھر کیا تھا اسے روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر تمام شہر کے مختلف مقامات پر ڈال دیا گیا۔ چوہوں نے خوب جم کر دعوت اڑائی اور آہستہ آہستہ زہر کے اثرات نمایاں ہونے لگے اور ان کے مرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ صبح ہوئے تک تقریباً پانچ ہزار چوہے مردہ پائے گئے۔ یہ خبر جب راجا چوہے کو ملی تو اس نے سارے چوہوں کو صرف



ڈبوں میں بند کھانا کھانے کی ہدایت کی، پھر بھی کچھ چوہے مردہ پائے گئے، یہ وہ چوہے تھے جنہوں نے اپنے راجا کی بات نہیں مانی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی بے کار ثابت ہوئی۔ آخر کار کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے ایک نئی اور عجیب سی ترکیب سوچی۔ اس نے لوہے کے باریک ترین برادے کو آٹے اور چینی میں گوندھ کر بسکٹ



بنایا اور پھر اسے سارے شہر میں مختلف جگہوں پر رکھوا دیا۔ چوہے مزہ لے کر بسکٹ کھانے لگے۔ بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی برادے

جمع ہو گئے۔ جب ان کے پیٹ لوہے کے برادوں سے بھر گئے تو کسان کے چھوٹے بیٹے نے سات بجلی کے مقناطیسی کھبوں کا انتظام کیا۔ تمام شہریوں کو یہ ہدایت دے دی گئی کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں لوہے کے سامانوں کی حفاظت خود کریں اور انہیں مضبوطی کے ساتھ باندھ کر رکھیں۔

رات کے ٹھیک بارہ بجے، جب شہر کی گاڑیوں نے روڈ پر چلنا بند کر دیا تب ان مقناطیسی کھبوں میں بجلی کے کرنٹ دوڑا دیے گئے۔ سبھی چوہوں کے پیٹ چونکہ لوہے کے برادوں سے بھرے تھے، اس لئے وہ مقناطیسی کھبوں کی جانب کھینچتے چلے آئے اور اس طرح مقناطیس والے گڈھے چوہوں سے کچا کھج بھر گئے۔ چوہوں کے راجا کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے کئی دوسرے چوہوں کو حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا مگر کوئی پھر لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ تب چوہوں کے راجا نے طے کیا کہ وہ خود باہر نکل کر جائزہ لے گا لیکن جیسے ہی وہ بل سے باہر نکلا تو ایک کھبے نے جھٹکے کے ساتھ اسے بھی کھینچ لیا۔



صبح ہوتے ہی شہر کے سارے گڈھوں میں پانی بھر دیا گیا۔ جب ان گڈھوں سے ان مردہ چوہوں کو نکال کر تو لا گیا تو ان کے وزن تقریباً ایک سو پچاس ٹن کے قریب ہوا۔ کسی نے ان کی گنتی تو نہیں کی مگر لگ بھگ ساڑھے سات لاکھ چوہوں کا خاتمہ ممکن ہو سکا۔

اس ترکیب سے جہاں چوہوں سے چھٹکارا ملا وہیں اس کے کچھ نقصانات اور فائدے بھی سامنے آئے۔ جن لوگوں یا بچوں نے اپنے لوہے کے کھلونے گھر سے باہر چھوڑ دیئے تھے، وہ بھی چوہوں کے ساتھ گڈھے میں دفن

ہو گئے۔ ایک سپاہی کو جسے لڑائی کے دوران سر میں لوہے کے چھڑے دھنس گئے تھے۔“  
 بغیر آپریشن کے ہی وہ چھڑے بھی باہر نکل گئے اور وہ سپاہی صحت مند ہو گیا۔  
 کسان کے چھوٹے بیٹے کو



بہت سارے انعامات ملے اور شہر کے میئر نے اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دی۔ کسان کے اس چھوٹے بیٹے کو جو رقم انعام میں ملی، اس نے اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی تعلیم پر خرچ کیا وہ خود ایک انجینئر بنا، اس کا سب سے بڑا بھائی پروفیسر ہوا اور ایک بھائی مشہور جادوگر کہلا یا۔

اس طرح کسان کے بیٹوں نے اپنی سوجھ بوجھ اور محنت کی بدولت آج ایک بہت ہی کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کرنے لگے۔



### پڑھیے اور سمجھیے:

میر	:	کارپوریشن کا صدر
نجات	:	چھٹکارا
بے سود	:	بے فائدہ
مقتناطیس	:	چُبک
اطلاع	:	خبر
ٹن	:	1000 کلوگرام
شیردل	:	بہادر ہمتی

### متابہ:

- شہر کے لوگ کیوں پریشان تھے؟
- چوہے پکڑنے کی ہر تدبیر کیوں ناکام ہو جاتی تھی؟
- شہر کے میئر نے کیا اعلان کیا؟
- کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے کیا ترکیب سوچی؟
- روٹی کے ٹکڑے میں زہر ملانے والی ترکیب کیوں ناکام ہو گئی؟

### خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(دعوت، محفوظ، انعامات، برادے، ترکیبیں)

- سمجھوں نے اپنی اپنی ..... آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔
- چوہوں نے خوب جم کر ..... اڑائی۔

- (iii) سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے ..... رہنا چاہتے تھے۔  
 (iv) کسان کے چھوٹے بیٹے کو بہت سارے ..... ملے۔  
 (v) بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی ..... جمع ہو گئے۔

غور کیجئے اور لکھیے:

- مثال: (i) چوہا - چوہادانی مثال: (i) پان - پان دان  
 (ii) مچھر - گُل (ii) گُل -  
 (iii) صابن - ہائے (iii) ہائے -  
 (iv) زبان - روشن (iv) روشن -  
 (v) سُرْمہ - قلم (v) قلم -

درج ذیل محاورات کا جملوں میں استعمال کریں۔

- (i) رنچکر ہونا۔  
 (ii) موت کے گھاٹ اتارنا۔  
 (iii) جم کر دعوت اڑانا۔  
 (iv) کھچا کھچ بھر جانا۔  
 (v) افراتفری کا عالم ہونا۔

مثال دیکھ کر لکھیے:

- مثال (i) جادو : جادوگر  
 (ii) سودا : -----



----- : (iii) بازی

----- : (iv) کیمیا

----- : (v) کاری

☆ اگر آپ کو چوہے پکڑنے کی ترکیب ڈھونڈھنے کو کہا جاتا تو آپ کیسی ترکیب نکالتے؟ لکھیے۔

☆ چوہوں سے پریشان ہمسلمن کے لوگوں کی مشہور کہانی بانسری والا کو اپنے استاد کی مدد سے سنیے اور اپنی کاپی میں لکھئے۔

پڑھئے اور سمجھیے :-

- 1 صاحب زادہ، نواب زادہ، غلام زادہ، شریف زادہ، حرام زادہ
- 2 وطن پرست، حسن پرست، عیش پرست، آتش پرست،
- 3 غصب ناک، درد ناک، شرم ناک، الم ناک
- 4 خوش نصیب، خوش گوار، خوش اخلاق، خوش بیان، خوش مزاج
- 5 ہم شکل، ہم وزن، ہم زبان، ہم مزاج، ہم سبق، ہم پیشہ
- 6 بے شرم، بے ادب، بے در، بے عیب، بے وجہ، بے غیرت، بے حیا
- 7 بد شکل، بدنما، بد ذوق، بد اخلاق، بدنیت، بد کردار، بد بخت



پڑھیے اور سمجھیے:



”لا“ مگر نہیں، نہیں

”لا“ بمعنی نہیں

لاگت  
لاش  
لاکھ  
لاج  
لاٹھی  
لال  
لالہ  
لاکٹ  
لائٹ  
لاغر  
لاڈلی، وغیرہ

لاجواب  
لا علاج  
لا ثانی  
لا زوال  
لا حاصل  
لا وارث  
لا پتہ  
لا مکاں  
لا مذہب  
لا حول  
لا ولد، وغیرہ



برائے مطالعہ

محنت



محنت اگر کرو گے، دنیا میں نام ہوگا  
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

اس قوم کے خزانے، دولت سے بھر گئے ہیں  
محنت سے جس کے بچے، غافل نہیں ہوئے ہیں  
جو کام کر رہے ہیں آگے ہی بڑھ رہے ہیں

دنیا میں ان کا سب سے اونچا مقام ہوگا  
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

اس کام کے جہاں میں، بے کار ہو کے رہنا  
خود اپنی زندگی سے، بیزار ہو کے رہنا  
اچھا نہیں ہے تم کو، لاچار ہو کے رہنا

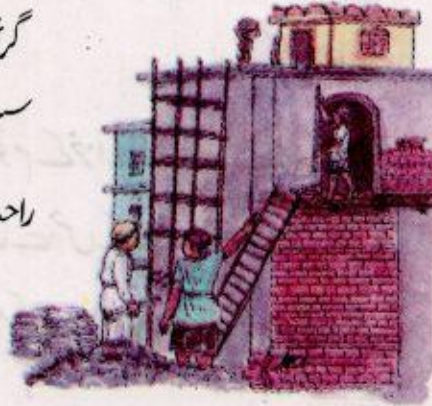


اٹھو! قدم بڑھاؤ، رستہ تمام ہوگا  
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

یہ دور تیز رو ہے، سستی نہیں روا ہے  
محنت سے بڑھنے والا، کب راہ میں رکا ہے  
اس عہد کا مسافر، یہ بات جانتا ہے

منزل اسے ملے گی، جو تیز گام ہوگا  
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

گر تم بھی حوصلے سے، دنیا میں کام لوگے  
ستھی کو چھوڑ دوگے، محنت اگر کروگے  
راحت، تمہیں ملے گی، دولت سے خوش رہوگے



جاؤ گے تم جہاں بھی، عزت سے نام ہوگا  
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

(ماخوذ)



## سبق 13

## پہیلی

ہم لوگ کبھی کبھی اپنی بات چیت میں کسی چیز کا نام صاف صاف نہیں لیتے، بلکہ اس کی نشانیاں اور اُتار پتا دیتے ہیں۔ اسے ”اشارہ“ یا کنایہ کہتے ہیں۔ یہی اشارے کنایے ”پہیلی اور ”چیتاں“ کہلاتے ہیں۔

بچوں کے اذہان کو تازہ کرنے اور ان کی عقل کو مزید تقویت بخشنے کے لئے چند پہیلیاں درج ہیں، ان کو اپنی سمجھ سے بوجھنے کی کوشش کیجئے اور لطف حاصل کیجئے۔



(1) گیت سنائے من بہلائے

گھر بیٹھے دنیا دکھلائے



(2) پر ہیں لیکن اڑ پائے

بنا پاؤں کے بڑھتی جائے



(3) زباں نہیں پر بولتا ہوں

بنا کان کے سنتا ہوں



(4) پاؤں نہیں میں چلتی ہوں

زبان نہیں پر بولتی ہوں



(5) رنگ بادامی شکل میں انڈے

ابال کے ان کو کرتے ٹھنڈے

چھلکے ان کے اُتارے جاتے

ڈال مصالحہ خوب بناتے

(6) ایک وقت میں ایک پنچھی آوے  
ٹک دیکھے اور چھپ چھپ جاوے



زور زور اودوڑن پہ اپنے

آگ بنا اچالا لاوے

(7) ایک ٹانگ کی وہ کالی ہوتی

جاڑے میں وہ ہر دم روتی

گرمی میں وہ سایہ دیتی

بارش میں وہ خود کو دھوتی



(8) ہری تھی من بھری تھی، لاکھ موتی جڑی تھی

راجا جی کے باغ میں دو سالہ اوڑھے کھڑی تھی



(9) ایک قلعے میں برج ہزار

برج برج میں پہرے دار

کیسا عجب قلعہ بنایا

نہ مٹی نہ چونا لگایا



(10) پاؤں نہیں میرے لیکن

سر کے بل میں چلتا ہوں

کورا آنچل مل جائے تو

دل کے راز اُگلتا ہوں





(11) پہلا آدھا کھٹ کھٹ میں

باقی آدھا مل مل میں

کردیتا ہوں نیند حرام

(کھٹل)

خون چوسنا میرا

(12) آغاز میں میرے 'م' ہے لیکن موقی نہیں ہوں میں

بیچ میں میرے 'و' ہے لیکن مولی نہیں ہوں میں

آخر میں میرے 'ز' ہے لیکن گاجر ہوں میں

(سور)

بتائیے میں کون ہوں؟

(13) آغاز میں میرے 'قاف' ہے لیکن قمر نہیں ہوں میں

بیچ میں میرے 'لام' ہے لیکن علم نہیں ہوں میں

آخر میں میرے 'میم' ہے لیکن آدم نہیں ہوں میں

(قلم)

بتائیے میں کون ہوں؟

(14) میرا پہلا حرف برسات میں ہے گرمی میں نہیں

میرا دوسرا حرف انسان میں ہے حیوان میں نہیں

میرا تیسرا حرف دشمن میں ہے یار میں نہیں

میرا چوتھا حرف الم میں ہے خوشی میں نہیں

میرا آخری حرف محنت میں ہے کلفت میں نہیں (بادام)



- (15) میرا پہلا حرف جرمن میں ہے ترکی میں نہیں  
میرا دوسرا حرف اٹلی میں ہے سسلی میں نہیں  
میرا تیسرا حرف میسور میں ہے بنگلور میں نہیں  
میرا چوتھا حرف ناگپور میں شولہ پور میں نہیں (جامن)

سوچئے اور بتائیے:

پھیرا نہ تھا۔

دانہ نہ تھا۔

گلا نہ تھا۔

پرہیز نہ تھا۔

- (1) پان سڑا کیوں؟  
گھوڑا اڑا کیوں؟  
(2) وزیر کیوں نہ رکھا؟  
انار کیوں نہ چکھا؟  
(3) گوشت کیوں نہ کھایا؟  
گانا کیوں نہ گایا؟  
(4) کپڑا کیوں نہیں بدلا؟  
کتاب کیوں نہیں چھپی؟

واؤ کا چکر:

سوال	مثال:
سوال + جواب = سوال وجواب	سوال + و + جواب = سوال وجواب
رنج و.....	شور و غل
عیش و.....	شاہ و گدا
زن و.....	آب و دانہ
خواب و.....	مال و اسباب
روز و.....	مال و متاع



سمجھیے پڑھیے:

نادان دل = دل نادان	باغات کا شہر = شہر باغات
خیبر کا درہ = درہ خیبر	شب کی تاریکی = تاریکی شب
اردو زبان = زبان اردو	محفل کی شمع = شمع محفل
گل کی بو = بوئے گل	درویش کی صدا = صدائے درویش
کلام کا مجموعہ = مجموعہ کلام	میسور شہر = شہر میسور
ملک کا فاتح = فاتح ملک	غالب کے دیوان کی شرح = شرح دیوان غالب
حیات کا راز = راز حیات	

معنی الفاظ اور ان کے معنی کی پہچان:

آب	-	پانی	آب	-	چمک
لب	-	ہونٹ	لب	-	کنارہ
چاہ	-	محبت	چاہ	-	کنواں
چشمہ	-	پانی کا سوتا	چشمہ	-	عینک
خط	-	لکیر	خط	-	تحریر
دام	-	قیمت	دام	-	جال
روزگار	-	زمانہ	روزگار	-	کاروبار
عہد	-	زمانہ	عہد	-	قول
ہار	-	شکست	ہار	-	مالا
کار	-	کام	کار	-	موثر

آئیے اہرام پورا کریں:



- [1] چاند - مہرہ  
[2] بیماری - مرض  
[3] رنج - ماتم  
[4] حاجت مند - محتاج  
[5] دخل اندازی - مداخلت  
[6] مجاہد کی جمع - مجاہدین
- بتائیے میں کیا ہوں:

بتائیے میں کیا ہوں:





## کلپنا چاولا

ہمیشہ سے ہی انسان پرندوں کی طرح آسمان میں اڑنے کے خواب دیکھتا رہا ہے۔ انسان کی اسی خواب نے تب حقیقت کی شکل اختیار کی جب انسان اپنے بنائے طیارے پر سوار ہو کر پہاڑوں اور بادلوں کے اوپر اڑنے لگا۔ سائنسی ترقی نے اسے ممکن کر دیا۔ اور اس کا ایک شعبہ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم ہوا جسے محکمہ خلاء کہتے ہیں۔ اس شعبہ کی تعلیم میں بھی ہمارا ملک کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہے 1984ء میں راکیش شرما جب خلاء میں پہنچے تب خلاء بازوں کی فہرست میں ہندوستان کا نام بھی شامل ہو گیا۔

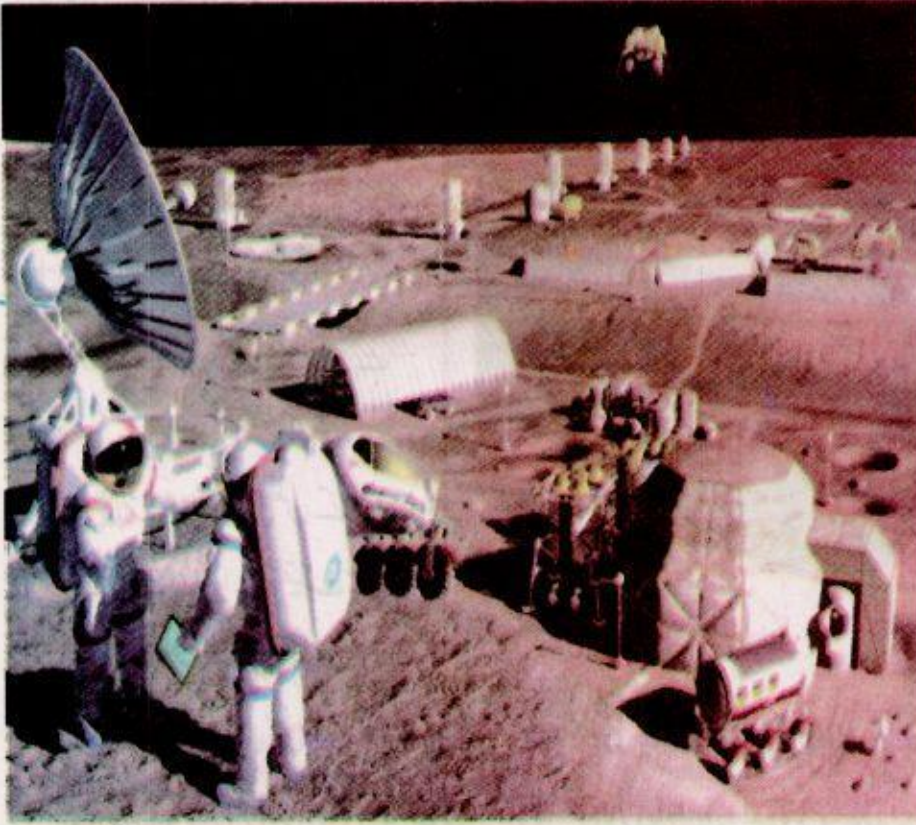


آج ہم لوگ ایک ایسی خاتون کا ذکر کر رہے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اونچی اڑان کا خواب دیکھا اور اپنی کڑی محنت اور سچی لگن کے بل پر انہوں نے اپنے اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا۔ اس بلند حوصلہ خاتون کا نام تھا ”کلپنا

چاولا“۔ یہ خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی خاتون ہیں۔ کلپنا چاولا کی پیدائش 1 جولائی 1961ء کو ریاست ہریانہ کے کرنال ضلع میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام بنسی لال چاولا اور والدہ کا نام سنجیوتی



چاؤ لاق تھا۔ گھر کے لوگ انہیں پیار سے مونٹو، کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ شروع سے ہی نہایت ذہین اور بے خوف تھیں۔ خطروں سے کھیلنا گویا آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ ”کلپنا چاؤ لا“ کی ابتدائی تعلیم ”یگور پبلک اسکول کرناٹل“ میں ہوئی اور 1982ء میں ”پنجاب انجینئرنگ کالج چنڈی گڑھ سے آپ نے خلائی شعبے میں بی۔ اے۔ ای کی ڈگری حاصل کی اور 1983ء میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ چلی گئیں۔ اسی درمیان آپ کی شادی ہو گئی۔ رشتہ ازدواج سے منسلک ہو جانے کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ آپ نے خلائی انجینئرنگ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور کولوراڈو یونیورسٹی، سے ڈاکٹریٹ۔ اس طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے وہیں کی شہریت اختیار کر لی۔





1995ء میں وہ امریکی خلائی تنظیم (NASA) ناسا میں شامل ہوئیں۔ آپ کی خلائی مہم کا آغاز 19 نومبر 1997ء کو ہوا جس میں آپ کو خلائی طیارہ کولمبیا سے اسپارٹن سیارچہ، کی تکنیکی خرابی کو ٹھیک کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ آپ نے یہ کام بحسن و خوبی انجام دیا۔ اپنے اس مہم میں انہیں اپنے طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کرنی پڑی۔ اس کے علاوہ خلاء میں وزن کی کمی اور بالکل وزن نہ ہونے جیسی کارآمد تحقیق بھی آپ سے وابستہ ہیں۔ اپنے اس پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی مسافت طے کی اور زمین کے 252 چکر لگائے۔ انہیں اس میں تقریباً 372 گھنٹے کے وقت لگے۔ اس کامیاب مہم کے بعد آپ ناسا میں مختلف اعلیٰ تکنیکی عہدوں پر فائز رہیں۔

16 جنوری 2003ء کو اپنے دوسرے خلائی مہم کے لئے جب کلینا چاؤلا کولمبیا طیارہ پر سوار ہوئیں تو ساری دنیا کے لوگوں نے انہیں مبارکباد پیش کیا۔ اس مہم کے دوران انہیں زمین کی کشش کے متعلق تحقیق کرنے کے ذمہ داری دی گئی تھی۔ جس کے متعلق انہوں نے 80 طرح کے تجربات کئے۔ جس میں زمینی کشش کے مضر اثرات جو انسانی جسم پر ہوتے ہیں بھی شامل ہیں۔ پرفسوس 1 فروری 2003ء کو خلاء سے واپسی کے دوران جب طیارہ کچھ ہی منٹوں میں زمین پر اترنے والا تھا کہ اچانک وہ حادثے کا شکار ہو گئی۔ جس میں کلینا چاؤلا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوار تھیں۔ کلینا چاؤلا جس خلاء کا خواب دیکھتی تھیں اسی خلاء میں انہوں نے خود کو فنا کر دیا۔ کلینا چاؤلا نے کل ملا کر 31 دن 4 گھنٹے اور 54 منٹ خلاء میں گزارے۔ آپ کے ذریعے کئے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنس دانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔





خلاء = آسمان کی خالی جگہ مشعل راہ = راستہ دکھانے والا  
تحقیق = جانچ رکھوج شعبہ = محکمہ  
مہم = مشکل کام مسافت = دوری  
آغاز = شروع مضر = نقصان دہ

### خانہ الف کو خانہ ب سے ملائیں:

ب

الف

- |                                    |                |
|------------------------------------|----------------|
| (i) کلپنا چاولہ کی پیدائش          | 1 فروری 2003ء  |
| (ii) پہلی خلائی سفر پروانگی        | 1 جولائی 1961ء |
| (iii) راکش شرما کی خلاء میں روانگی | 19 نومبر 1997ء |
| (iv) دوسرے خلائی سفر پروانگی       | 1984ء          |
| (v) کلپنا چاولہ کی موت             | 16 جنوری 2003ء |

### خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

- (i) پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی..... طے کی۔
- (ii) آپ کے ذریعہ کئے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنسدانوں کے لئے..... ہیں۔
- (iii) وہ خلائی جہاز..... سے خلاء میں روانہ ہوئیں۔
- (iv) آپ نام میں مختلف اعلیٰ تکنیکی..... پر فائز رہیں۔
- (v) 'کلپنا چاولہ' خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی..... ہیں۔



### غور کیجیے اور بتائیے:

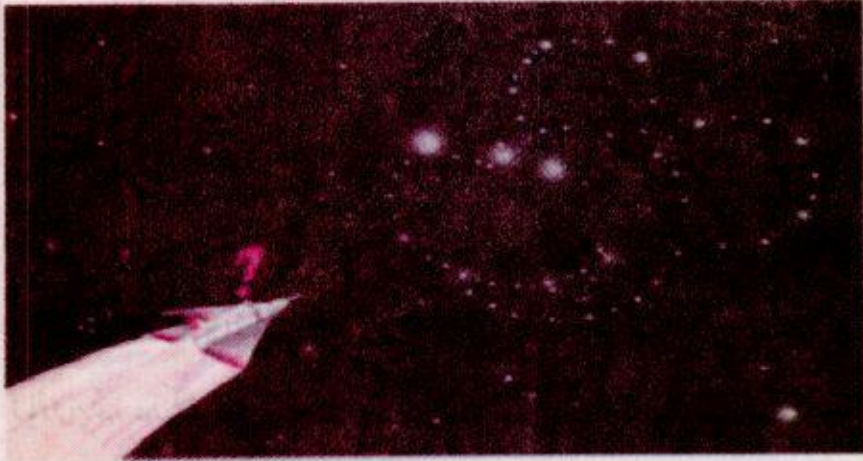
- (i) خلاء سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- (ii) کلپنا چاولا کی ابتدائی زندگی کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔
- (iii) انہیں طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کیوں کرنی پڑی؟
- (iv) خلاء میں وزن کی کمی اور بالکل وزن نہ ہونے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
- (v) کلپنا چاولا نے کل کتنے وقت خلاء میں گزارے؟

### پڑھیے اور سمجھیے:

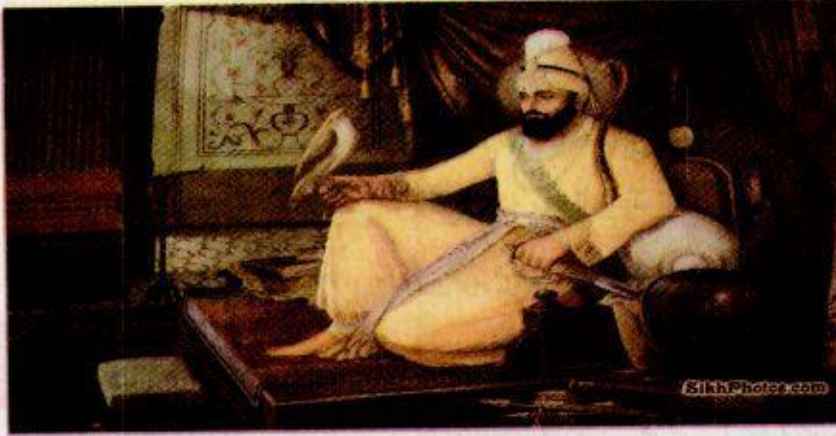
لیفٹ (LIFT) سے نیچے اترتے وقت کیا آپ نے اپنے وزن میں ہونے والی کمی کا احساس کیا ہے؟ اگر ہاں تو اپنے درجہ کے ساتھیوں کو بتائیے۔

### پڑھیے اور جواب دیجئے؟

خلاء میں وزن کی کمی اور بالکل وزن نہ ہونے کی صورت کیوں پیدا ہو جاتی ہے اپنے سائنس کے استاد سے معلوم کیجیے۔



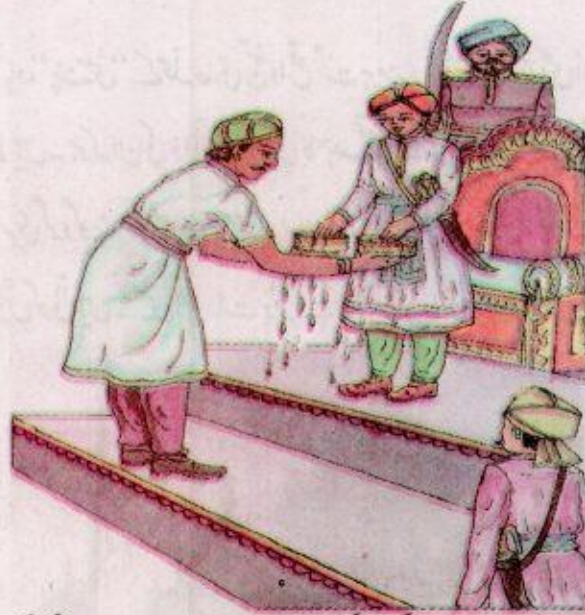
## گرو گوبند سنگھ



سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو و سوری گرو گوبند سنگھ کی پیدائش عظیم آباد ”پٹنہ سیٹی“ کے محلہ حاجی گنج میں 22 دسمبر 1666ء میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرو ”تغ بہادر“ اور والدہ کا نام ”گجری بانی“ تھلے گرو تغ بہادر سکھ مذہب کے نویں گرو تھے اور آپ ان کے ہی فرزند تھے۔ بچپن میں لوگ انہیں گوبند رائے کے نام سے پکارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی والدہ انہیں کسی صوفی بزرگ کے پاس دعائیں لینے کے لئے لے گئیں۔ صوفی بزرگ نے گوبند رائے کو دیکھ کر کہا۔ ”یہ ”بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک ہوگا اور گنگا جیسا پاک و صاف ہوگا“ اور قدرت کی مہربانی سے ہوا بھی ایسا ہی۔

شری گوبند رائے میں بچپن سے ہی وہ اخلاق و عادات نمایاں طور پر نظر آنے لگے تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی اور انہوں نے اس زبان میں خاصہ کمال حاصل کیا۔ انہوں نے مزید گرو منکھی، بنگلہ اور منگی زبانیں بھی سیکھیں۔ وہ فارسی زبان کے ایک شاعر اور مصنف بھی تھے اور کئی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔





11 نومبر 1675 کو ان کے والد گرامی گرو تیغ بہادر شہید ہوئے اس وقت گرو گوبند رائے کی عمر صرف 9 برس تھی اس کے بعد گوبند رائے کو ”گرو کی گدی“ پر بیٹھایا گیا۔ گرو کی گدی پر بیٹھتے ہی ان کا نام ”گرو گوبند سنگھ“ ہو گیا۔ انہوں نے ”خالصہ پنٹھ“ کی بنیاد ڈالی۔ جو مسکار کے لئے ”ست سری اکال“ کہتے ہیں۔

سکھ مذہب کی ایکتا کے لئے انہوں نے ہی اپنے عقیدت مندوں کو گرو گرنٹھ صاحب پڑھنا لازمی قرار دیا۔ اور خالصہ پنٹھ کی بنیاد ڈالی۔ کہتے ہیں کہ گرو کی گدی پر بیٹھنے کے بعد ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کو ”مسلم“ عزیز ہیں یا ”ہندو“؟ اس کے لئے ان کے سامنے دو برتن لائے گئے تھے جس میں سے ایک پانی سے اور دوسرا دودھ سے بھرا تھا اور ایک شرط رکھی گئی کہ اگر آپ ”مسلم“ کو عزیز رکھتے ہیں تو آپ پانی میں ہاتھ رکھ دیجئے اور اگر آپ ”ہندو“ کو عزیز جانتے ہیں تو ”دودھ“ میں ہاتھ رکھ دیجئے۔ گرو گوبند سنگھ جی مسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں برتنوں میں ایک ساتھ ڈال دیئے، جس سے ان کی انسان دوستی کے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔

عظیم آباد، ”پٹنہ سیٹی“ کے محلہ حاجی گنج واقع تخت ہر مندر جی“ میں آج بھی اُن کے لباس، کٹار، اور دتی کتابیں محفوظ ہیں۔ جو کہ ان کی ذاتی لائبریری کا حصہ تھیں۔ آج یہ ایک میوزیم کی صورت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سری گرو گوبند سنگھ کی پوری زندگی بہادری، ہمت، حوصلہ مندی، غیرت مندی اور ایثار و قربانی کی عظیم مثالیں پیش کرتی ہیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ان کی پیدائش بھی بہار میں ہی ہوئی تھی۔



پڑھئے اور سمجھیے:

سکھ : شاگرد، گرو گوبند سنگھ کے فرقہ کا نام

شفاف : صاف ستھرا

تابناک : روشن، منور

گدی : تخت

(۱)

(۱۱)



پڑھے اور لکھے:

- (1) سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو کون تھے؟ ان کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟
- (2) گرو گوبند سنگھ کی والدہ کا کیا نام تھا؟
- (3) گرو گوبند سنگھ کے والد کون تھے اور ان کا نام کیا تھا؟
- (4) گرو گوبند سنگھ کو بچپن میں دیکھ کر مسلم صوفی بزرگ نے کیا کہا؟
- (5) خالصہ پنت میں نمسکاری جگہ کیا کہتے ہیں؟
- (6) گرو گوبند سنگھ ہندو اور مسلم میں کس کو زیادہ عزیز رکھتے تھے؟
- (7) تخت ہر مندر جی کہاں واقع ہے؟
- (8) محلہ حاجی گنج پٹنہ کے کس سمت واقع ہے؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ پُر کیجئے:-

عظیم آباد..... کے محلہ..... واقع.....  
 میں اس کے لباس..... اور خوش.....  
 درستی کتابیں محفوظ ہیں۔ چونکہ آپ کی ذاتی..... کا حصہ ہیں۔  
 جواب ایک..... کی صورت میں تبدیل ہو گیا ہے۔

دیئے گئے لفظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

دسویں، ابتدائی، سبک، خالصہ پنت، بچپن

(i) یہ بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک، ہوا جیسا..... اور گزگا جیسا پاک و صاف ہوگا۔

(ii) انہوں نے..... کی بنیاد ڈالی۔

(iii) گرو گوبند سنگھ سکھوں کے..... گرو تھے

(iv) ان کی ..... تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی۔

(v) ..... میں لوگ انہیں گوبندرائے کے نام سے پکارتے تھے۔

ذیل الفاظ کے جمع لکھیے:

مثال : خُلق : اخلاق

..... : عادت

..... : طور

..... : طفل

..... : نور

درج ذیل مثال دیکھ کر ضد لکھیے:

مثال : دعا : بددعا

..... : اخلاق

..... : شعار

..... : گمان

..... : بخت

سابقوں اور لاحقوں سے بنے الفاظ کی پہچان کیجیے اور مشتق بنائیے:

مثال: سابقہ + لفظ = نیا لفظ

با + تمیز = باتمیز

با + حیا = .....



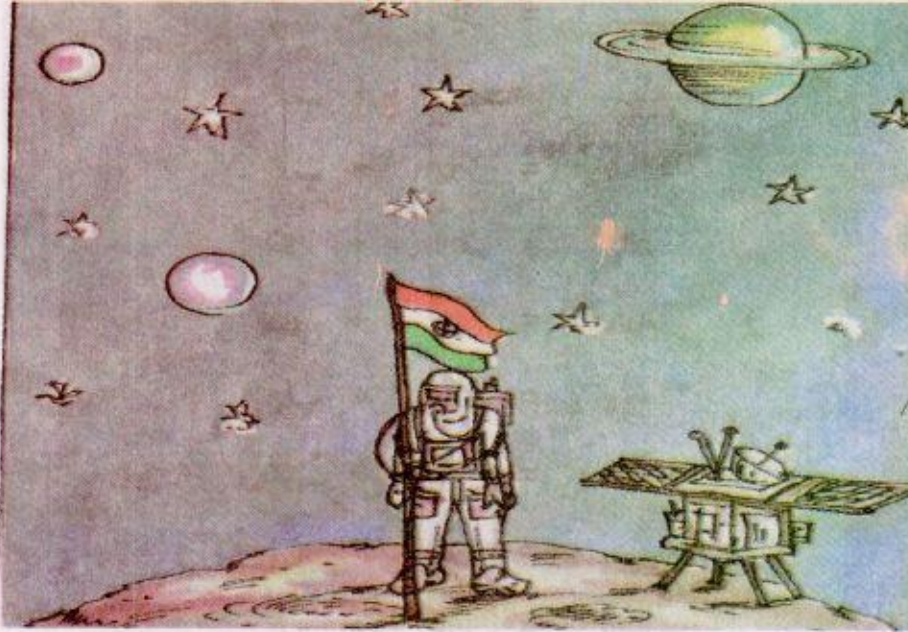
.....	=	مروت	+	با
.....	=	سلیقہ	+	با
.....	=	صورت	+	خوب
.....	=	رو	+	خوب
نیا لفظ	=	لاحقہ	+	لفظ
مالدار	=	دار	+	مال
.....	=	دار	+	چمک
.....	=	دار	+	تھانے
.....	=	بان	+	باغ
.....	=	بان	+	فیل
.....	=	مند	+	عقل
.....	=	مند	+	احسان

غور کیجیے اور پڑھیے

- (۱) اعلیٰ ، اعلیٰ تر ، اعلیٰ ترین
- (۲) بد ، بدتر ، بدترین
- (۳) کم ، کم تر ، کم ترین
- (۴) خوب ، خوب تر ، خوب ترین
- (۵) افضل ، افضل تر ، افضل ترین

## ”چاند پہ جا پہنچا انسان“

سبق - 16



جو بھی مشکل راہ میں آئی، پل میں تھی آسان  
 اپنی ہمت سے انسان نے مارا وہ میدان  
 مٹی بولی میرے دل کا، نکلا آج ارمان  
 چاند پہ جا پہنچا انسان  
 راکٹ ایک اڑا، دھرتی سے اور ہوا میں پہنچا  
 اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دُور فضا میں پہنچا  
 اس سے بھی کچھ آگے نکلا، اور خلا میں پہنچا  
 ہمت! میں تیرے قربان



چاند پہ جا پہنچا انسان

اب ”مرخ“ بھی دور نہیں ہے، چاند پہ جانے والے

تیری ہمت پر نازاں ہیں، آج زمانے والے

دور، زمین سے سیاروں کا، کھوج لگانے والے

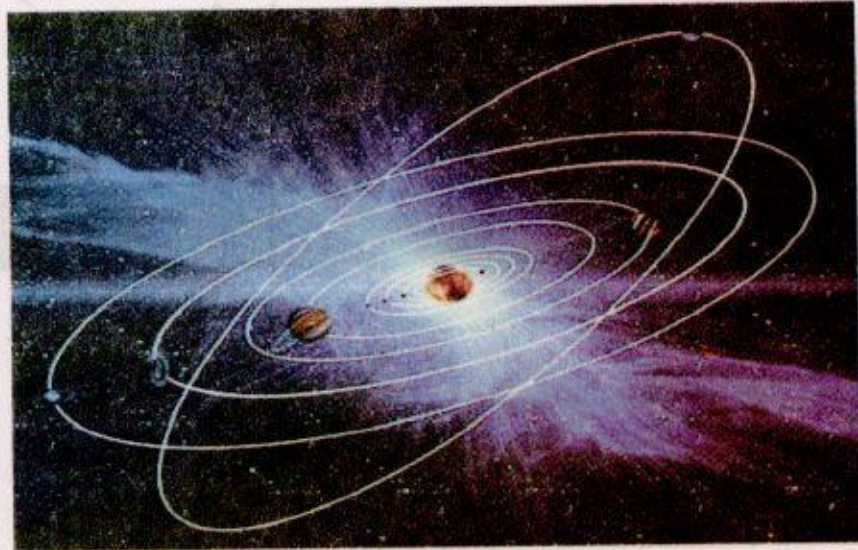
علم و ہنر کی ایک نئی، تاریخ بنانے والے

تیرا کام ہے! عالیشان

ہمت! میں تجھ پر قربان

چاند پہ جا پہنچا انسان

جگن ناتھ آزاد مرحوم



پل :	وقت کا انتہائی چھوٹا وقفہ
ارمان :	آرزو، تمنا، خواہش
دھرتی :	زمین
فہما :	آب و ہوا، ماحول
خلأ :	آسمان کا وہ حصہ جہاں زمین کی کشش کا اثر نہیں ہوتا اور جو ہوا سے خالی ہے
قربان :	نثار، فدا
مرخ :	ایک سیارہ کا نام
نازاں :	فخر کرنے والا، ناز کرنے والا
سیارہ :	گردش کرنے والا ستارہ
کھوج :	تلاش، پتہ لگانا
تاریخ :	ایام کی گنتی (دن ماہ اور سال) گذرا ہوا واقعہ
عالی شان :	بڑی شان والا، بڑے مرتبہ والا

سوچیے اور بتائیے:

- 1- انسان کہاں جا پہنچا؟
- 2- انسان جب چاند پر پہنچا تو مٹی نے کیا کہا؟
- 3- راکٹ دھرتی سے اڑ کر کہاں کہاں پہنچا؟
- 4- زمانہ انسان کی کس چیز پر نازاں ہے؟
- 5- علم و ہنر کی نئی تاریخ، بنانے والا کون ہے؟





حصہ ”الف“ اور حصہ ”ب“ کی مدد سے شعر مکمل کیجئے:-

”ب“

”الف“

جو بھی مشکل راہ میں آئی ہل میں تھی آسان  
اب مرتخ دور نہیں ہے چاند پہ جانے والے  
تیری ہمت پر نازاں ہیں آج زمانے والے  
راکٹ ایک اڑا دھرتی سے اور فضا میں پہنچا  
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دور فضا میں پہنچا  
اپنی ہمت سے انسان نے مارا وہ میدان

سمجھئے اور کیجئے:

چاند زمین کا ایک سیارچہ ہے، کسی کو پیارا اور محبت سے چاند کہہ دیتے ہیں۔ آپ ایسے دو جملے بنائیے جس سے چاند کے دونوں معنی ظاہر ہوں۔

(i)

(ii)

(iii)

(4) چاند سورج، زمین یا آسمان پر کوئی نظم تلاش کیجئے اور لکھیے:

### موت کا بیج

ایک گاؤں میں خالد نام کا ایک آدمی رہتا تھا جو موت سے بہت ڈرتا تھا۔ گاؤں کے لوگ اس سے کہتے تھے ”موت کو تو ایک دن ضرور آنا ہے“ اس سے کوئی نہیں بیچ سکتا، چاہے کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ، موت ڈھونڈ نکالے گی۔

خالد گھر سے یہ ٹھان کر نکلا کہ وہ کسی ایسی جگہ چھپ جائے گا، جہاں موت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ گھومتے گھومتے وہ ایک دن جنگل میں دور ایک طلسمی محل کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ ایک پراسرار آدمی محل کے سامنے کھڑا ملا۔ پہلے تو خالد ڈر ہی گیا لیکن وہ اس سے ڈرتے ڈرتے بات چیت کرنے لگا۔ خالد نے اپنے سارے حالات اور گھومنے کا مطلب بیان کیا۔ پراسرار آدمی نے کہا ”میں اس طلسمی محل کا مالک ہوں۔ اس طلسمی محل میں موت داخل نہیں ہو سکتی،“ آپ جب تک چاہیں اس محل میں رہ سکتے ہیں،“ وہ طلسمی محل میں رہنے لگا۔ اس طرح اسے وہاں رہتے ہوئے گیارہ سو سال گزر گئے۔

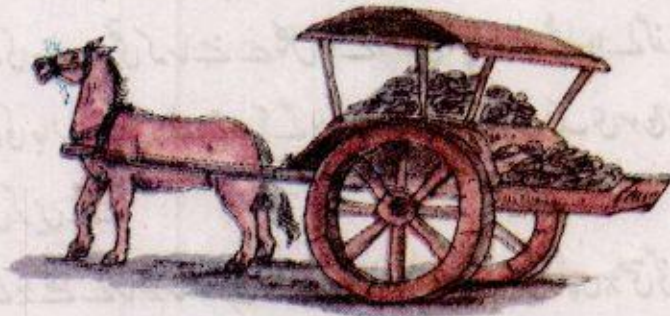




ایک دن خالد کو اپنے گاؤں کی یاد ستانے لگی۔ اس نے طلسمی محل کے مالک سے کہا کہ اب میں اپنے گاؤں جا کر یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کا کیا حال ہے۔ ”طلسمی محل کے مالک نے خالد کو منع کیا لیکن خالد کوئی بات سننے کو راضی نہ ہوا، تب طلسمی محل کے مالک نے اسے ایک گھوڑا دیا اور کہا ”جاؤ“ چکر لگا کر لوٹ آنا۔ مگر گھوڑے سے اترنا مت۔ جب تک تم گھوڑے پر بیٹھے رہو گے۔ موت نہیں آئے گی۔ خالد گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔ کچھ ہی دور پہنچا ہوگا کہ اُس نے دیکھا کہ ایک تانگہ پڑا ہے، پچھلے گھسے جوتوں سے لدا کھڑا ہے اور تانگہ والا کچھڑ میں پھنسا ہوا تانگے کا پہیہ نکالنے میں مبتلا ہے۔ سفیان کو دیکھتے ہی وہ بولا ”بھیا! ذرا ہاتھ لگانا، میرا تانگہ پھنس گیا ہے خالد تو ٹھہرا رحم دل بولا میں گھوڑے سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ ایسا کرو، اپنا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو، دوسرے ہاتھ سے پہیہ پکڑو، دونوں ایک ساتھ جھٹکا دیں گے تو کام بن جائے گا۔

خالد نے ذرا نیچے جھک کر تانگے والے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تبھی تانگے والے نے خالد کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور خالد گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی خالد بوڑھا ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ مرنے لگا۔ مرتے مرتے اس نے پوچھا ”میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے میرے ساتھ ایسا کیا؟ تم کون ہو؟ تانگے والا بولا ”میں تیری موت ہوں“ گیارہ سو سال سے تجھے ڈھونڈ رہی تھی مگر تو آج ملا ہے۔ تانگے میں لدے ہوئے میرے جوتے ہیں جو تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھس گئے اور پھٹ گئے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ”ملک الموت“ سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

(ماخوذ)





## سری نواس رامانوجم



آپ نے کنول کے پھول کو کھلتے ضرور دیکھا ہوگا، جو نہایت یہ بصورت لگتا ہے۔ لیکن یہ کیچڑ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح کے ایک حسین پھول تھے سری نواس رامانوجم۔ ان کی پیدائش تامل ناڈو صوبہ کے ”کبھ کونم“ نامی مقام پر 22 دسمبر 1887ء کو ہوئی تھی۔ دیکھنے میں یہ عام آدمی جیسے تھے کالے کلوٹے۔ مگر ان کی طبیعت بچپن سے ہی انتہائی سنجیدہ تھی۔ وہ پیار کرنے پر صرف مسکرا دیا کرتے۔ تین چار سال کی عمر میں نہ وہ روتے اور نہ کبھی اپنی ”ماں“ کو تنگ کرتے، کھانے میں جو کچھ مل جاتا، چپ چاپ کھا لیتے۔ آپ کی حالت یہ تھی کہ سامنے سے پھل والے، مٹھائی، چاٹ اور ٹھیلے والے گزرتے تو بھی آپ ان لوگوں کی جانب نظر نہیں اٹھاتے اور آگے بڑھ جاتے۔ ان کی صرف ایک ہی سوچ ہوتی کہ کس حساب کو کیسے حل کریں گے۔

عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ سری نواس رامانوجم کی علم الحساب میں دلچسپی بڑھتی گئی۔ وہ اسکول کے دوسرے مضامین کو کم اور علم الحساب کو حل کرنے میں زیادہ وقت گزارتے اور بہت جلد سوالات کے



جوابات ڈھونڈ نکالتے۔ جب رامانوجم تیسرے درجہ کے طالب علم تھے تو جز المربع اور اعشاریہ کے سوالات بہت کم وقت میں حل کر دیا کرتے، جس سے ان کے ہم جماعت اور ان کے اساتذہ کرام حیرت میں پڑ جاتے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ علم الحساب سے آپ کی دلچسپی بڑھتی گئی اور دیگر ماہر علم الحساب اور پروفیسران حضرات آپ کو ”حساب کا جادوگر“ کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

پیسوں کی کمی کے باعث انہیں پڑھائی چھوڑنی پڑی۔ 1909ء میں ان کے والدین نے ان کی شادی کر دی۔ شادی کے بعد، گھر کے اخراجات کو پورا کرنا، ان کے لئے بہت دشوار تھا، لہذا رامانوجم انٹرمیڈیٹ سائنس کی تعلیم کے بعد اپنی تعلیم کو آگے نہیں بڑھا سکے اور کسی معقول ملازمت کی تلاش میں لگ گئے۔ اتفاق سے ان کے ایک قریبی دوست کی سفارش پر انہیں مدراس بندرگاہ کے دفتر میں پچیس روپے ماہانہ کی ملازمت [نوکری] مل گئی۔ مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک وہاں کے دوسرے لوگ، مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک سمجھتے تھے مگر اسی دفتر کے ایک اعلیٰ افسر نے، جو کہ خود بھی علم الحساب کے خاص ماہر تھے، آپ کی فطری پوشیدہ علم الحساب کے صلاحیتوں کو پہچان لیا۔ ایک دن اس اعلیٰ افسر نے مسٹر رامانوجم کو اپنے دفتر میں اکیلے میں بلایا اور پھر آہستہ سے بولا، ”بھائی رامانوجم اس دفتر کی کلرکی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو“ تم اپنے گھر ہی پر رہو، یہاں تمہاری حاضری روزانہ بنتی رہے گی۔ تم ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی تنخواہ لے جایا کرو، اور آج سے ہی گھر پر رہ کر علم الحساب میں تحقیق کا کام دل لگا کر کیا کرو۔

اپنے اعلیٰ افسر کی باتوں سے مسٹر رامانوجم خوش نہیں ہوئے اور جواب میں کہا ”میں ایسا نہیں کر سکتا“، بغیر کام کئے تنخواہ لینا میں گناہ سمجھتا ہوں تب ان کے ہمدرد افسر نے کہا کہ ”تم میری بات مانو دنیا کے دانشور اور علم الحساب کے طلباء تمہارے تحقیق سے مستفیض ہوں گے۔ لوگوں کو تمہارے علم کی ضرورت ہے، میں نے تمہارے مستقبل کے لئے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔“ آخر میں مسٹر رامانوجم اپنے افسر کے حوصلہ مندانہ نیک مشورہ پر گھر ہی پر رہ کر علم الحساب سے متعلق مسائل حل کرنے لگے چند دنوں



بعد آپ کی علم الحساب صلاحیت کی خبر جب مدراس یونیورسٹی کے شعبہ علم الحساب تک پہنچ گئی۔ مدراس یونیورسٹی میں ”علم الحساب کے تحقیقی مسائل“ کے عنوان پر تین گھنٹے کی مسلسل تقریر سے متاثر ہو کر یونیورسٹی کے نائب شیخ الجامعہ نے مسٹر راما نوجم کو چھتر روپہ وظیفہ دینے کا اعلان کیا۔ آپ کی ذہانت اور بلا کی صلاحیت کی اطلاع کسی خاص ذرائع سے برطانیہ کی راجدھانی لندن تک جا پہنچی۔ لندن کی مشہور کیمبرج یونیورسٹی میں شعبہ علم الحساب کے پروفیسر ہارڈی نے اپنی ایک خصوصی دعوت پر مسٹر سری نواس راما نوجم کو لندن آنے کی دعوت دی۔ ان کی ملاقات مسٹر راما نوجم سے اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی تھی۔ مسٹر سری نواس راما نوجم، جب لندن پہنچے تو ان کی ملاقات پروفیسر ہارڈی سے ہوئی۔ پروفیسر ہارڈی نے جب مسٹر راما نوجم کو دیکھا تو حیرت زدہ ہو گئے اور وہ سوچنے لگے کہ دُلا پتلا، کالا کلونا نوجوان بھلا، ماہر علم الحساب کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر بھی پروفیسر ہارڈی نے انہیں اپنی رہائش گاہ (گھر) پر مہمان بنایا۔ انہوں نے ”انہیں خاص پڑھائی اور پھر نئی تحقیقی مسائل“ پر مزید کام کرنے کی غرض سے انہیں لندن بلایا تھا۔ ایک دن جب مسٹر راما نوجم نے اپنے چند تحقیقی مضامین کی کاپیاں پروفیسر ہارڈی صاحب کو پیش کی تو برجستہ پروفیسر ہارڈی نے کہا کہ ”بھائی راما نوجم! آپ کو علم الحساب سے متعلق اب اور کچھ کرنے اور کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا کام اب لندن میں یہ ہوگا کہ یہاں کے ماہر علم الحساب حضرات کے درمیان علم الحساب کے پیچیدہ مسائل کی گھنٹیوں کو سلجھانے پر مقالہ پیش کریں آپ کے نام پر ایک سیمینار اور تقاریر کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس طرح کے پروگراموں کا بہتر اہتمام و انتظام، میں کرواتا ہوں، تاکہ لوگ سیمینار کے پروگراموں کے ٹکٹ خرید کر آپ کی حسابی صلاحیتی تقاریر کا لطف اٹھا سکیں۔ یہ لندن کیلئے خوش قسمتی ہے کہ انڈیا سے آپ جیسا شخص یہاں تشریف لایا ہے۔ اس گفتگو سے مسٹر سری نواس راما نوجم تعجب میں پڑ گئے۔ مگر ایسا ہی ہوا۔ ان کی تقاریر کا جب سلسلہ شروع ہوا تو لندن کے ماہرین علم الحساب کے لاڈلے، دلارے بن گئے۔ مسٹر سری نواس راما نوجم کا نام



جب برطانیہ کے تاریخی شہر لندن میں باوقار طریقے سے مشہور ہو گیا تب ہندوستان کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ علم الحساب جیسے موضوع پر عالمی سطح پر شہرت پانے والا شخص ہندوستان کا ہی ایک ”انمول ہیرا“ ہے۔ مسٹر سری نواس رامانوجم کی تقاریر کا یہ حال تھا کہ ایک ہفتہ قبل ہی منگے ٹکٹ فروخت ہو جاتے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم الحساب کے متعلق اپنی واقفیت میں اضافہ کرتے۔ آپ کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ انہیں دیکھنے کیلئے بیتاب لوگ پروفیسر ہارڈی کی رہائش گاہ کے چاروں طرف چکر لگایا کرتے تھے۔ اسی لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ ”بد صورت کی خوبصورتی اس کے علم میں پوشیدہ ہے“ یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب ہمارا ”وطن“ انگریزوں کا غلام تھا۔ ایک غلام ملک کا نوجوان اور اس پر بالکل کالے رنگ کا، مگر رامانوجم کی ذہانت اور بے پناہ علم الحساب کی صلاحیت نے سارے انگریزوں کو مات دے دی۔

اس ماہر علم الحساب کو اب روپیوں کے علاوہ اعزاز و اکرام کی بھرمار ہونے لگی۔ برطانیہ کی کئی یونیورسٹیوں [دارالعلوم] کے اعلیٰ عہدہ داروں نے مسٹر سری نواس رامانوجم کو ڈاکٹریٹ کی سند سے سرفراز کیا۔ انہیں توقع سے زیادہ شہرت اور دولت ملی۔



افسوس کہ وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے۔ انہیں دق کی بیماری تھی۔ کافی علاج کرایا گیا مگر کامیابی نہیں مل سکی انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی دولت کو ’مدراس یونیورسٹی میں عطیہ دے دیا۔ 26۔ اپریل 1920ء کو انہوں نے زندگی کی آخری سانس لے کر دنیا کو الوداع کہہ دیا۔

## پڑھئے اور سمجھئے

پہاڑ	.....	کوہ
پہاڑوں کا نچلا حصہ	.....	ترائی
دل پسند	.....	دلربا
تولا ہوا، کم سخن	.....	سنجیدہ
الگ ہونا، کٹ جانا	.....	منقطع ہونا
مناسب	.....	معقول
پیروی	.....	سفارش
فائدہ مند	.....	مستفیض
کسی ملک یا کسی صوبہ کا حکومتی شہر	.....	راجدھانی

## ان سوالات کے جواب دیجئے:

دیئے گئے الفاظ میں واحد اور جمع پہچان کیجئے اور ان کے سامنے لکھیے:

.....	موضوعات
.....	مراحل
.....	اخراجات
.....	آواز
.....	پردگرم

## خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سی پر کریں:

(حیرت زدہ، تنخواہ، دفتر، سنجیدہ، شہرت)

- (i) آپ کی طبیعت بچپن سے ہی ..... تھی۔
- (ii) بھائی رامانو جہم اس ..... کی کلر کی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو۔



- (iii) بغیر کام کئے ..... لینا میں گناہ سمجھتا ہوں۔  
 (iv) پروفیسر ہارڈی نے جب راما نوجم کو دیکھا تو وہ ..... رہ گئے۔  
 (v) انہیں توقع سے زیادہ ..... اور دولت ملی۔

دیئے گئے الفاظ کو پڑھیے اور ان کے معنی تلاش کر کے لکھیے۔

- خواہش : \_\_\_\_\_  
 خواہر : \_\_\_\_\_  
 خواہر : \_\_\_\_\_  
 ٹوٹ : \_\_\_\_\_  
 دُور : \_\_\_\_\_  
 دَور : \_\_\_\_\_  
 دوڑ : \_\_\_\_\_  
 ڈور : \_\_\_\_\_  
 تول : \_\_\_\_\_  
 حوض : \_\_\_\_\_  
 چوٹ : \_\_\_\_\_  
 شوخ : \_\_\_\_\_  
 عوض : \_\_\_\_\_

### پڑھیے اور غور کیجیے:

ظلم	-	ظالم
مفعول	-	مفعول
طالب	-	طالب
معبود	-	معبود
خالق	-	خالق
منظور	-	منظور
حفظ	-	حفظ
شکر	-	شکر

### پڑھیے اور غور کیجیے:

- (1) دل      دل ربا،      دل دار ،  
 دل دادہ :      دل آویز ،      دل نشیں ، دل فریب ،      دل کش ،
- زبان (2) بے زبان :      زبان دراز ، زبان دان ،      بد زبان ، ہم زبان ، خوش زبان ،
- خود (3) بے خود :      خود نما ،      خود دار ،
- نام (4) بے نام :      بد نام ،      نام ور ،      نام چین ، نام و نمود
- وفا (5) بے وفا :      پا وفا ،      وفا دار



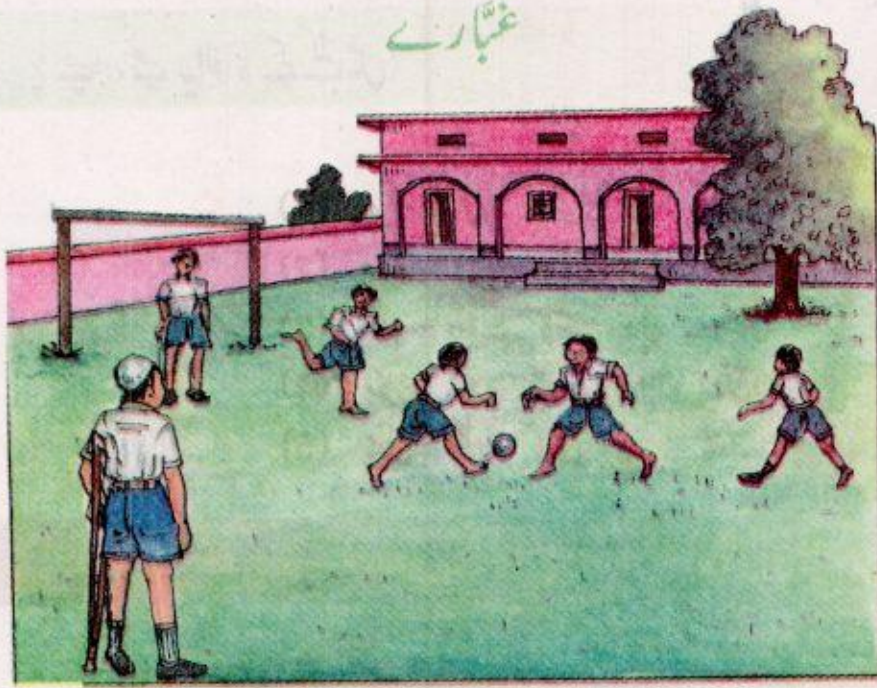
پڑھیے اور سمجھیے یہ الفاظ کے کنبے میں:

- مثال: (1) باغ : کلی پھول خوشبو رنگ  
 (2) دریا : آب ساحل موج منجھدار  
 (3) قلم : دوات کاغذ کاپی روشنائی  
 (4) مکان : فرش چھت دروازہ روشن دان  
 (5) بادل : بجلی بارش مینہ پھوار

دیے گئے الفاظ کے کنبے سوچئے اور لکھیے:

- (i) مشاعرہ \_\_\_\_\_  
 (ii) نغمہ \_\_\_\_\_  
 (iii) کھیت \_\_\_\_\_  
 (iv) عدالت \_\_\_\_\_  
 (v) میدان \_\_\_\_\_

غبارے



فرحان بیساکھیوں کے سہارے اسکول کی جانب بڑھا، ٹھک، ٹھک، ٹھک! اسکول کے میدان میں بچے دھماچو کڑی مچا رہے تھے، ذرا رک کر فرحان نے ادھر ادھر دیکھا، پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ اس کا چہرہ بہت اداس تھا، اسی وقت اسکول میں مناجات کے لئے گھنٹی بجی۔ سب بچے تیزی سے اندر کی جانب دوڑ پڑے۔ فرحان ایک جانب ہٹ گیا۔ بچوں کی بھیڑ، کسی کھلکھلاتی پہاڑی ندی کی طرح اندر جانے لگی۔

فرحان، دیوار کا سہارا لئے تھا۔ اس کی آنکھیں، اتنی ہی تیزی سے دوڑ رہی تھیں، جتنی تیزی سے بچوں کے پیر، اسی لمحہ اسے زور کا جھٹکا لگا۔ اس کے ہاتھ سے بیساکھی چھوٹ گئی اور اچانک فرحان گر پڑا۔ اس نے دیکھا امجد اسے منہ چڑھاتا اسکول میں داخل ہو رہا تھا۔



فرحان نے کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن لڑکھڑا گیا، ٹھیک اسی وقت اس کے ایک ہم درجہ دوست ذیشان نے اسے اٹھایا اور اس کی بیساکھیاں پکڑا دیں۔ سامنے اسکول کی لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھیں، چوٹ تو نہیں آئی فرحان؟ پرنسپل صاحبہ نے پوچھا! نہیں محترمہ! فرحان مسکراتے ہوئے اٹھا، پرنسپل صاحبہ کی آنکھوں میں شفقت جھلک رہی تھی، فرحان اپنی چوٹ بھول گیا۔

”میں نے امجد کو دیکھ لیا ہے، تم اپنے درجہ میں جاؤ۔“ فرحان ہمیشہ ایسا نہیں تھا وہ بھی اور بچوں کی طرح ہی بہت تیز ترار تھا۔ پڑھنے لکھنے میں جتنا ذہین تھا، وہیں کھیل کود میں بھی لیکن بد قسمتی سے دو سال قبل وہ ”پٹنگ“ اڑانے کے دوران، اپنے ہی گھر کی چھت سے گر پڑا، اور اسی وقت سے چلنے کیلئے بیساکھیوں کا سہارا لیتا ہے۔ فرحان کی زندگی ہی بدل گئی تھی، پہلے کا فرحان، اس حادثہ کے بعد کھویا کھویا رہتا۔ وہ اب اپنے درجہ میں بھی رفتہ رفتہ کچھڑتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے درجہ میں ہمیشہ آگے کی سیٹ پر بیٹھا کرتا تھا لیکن اب.....؟



ایک بار تو اس نے اسکول چھوڑنے کی ہی ٹھان لی، مگر اس کی ”ماں“ نے اسے بہت سمجھایا کہ تعلیم کے بغیر انسان ایک کھڑرے پتھر کی مانند ہو جاتا ہے۔ تعلیم سے آراستہ ہو کر ہی انسان کا میاب زندگی گزار سکتا ہے اور ملک و قوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ تب کہیں فرحان کی سمجھ میں تعلیم کی اہمیت کا احساس جاگ اٹھا اور اس نے اسکول چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ایک دن کی بات ہے۔ موسم خوشگوار تھا۔ بچے اسکول کے میدان میں اچھل کود کر رہے تھے۔ اس دن فرحان نئے کپڑے پہن کر آیا تھا، کیوں کہ اس کی پیدائش کا دن تھا۔ اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے غبارے تھے، لال، نیلے، ہرے، پیلے، بیگنی اور سفید غبارے!



فرحان نے یہ بھی غبارے اپنے دوستوں کو دینے کے لئے لایا تھا۔ اسی وقت امجد بھاگتا دوڑتا ہوا آگیا اور ایک ہلکے سے جھٹکے سے بھی غباروں کی ڈوریاں، توڑ دی!

فرحان چیخ پڑا، تو سب کی نظریں اس کی جانب گئیں۔ رفتہ رفتہ سارے غبارے اوپر کی جانب ہوا میں اٹھنے لگے اور پھر دُور دُور ہوا میں تیرنے لگے۔

اسکول کی پرنسپل صاحبہ فوراً وہاں آئیں، انہوں نے پورے ماحول کو سمجھ لیا۔ اسی وقت انہوں نے غبارے منگوائے اور فرحان سے کہا کہ ”لو! ان غباروں کو اپنے دوستوں میں تقسیم کر دو“

فرحان نے اپنے بھی دوستوں کو غبارے تقسیم کر دیئے، اور ایک غبارہ لے کر امجد کی جانب بڑھا، امجد تعجب سے اس کی جانب دیکھنے لگا اسے یقین نہیں تھا کہ فرحان اسے بھی غبارہ دے گا۔ فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں!

اسکول کے بھی بچے غبارے لے کر باہر میدان میں آئے اور اپنے اپنے غباروں کو کافی دیر تک ہوا میں اڑاتے رہے۔ محترمہ عظمت صاحبہ اور سبھی اساتذہ صاحبان یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ فرحان ایک جانب خاموش کھڑا تھا۔ وہ حسرت بھری نگاہوں سے تیرتے ہوئے غباروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سب سوچ رہے تھے، میرا غبارہ سب سے اونچا جا رہا ہے۔

اچانک محترمہ عظمت بول اٹھیں!! کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل منعقد کرایا جائے، بچوں کو بہت مزہ آئے گا“

دوسرے دن انہوں نے اسکول ہی میں ”غباروں کے مقابلے“ کا اعلان کر دیا۔ سب بچے ایک ایک غبارہ اڑائیں گے، ہر غبارہ میں ایک ”پوسٹ کارڈ“ بندھا ہوا ہوگا۔ پوسٹ کارڈ میں پتہ کی جگہ بچے اپنا نام اور پتہ لکھ دیں گے۔ اس طرح ڈاک سے آنے پر معلوم ہوگا کہ کس کا غبارہ کتنی دور گیا۔ جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی انعام دیا جائے گا۔



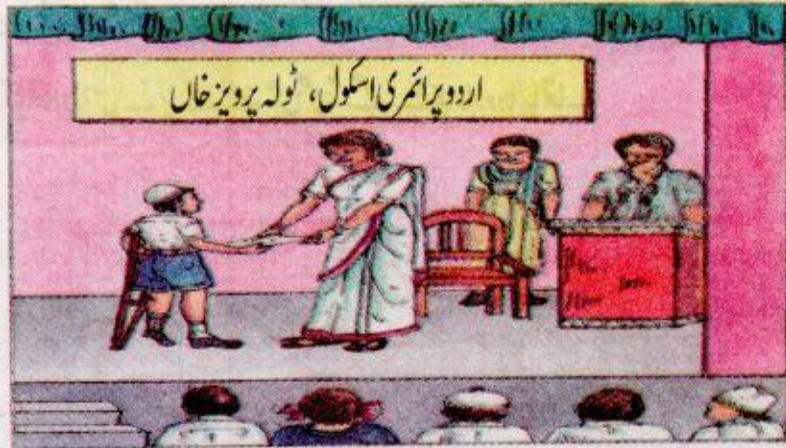
دوسری صبح اسکول کے احاطے میں غباروں کا میلہ نظر آنے لگا۔ چھوٹے بڑے، رنگ برنگے غبارے آہستہ آہستہ ہوا میں تیر رہے تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا ”میرا غبارہ سو کیلو میٹر دور جائے گا“ تو کوئی پانچ سو کیلو میٹر کے سفر کا اندازہ کر رہا تھا۔ سب بڑھ چڑھ کے بول رہے تھے۔ محترمہ عظمت تالی بجا کر غبارے اڑانے کا اشارہ دینے جا رہی تھیں کہ ان کی نظر اچانک فرحان پر پڑی۔ وہ نم آنکھوں سے چپکتے بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کا ہاتھ خالی تھا۔ ”تمہارا غبارہ کہاں ہے؟“ محترمہ عظمت نے پوچھا!

”جی! لایا نہیں ہوں“ فرحان نے کہا۔

کیوں؟

فرحان خاموش رہا!

عظمت صاحبہ سمجھ گئیں کہ فرحان ”غباروں کے مقابلہ“ میں حصہ کیوں نہیں لے رہا ہے؟ انہوں نے فوراً ایک بڑا غبارہ منگوایا، بولیں ”اب جلدی سے اس میں ایک پوسٹ کارڈ باندھ دو“ غبارہ لے کر فرحان بیساکھی کے سہارے میدان میں آ گیا! تو اس کے ہم درجہ کسی دوست نے کہا کہ ”اس کا غبارہ اڑے گا یا لنگڑا کر چلے گا“ جواب میں سب ہنس پڑے! فرحان کا کان لال ہو گیا۔ اس کی طبیعت ہوئی کہ ابھی ابھی غبارہ پھوڑ کر بھاگ جائے، لیکن.....؟ اسی وقت محترمہ عظمت نے تالی بجائی،





سب بچوں نے غباروں کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ میدان میں صرف ایک غبارہ لہراتا رہا، وہ فرحان کے ہاتھ میں تھا۔ فرحان نہ جانے کس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس نے بھی چونک کر غبارہ چھوڑ دیا اور بیساکھیاں ٹھٹھکھٹکاتا ہوا اپنے درجہ میں چلا گیا۔

ایک دن گذرا، دو دن گزرے، پوسٹ کارڈ واپس آنے لگے۔ غبارے کافی دُور دور تک گئے تھے۔ فرحان کا پوسٹ کارڈ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

کامیاب ہونے والے امیدواروں کے اعلان کا دن تھا، لیکن فرحان کا ”پوسٹ کارڈ“ ابھی تک نہیں آیا تھا، اور بھی کئی بچوں کے پوسٹ کارڈ آنے والے تھے۔ دوپہر کی ڈاک میں چند ”پوسٹ کارڈ“ آ گئے۔ سب بچے بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ شام کو میدان میں سب یکجا ہوئے۔ لیڈی پرنسپل عظمت صاحبہ، پوسٹ کارڈوں کو پڑھنے لگیں۔ انہوں نے کامیاب امیدوار کے نام کا اعلان کر دیا، تو سب بچے چونک گئے۔ فرحان کا غبارہ سب سے دُور گیا تھا۔ فرحان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا، سب بچے حیرانی کے ساتھ فرحان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت نے پیار سے فرحان کا کندھا تھپتھپا دیا۔ فرحان نے ان کی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دیا، اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر کی جانب جا رہا تھا، تیز تیز قدموں سے، فرحان کو لگ رہا تھا، جیسے، وہ سب سے آگے آگے دوڑ رہا ہو! اس کا کھویا ہوا اعتماد لوٹ آیا تھا اور اس نے پڑھنے لکھنے میں بھی آگے رہنے کا ارادہ بنالیا تھا۔

ماخوذ



پڑھیے اور سمجھیے:

- حساس = حس اور اندازہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے والا  
 مناجات = خدا کی بارگاہ میں دعا کرنا  
 خوشگوار = دل کو بھلی لگنے والی چیز  
 تعجب = حیرت

پڑھیے اور جواب دیجیے:

- (1) فرحان اداس کیوں کھڑا تھا؟
- (2) فرحان کو تعلیم کی اہمیت کس طرح سمجھ میں آئی؟
- (3) فرحان غبارے کیوں لایا تھا؟
- (4) امجد کی آنکھیں شرم سے کیوں جھک گئیں؟
- (5) غباروں کا کھیل اسکول میں کیسے کھیلا گیا؟

خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

- (1) تعلیم سے ..... ہو کر انسان کامیاب زندگی گزار سکتا ہے۔
- (2) فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں ..... سے جھک گئیں۔
- (3) جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی ..... دیا جائے گا۔
- (4) کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل ..... کرایا جائے۔
- (5) وہ نم آنکھوں سے ..... بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آرام سے شائستہ

شرم ہر حیا

انعام ہر اکرام

انقطاع منعقد

چمکتے رکھتے

کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیے:

(ب)

شبابشی دینا  
سہارا لینا  
غصہ ہونا  
پیار آنا

(الف)

کان لال ہونا  
شفقت جھلکنا  
بیساکھی پہ چلنا  
تالی بجانا

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

غبارہ \_\_\_\_\_  
دیوار \_\_\_\_\_  
بیساکھی \_\_\_\_\_  
خوشگوار \_\_\_\_\_  
پوسٹ کارڈ \_\_\_\_\_

☆ غباروں سے اور کس طرح کے کھیل کھیلے جاسکتے ہیں؟ درجہ میں اساتذہ کے زیر نگرانی مظاہرہ کریں۔

غور کیجیے:

☆ حرف کے آخر میں ”ز“ جوڑتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں۔

مثلاً: پر۔ بیمار۔ دیوار۔

1 \_\_\_\_\_  
2 \_\_\_\_\_  
3 \_\_\_\_\_



## گنگا

اے شاندار گنگا

اے پُر بہار گنگا

گنگوتری سے نکلی کیسی اُچھل اُچھل کر

اور پربتوں سے اتری پہلو بدل بدل کر

پتھر بہائے تو نے جو راستے میں آئے

کودی بلندیوں سے جلوے عجب دکھائے

ایک راہ میں بنائے سو آبشار گنگا

اے شاندار گنگا

اے پُر بہار گنگا

جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تو نے

اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے

گنگا بہائی ایسی، کھیتوں کو بھر دیا ہے

پودوں کو جان دی ہے پھولوں کو زردیا ہے

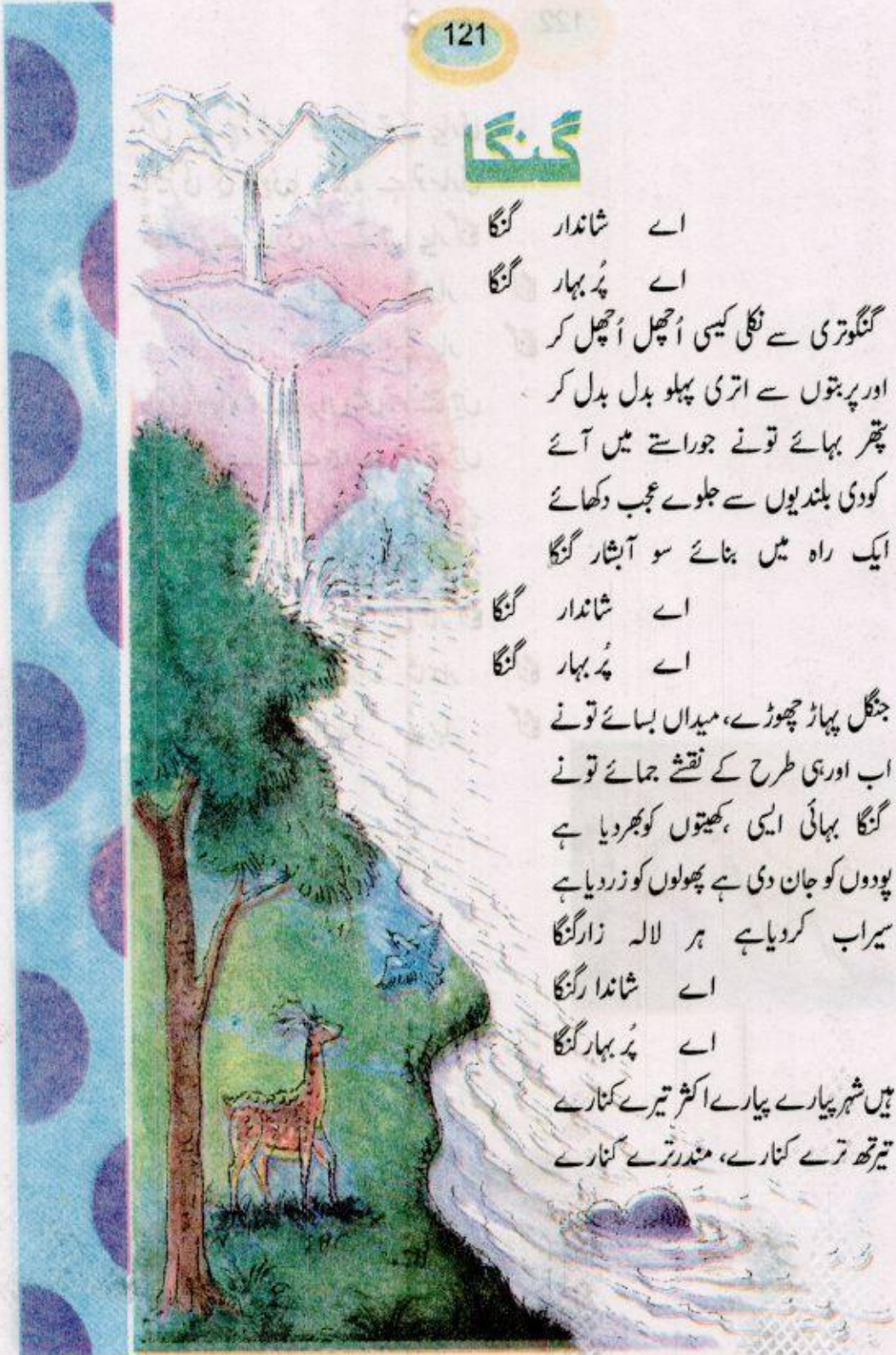
سیراب کر دیا ہے ہر لالہ زار گنگا

اے شاندار گنگا

اے پُر بہار گنگا

ہیں شہر پیارے پیارے اکثر تیرے کنارے

تیرے تھرتھارے کنارے، مندر تیرے کنارے





جل ہے پوتر تیرا، مٹی بھی تیری پیاری  
پاکیزگی کی دیوی، پاکیزہ ہے توساری  
تجھ کو تیرے پجاری، کرتے ہیں پیار گنگا

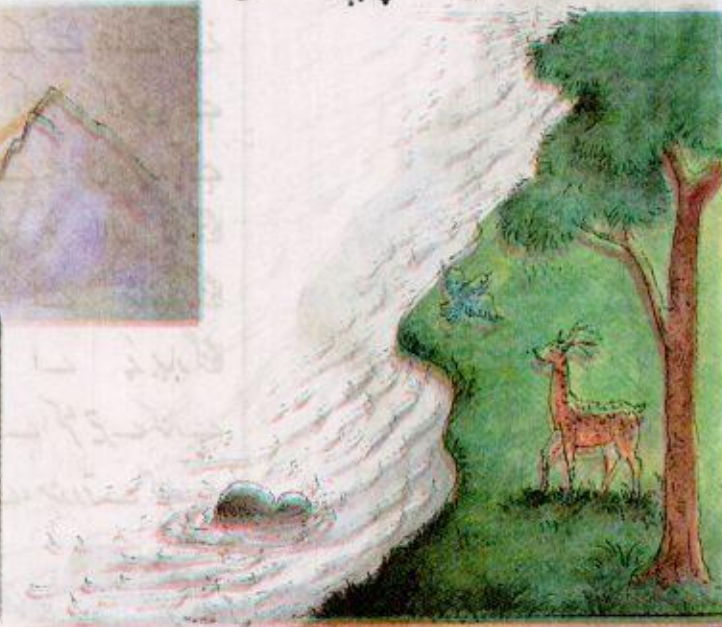
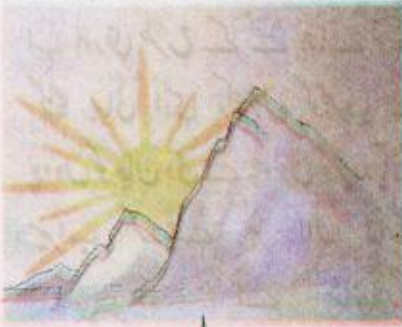
اے شاندار گنگا

اے پر بہار گنگا

راتوں کو چاند تارے لہروں میں جھومتے ہیں  
پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں  
سورج بکھیرتا ہے کرنوں کی ہار تجھ پر  
اور کرتی ہیں ہوائیں نقش و نگار تجھ پر  
سب ہیں نثار تجھ پر سب ہیں نثار گنگا

اے شاندار گنگا

اے پر بہار گنگا





پڑھیے اور سمجھیے:

پڑ+بہار) بہار سے بھری ہوئی	:	پڑ بہار
اس جگہ کا نام جہاں سے گنگا نکلتی ہے	:	گنگوتری
جھرنا	:	آبشار
رنگ جمانا، حاوی ہونا	:	نقشہ جمانا
سونا	:	زر
پانی بھرنا	:	سیراب کرنا
(لالہ + زار) کو بلیغ جس سے لالے کے پھول کھلے ہوں۔ مراد ہر باغ	:	لالہ زار
زیارت کی جگہ	:	تیرتھ
پاک	:	پوتر
پاک ہونا	:	پاکیزگی
گل بوٹے بنانا	:	نقش و نگار کرنا
قربان	:	نثار

سوچیے اور بتائیے:

- (۱) گنگا کہاں سے نکلتی ہے؟
- (۲) گنگا کو شاندار کیوں کہا ہے؟
- (۳) گنگا کے بننے کو شاعر نے کس انداز میں بیان کیا گیا ہے؟

(۴) گنگا کہاں کہاں سے بہتی ہے؟

(۵) گنگا کے پانی کو پاک کیوں کہا ہے؟

(۶) ”راتوں کو چاند تارے لہروں پہ جھومتے ہیں“ اس مصرع میں کون سی کیفیت بیان کی گئی ہے؟

(۷) ”پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں“ اس مصرع میں کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

خالی جگہ پُر کیجیے:

گنگوتری سے نکلی کیسی..... کر

اور پریتوں سے اُتری..... کر

جنگل پہاڑ چھوڑے..... بہائے تو نے

اب اور ہی طرح کے..... جمائے تو نے

سیراب کر دیا ہے ہر.....

آئیے کریں:

اس نظم کے پسندیدہ اشعار کو یاد کریں اور درجہ میں لُحْن کے ساتھ پیش کریں۔

نیچے لکھے اشعار سے آپ کیا سمجھتے ہیں لکھیے:

جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تو نے

اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے

گنگا بہائی ایسی، کھیتوں کو بھر دیا ہے

پودوں کو جان دی ہے، پھولوں زرد دیا ہے

ہیں شہر پیارے پیارے، اکثر ترے کنارے

تیرے تیرے کنارے مندر تیرے کنارے





ہم میں کون کون سی خوبیاں ہیں؟ درجہ میں ہر عنوان پر مناظرہ کریں:

(۱) پھول (۲) پانی (۳) پیڑ (۴) سورج (۵) آدمی

آپ بھی کیجیے:

☆ گنگاندی کی تصویر بنائیے جس میں قدرت کی عکاسی ہو؟

☆ گنگاندی کے کنارے آباد شہروں کی تصویر جمع کیجئے؟

ربان کے علاوہ اس سبق میں دوسرے مضامین کی کون کون سی خوبیاں ہیں لکھیے؟

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

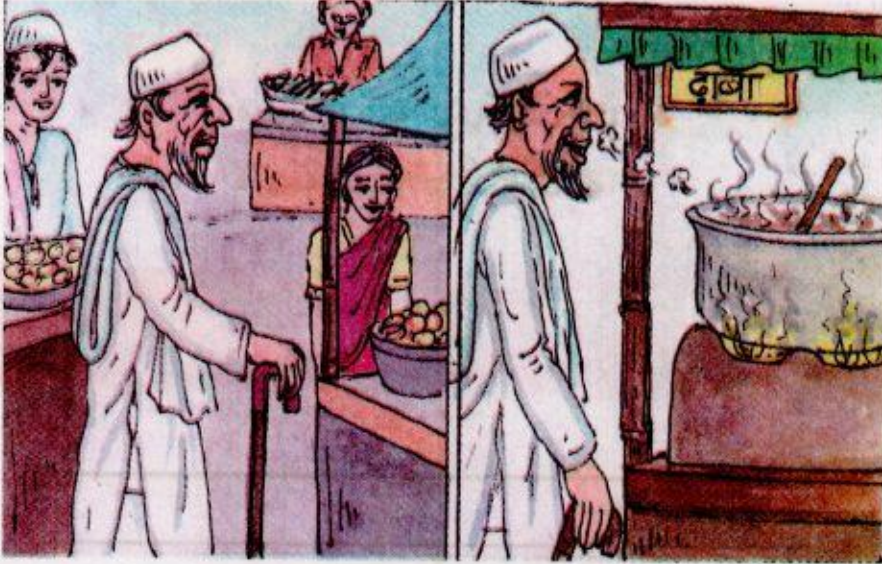
\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_



## ملا نصیر الدین



ایک دن ملا نصیر الدین بازار سے گزر رہے تھے۔ جب وہ بازار میں ایک ڈھابے کے پاس سے گزرے تو انہیں لذیذ کھانوں کی خوشبو آئی اور منہ میں پانی آ گیا۔ ان کے قدم آہستہ آہستہ اٹھنے لگے۔ ان کی ہمت نہیں تھی کہ تیز تیز قدم اٹھائیں۔ اور ڈھابہ ان سے دور ہو جائے۔ وہ ڈھابے میں داخل ہو گئے اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایسی جگہ جا کر بیٹھے جہاں سے ڈھابے کے سامنے سڑک پر گزرنے والے ہر اک شخص کو وہ دیکھ سکیں۔ انہوں نے کھانے کے لئے آرڈر دیا۔ اور کھانا ان کے سامنے چن دیا گیا۔ اچانک ان کی نظر ایک فقیر پر پڑی جو ڈھابے کی دیگ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ فقیر نے اپنی جھولی سے سوکھے نان کے ٹکڑے نکالے اور دیگ سے نکلنے والی بھاپ اور خوشبو کو سونگھ کر کھانے لگا۔



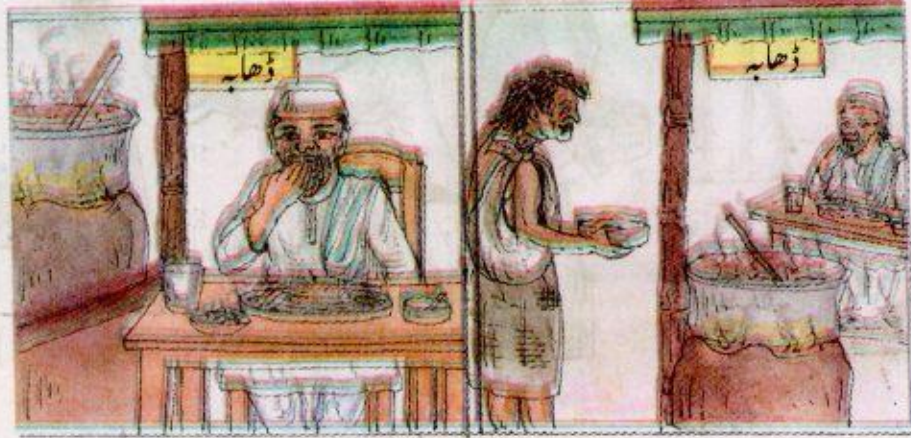
جب اس بوڑھے فقیر کی روٹی ختم ہو گئی تو وہ چل دیا۔ اچانک ڈھابے کا مالک اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بوڑھے آدمی کو پکڑ لیا اور بولا کہاں بھاگ رہا ہے؟ کھانے کے پیسے کیوں نہیں دیتا؟ بوڑھے آدمی نے کہا ”کھانا؟ کیسا کھانا؟ میں نے تو صرف اپنے نان کے سوکھے ٹکڑے کھائے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔“

ڈھابے کا مالک غصہ میں لال پیلا ہو کر بولا ”اگر کھانا نہیں کھایا تو اس کی بھاپ اور خوشبو تو کھائی ہے۔ کیا خوشبو مفت میں آتی ہے؟ جلدی کر پیسے نکال؟“

بے چارے بوڑھے فقیر کے پاس پیسے نہیں تھے۔ لہذا ڈھابے والے کی خوشامد کرنے لگا۔ مگر وہ کچھ سنے کیلئے تیار نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ جب تک پیسے نہیں دے گا میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔

مُلّا جی اپنی جگہ سے اٹھے اور ڈھابے والے سے کہا ”تم صحیح کہتے ہو، مگر اس بے چارے بوڑھے کو جانے دو۔ اس کے کھانے کے پیسے میں دے دوں گا۔ ڈھابے کا مالک بہت خوش ہوا۔ وہ بوڑھا بھی ملّا کو دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ مُلّا نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ کچھ سونے اور چاندی کے سکتے نکالے۔ کئی بار انہیں اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں اچھالا۔ ان کی کھنکھناہٹ سے ڈھابے کا مالک بہت خوش ہو رہا تھا۔ اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ ان سکوں کو لے لیں۔ لیکن ملّا نے ان سکوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگے۔

ان روپیوں کی آواز سنی؟



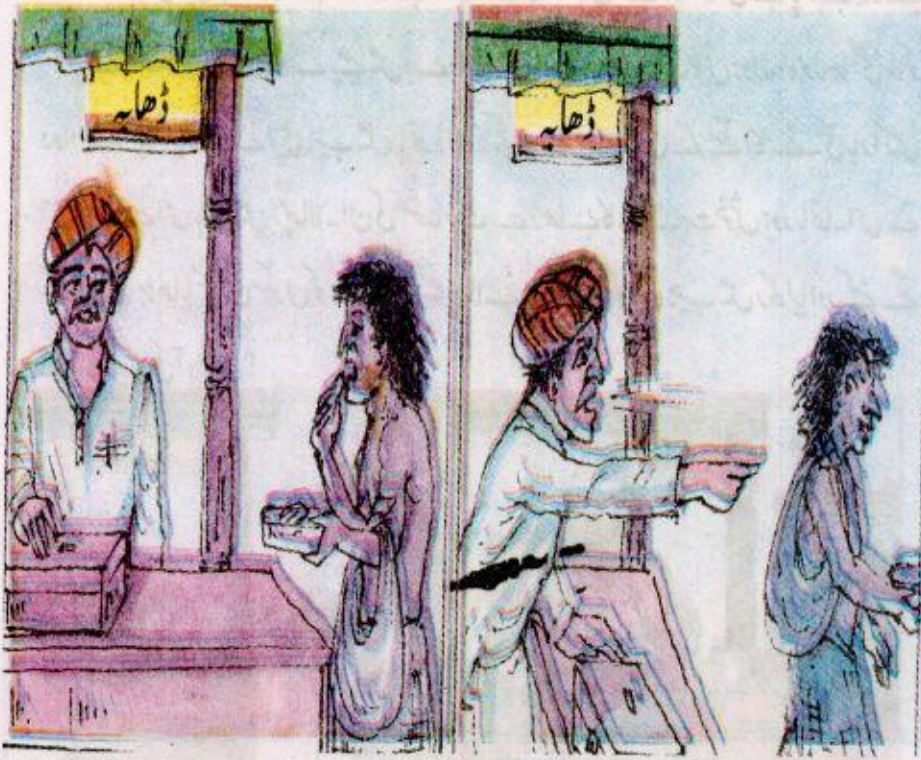


ڈھابے والے نے کہا۔ ”ہاں“

مُلا نے کہا ”تو ہمارا حساب برابر۔ کیوں کہ کھانے کی خوشبو کے بدلے سٹکوں کی آواز ہی کافی ہے۔ کھانے کے بدلے پیسے اور اس کی خوشبو کے بدلے آواز۔“

مُلا اور ڈھابے والے کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ سبھی مُلا جی کے فیصلہ کو سن کر بہت خوش ہوئے اور سبھی نے مُلا جی کی بہت تعریف کی۔ ڈھابے والے کا سر شرم سے جھک گیا اسے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ وہ اپنی جگہ پر نہیں بیٹھ سکا۔

مُلا جی پر اس کا کوئی اثر نہ تھا وہ ٹھاٹھ سے اپنی جگہ پر پہنچے اور اپنا بقیہ کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد مُلا جی اسی ڈھابے میں ہاتھ پیر لے کر کے لیٹ گئے اور تھوڑی دیر میں خراٹے بھرنے لگے۔





پڑھیے اور سمجھیے:

نان	:	روٹی
قریب	:	نزدیک
ڈھابہ	:	ایک چھوٹا سا ہوٹل
آرڈر	:	حکم
مجمع	:	بھیڑ
منتظر	:	انتظار کرنے والا

پڑھیے اور جواب دیجیے:

1. ملا نصیر الدین کس قسم کے انسان تھے؟
2. ہوٹل والے نے فقیر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ اور کیوں؟
3. فقیر نے کسے دعائیں دیں اور کیوں؟
4. ملا جی نے فقیر کی مدد کس طرح کی؟
5. لوگ ملا جی کو کیوں مانتے تھے؟
6. ملا نصیر الدین نے ڈھابے والے کو پیسے دیئے یا نہیں؟

آئیے ان کا الٹا لکھیں:

دوست، فقیر، قریب، آدمی، خوشبو، باہر، تعریف، شرم، صحیح

مالک، زمین

مثال: دوست — دشمن — مالک —

_____	_____	خوشبو	_____	_____	فقیر
_____	_____	باہر	_____	_____	قریب
_____	_____	تعریف	_____	_____	آدمی
_____	_____	شرم	_____	_____	صحیح

ان الفاظ کو اس طرح جملے میں استعمال کریں کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:-

- \_\_\_\_\_، مفت
- \_\_\_\_\_، خوشبو
- \_\_\_\_\_، شرم
- \_\_\_\_\_، قریب
- \_\_\_\_\_، دروازہ

ان الفاظ کی جمع بتائیں:

- \_\_\_\_\_ - اشرفی
- \_\_\_\_\_ - شخص
- \_\_\_\_\_ - وقت
- \_\_\_\_\_ - فقیر
- \_\_\_\_\_ - آدمی
- \_\_\_\_\_ - خوشبو
- \_\_\_\_\_ - دکان



آئیے جملے میں استعمال کیجیے:

- \_\_\_\_\_ کھٹکنا ہٹ۔  
 \_\_\_\_\_ چاندی۔  
 \_\_\_\_\_ فیصلہ۔  
 \_\_\_\_\_ ڈھا بے۔  
 \_\_\_\_\_ بھوک۔  
 \_\_\_\_\_ خراٹے۔

جس طرح کھٹکناٹا سے کھٹکنا ہٹ ہوتا ہے ٹھیک ویسے ہی درج ذیل الفاظ سے نیا لفظ بنائیے:

- مثال: کھٹکناٹا..... کھٹکنا ہٹ  
 گھبراٹا.....  
 آنا.....  
 چھٹپانا.....  
 پھسپھسانا.....  
 بلبلانا.....

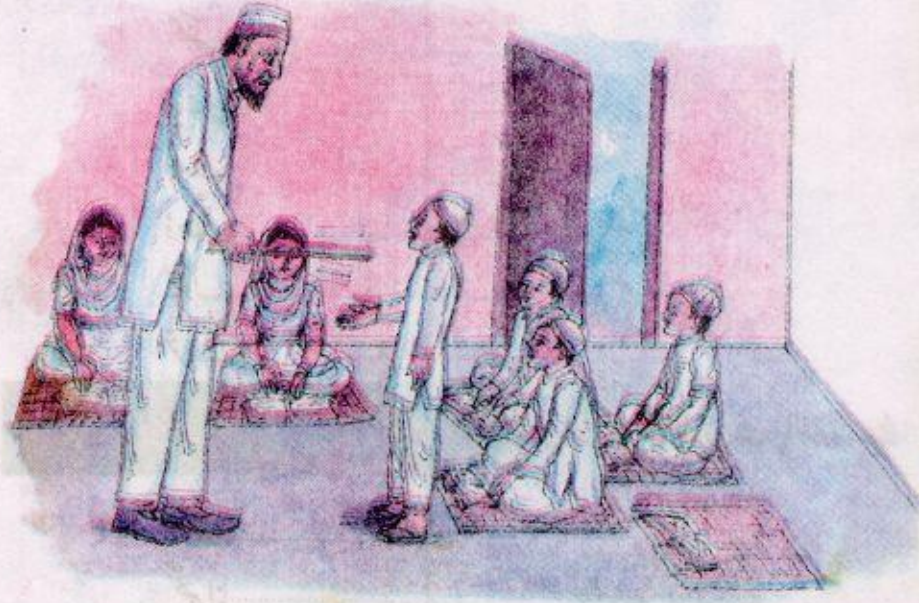
قوسین میں درج لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

جگہ ، ڈھا بے ، تیار ، خوشامد ، پیسے

بے چارے بوڑھے کے پاس..... نہیں تھے۔  
 لہذا ڈھا بے والے کی..... کرنے لگا  
 مگر وہ کچھ سننے کو..... ہی نہیں تھا  
 ملا جلی اپنی..... سے اٹھے اور..... سے کہا تم صحیح کہتے ہو۔

برائے مطالعہ

## نوشیرواں



ایک دن نوشیرواں عادل کو اک استاد نے  
کمنی میں خوب پیٹا بے قصور و بے خطا

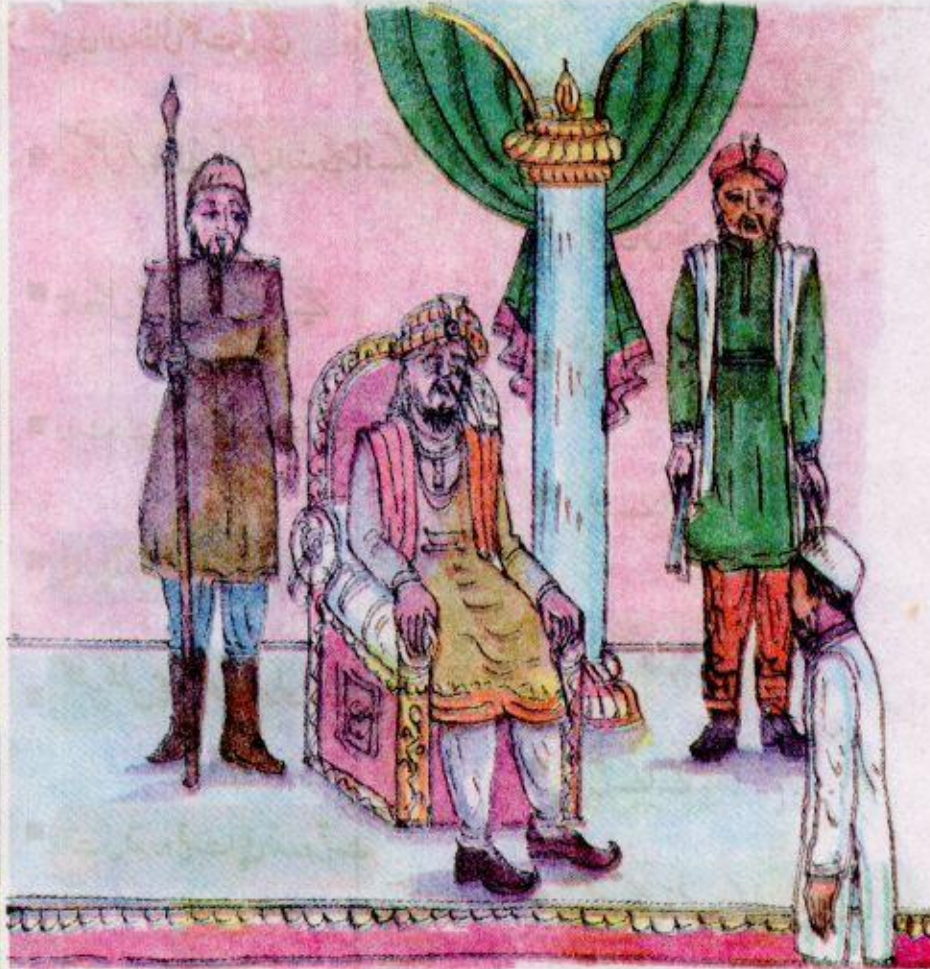
جب بڑا ہو کر بنا وہ بادشاہ ایران کا  
حضرت استاد سے تب جا کے پوچھا ماجرا

آپ نے پیٹا تھا مجھ کو بے قصور و بے خطا  
کیا سبب اس کا تھا مجھ کو دیجئے یہ تو بتا

مسکرا کر یہ کہا استاد نے نوشیرواں  
سن بتاتا ہوں کہ میں نے کیوں تجھے دی تھی سزا



جاننا تھا تو بڑا ہو کر بنے گا شہریار  
اس لئے یہ میں نے سوچا کسنى ہى میں ذرا  
بے قصور و بے خطا ہى پیٹ کر شاگرد کو  
ظلم کیسی چیز ہے اس کا چکھا دوں کچھ مزا  
تاکہ تو بھی ظلم کرنے سے سدا ڈرتا رہے  
اور تیرا نام عادل حشر تک باقى رہے  
(اسرار جامعى)





## نعرہ

### مقام اپنا اپنا

کون سا نعرہ کس جگہ کے لئے مناسب ہے لکھیے:

- جلد بازی مت کیجیے حادثوں سے بچئے۔
- سڑک کے کنارے
- پاکی اور صفائی صحت کی کنجی
- ایکشن کے اشتہار کے لئے
- سنبھل کر پٹری پار کریں ورنہ پچھتاؤ گے عمر بھر
- پھلوں کی دکان پر
- تازہ پھل کھائیے ڈاکٹر سے بچئے
- ریل کی پٹری کے پاس
- ووٹ دینے سے پہلے سوچئے سمجھئے
- کوڑے دان پر
- پہاڑ پر آؤ صحت پاؤ
- ہل اسٹیشن پر
- گلشن گلشن پھول کھلاؤ لہو لہو خوشیاں پاؤ
- باغ کے اگے
- وقت کی قدر و قیمت اپنی قدر و قیمت
- کہیں بھی آفس اسکول وغیرہ کے آگے



## ’کوئی چیز بیکار نہیں‘

- (الف) 1. ایک دن ہرن دریا پر گیا۔  
2. اس نے پانی پیتے ہوئے اپنا عکس پانی میں دیکھا۔  
3. اپنی خوبصورتی پر اتر آیا۔  
4. دل میں سوچا کہ کون جانور ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔  
5. جب کھر پر نظر پڑا تو بہت اداس ہوا۔  
1. اس نے ایک آہ بھری۔  
2. اور اللہ سے شکایت کی۔
- (ب) (3) کہ اے خدا تو نے مجھے اور اعضا تو بہت شاندار دیئے ہیں  
4. کھر بھی سفید اور خوبصورت دیتے ہوتے۔  
5. ان کا لے لکھوٹے کھروں نے تو میرے جسم کو بدنما بنا دیا ہے۔  
1 (ج) جب اللہ سے شکایت کر رہا تھا۔  
2 پیچھے سے آہٹ ہوئی چو کننا ہو گیا۔  
3 نگاہ دوڑائی تو شکاریوں اور کتوں کو لپکتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔  
4 کھروں کو حرکت میں لایا۔  
5 اور جنگل میں غائب ہو گیا۔  
1 (د) جب شکاری چلے گئے۔  
2 اپنی چھپی ہوئی جگہ سے نکلا۔

نیب سے لکھیے کہ ایک کہانی پوری ہو جائے:

(3) Value of the property

1. What is the main purpose of the study?

2. What are the research objectives?

3. What is the research methodology?

4. What are the results of the study?

5. What are the conclusions of the study?

6. What are the limitations of the study?

7. What are the future research directions?

8. What are the contributions of the study?

9. What are the implications of the study?

10. What are the key findings of the study?